هو المستعان

# اللهم صل علی محمد و سلم

المنة لله که این دیوان سحر البیان از تالیفات جناب

مولنا مولوی محمد اکبر خان سلمه الرحمن

الموسوم به

# دیوان مسلم

سنه ۱۳۰۱ھ

ملقب به

سفینة النجات در نعت جناب

سرور کائنات علیه التحیة و الصلوة الی یوم النجات

مطبع انصاری دہلی

طبع گردید

اللهم صل علی محمد وسلم

الحمد للہ کہ درین زمان سعادت بنیان بفضل ایزد منان دیوان سحر البیان

من تالیفات مولوی محمد اکبر خان صاحب سلمہ الرحمان موسوم بہ

# دیوان مسلم سنہ ۱۳

و ملقب بسفینۃ النجات در نعت حضرت سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات

حسب فرمائش شیخ سراج الدین و محمد انعام اللہ صاحبان سوداگران دہلی [illegible]

در مطبع انصاری دہلی طبع گردید

خداوندا کہا پہر وہ زمین گلشن طیبہ
ہے جس جا مدفن پاک اوس قد طوبای جنت کا

تصور صورت اقدس کا ہر دم جی مین رہتا ہے
مجہے ہوتا ہے حاصل ہند مین نظارہ جنت کا

شمیم گیسوی اطہر کے مشتاقون پہ ثابت ہے
کہ ظل دعوی ہے اہل ختن اور اہل تبت کا

کبہون گا بہی کبہی مین ہند سے اللہ طیبہ کو
اثر دیکہونگا بہی اپنی کبہی اس جذب الفت کا

جو جای سوی طیبہ وہ میری بہی عرض یہ کہدے
دگرگون حال ہے اب آپکے بیمار فرقت کا

کہین یارب وہی پہر ساحل مقصد نظر آئے
ہو طے یہ بحر حائل قطع ہو بُعد مسافت کا

ہے سچ تو یون کہ جبتک بحضور حرم یار
مزہ ہے تلخ شیرینی طاعت اور عبادت کا

ہے تیرے فضل سے دشوار کب اللہ پہر دکہلا
حجاز پاک کر سامان پہر مجہہ بے بضاعت کا

خداوندا نکال اس ہند دار الکفر سے جلدی تو
کہ تا لطف آئے طاعت کا عبادت کا زیارت کا

مدینہ چہوڑ کر جو ہند کے جینے پہ مرتے ہین
مجہے ہے آہ رونا اونکی اس عقل و فراست کا

شمائل مین جو دیکہی اوس قد موزونکی موزونی
تو نظرون مین نہ ٹہیرا کوئی بہی اس قد و قامت کا

الٰہی مجہکو پہنچا کر تو پامال مدینہ کر
کہ مین بہی عاشقونمین پاؤن ایک تمغہ صداقت کا

خلاصی کی نہین صورت کوئی مسلم مین لیکن
محمد کی شفاعت یا وسیلہ اوسکی رحمت کا

کر کے جو عشق و اطاعت مصطفے کا بن گیا
خاص بندہ برگزیدہ وہ خدا کا بن گیا

آپکی خوش وضعی و انداز و خوبی کا بیان
جب کیا مضمون پری پیکر ادا کا بن گیا

امتحان سے خوف عشق احمدی مین اوسکو کیا
پہر جہکا کر جو کوئی تابع رضا کا بن گیا

دشت طیبہ سے جو بوئی آئی الطاف کی
مل گئی ہم کو تو ٹکڑا کیمیا کا بن گیا

وصف شرم احمدی کا جب کیا دلمین خیال
دل میرا سینہ مین اک پتلا حیا کا بن گیا

حسن حضرت مین بیان جابر و صاف کو
سنکے منہ اتنا سا ہر یک مہ لقا کا بن گیا

گل سرکشان کفر ہین پامال مصطفا
کس اوج پر ہے دیکہنا اقبال مصطفا

گل کفر کا چراغ ہے روئے زمین پر
چمکا ہے جب سے نیر اجلال مصطفا

کیا لطف ہوگا حشر مین جب ہونگے مدح خوان
حسّان آگے اور مین دنبال مصطفا

حسن بتان کوتہ ہے اوس حسن پاک کی
کب مال اسے سمجہتے ہین عمّال مصطفا

یہہ ذکر قوت جان ہے بس اہل عشق کو
ہان وعظو سنائے احوال مصطفا

رکہون نہ کیسے کیسۂ دل مین سنبہال کر
ہے جنس بے بہا مجہے ہر قال مصطفا

جی جان سے ہم فدا ہین طریق رسول پر
وہ قال مصطفا ہو وہ یا حال مصطفا

مسلم کہان فقیر بہلا خادم حدیث
یہہ تو بڑے غنی ہین ز اموال مصطفا

عشق احمد مین خدا وہ مجہے بے تاب بنا
کہ کہین دیکہکے سب غیرت سیماب بنا

آپ کے روئے پر انوار کی مدحت لکہکر
ہمنے کاغذ کو دیا صورت مہتاب بنا

بحر وصف در دندان نبی مین ہون غرق
دونگا مضمون کو اپنے در نایاب بنا

آپ کی زلف کی رویا کی ہے تعبیر برعکس
تو معبر نہ پریشان میرا خواب بنا

بے ادب کرتے ہین توہین حدیث نبوی
اہل بدعت کو خدا صاحب آداب بنا

دل گنہگار میرا آپکی امت مین ہو غرق
آپ کے عشق مین دون سینہ وہ گرداب بنا

دافع جوش جنون ٹہیرا ہے دیوانون کو
واہ ذکر آپ کا کیا شربت عناب بنا

آپ کی وصف شجاعت کے تصور مین مدام
بنا رستم مین کبہی اور کبہی سہراب بنا

میرے احباب مین ارباب مدینہ یارب
نہ پہرا ہند مین بیگانہ احباب بنا

[illegible] تثلیث پرست آج ہر اک منکر کو
ذکر اعجاز نبی دیتا ہے ایک آب بنا

بنا خاک مدینہ
پائے سب کچہہ ہے مسلم کی تمنا یارب

جبکہ اوصافِ قدِ عالی رقم ہو جائے گا
شاخ طوبیٰ وصف مین اپنا قلم ہو جائیگا

وصف ابروی جنابِ دین مین ہان اپنا کلام
منکرون کی جان کو تیغ دو دم ہو جائیگا

عارضِ گلگونِ حضرت کی ہی مدحت صاحبو
صفحۂ قرطاس گلزارِ ارم ہو جائیگا

دوستو اخلاص سے ابروئ حضرت کا بیان
آپ کی شیدا کو محرابِ حرم ہو جائیگا

نعت کی ہوتی ہین مضمون غیب سے اب منکشف
انکشاف اس دل کا رشکِ جامِ جم ہو جائیگا

پیچ و تابِ کاکلِ احمد کے کرتا ہون ثنا
اب ہر ایک خوبان کا سر خجلت سی خم ہو جائیگا

آپ کی فرقت مین اس رونی سی ہوتی ہی امید
باعثِ رحمت یہ رونا چشم نم ہو جائیگا

وصف اعجازِ نبی مین منکرونکو دونگا زک
یہ کلامِ نعت برہانِ اتم ہو جائیگا

لاؤ ایمان آپ پر دلسے وگرنہ منکرو
منہدم تثلیث کا بیت الصنم ہو جائیگا

بخشوائین گے لبِ معجز نما سے روزِ حشر
شافعِ محشر خدا کا جب کرم ہو جائیگا

گور مین جب ہوگا مسلم آپ کا دیدار پاک
دور یہہ فرقت کا سب رنج والم ہو جائیگا

کل مراتب مین کوئی آپ کا ہمسر نہوا
ہان کوئی میری پیمبر سا پیمبر نہوا

وصف مین ہین درِ دندان نبی وہ یکتا
کہ اون اوصاف کا پیدا کوئی گوہر نہوا

ہجر احمد مین رہا خالی ہی جون کاسۂ دہر
مئی وصلت سی لبالب کبھی ساغر نہوا

عشق احمد کا مین سر پیچ کی سودا کرتا
لیکن اس وصف کا سرہائی میسر نہوا

لغت مین آپکے ابروئے مبارک کا خیال
کب ہے قتلِ عدو صورتِ خنجر نہوا

ہجر حضرت مین ہون بیتاب برنگِ سیماب
پا کی وصل آہ سکونِ دلِ مضطر نہوا

لطف شوریدہ سری دیکھتے لیکن یارو
آپکا سنگِ در اور آہ میرا سر نہوا

معجزات نبوی کا ہی بیان بہی اعجاز
سُنکے منکر جسے انکار مین سر بر[illegible]

ہے اعجاز بیان آپ کے کر کے مری طرح
کون تثلیث پرستون پہ مظفر نہوا

غنچہ سان حضرت مسلم نرہین کیون خاموش
اتنی وصف دہن پاک سخنور نہوا

جہان سہی چہوٹا وہ دریای غمسے پار ہوا
جو کوئی آپ کی الفت مین دل فگار ہوا

بیاد گلشن طیبہ ٹرپتا ہون دن رات
تو حال میرا بہی جون عندلیب زار ہوا

کشادہ چشم رہا ہین بصورت نرگس
نہ آپ سہی بزیارت کبہی دوچار ہوا

بہار گلشن طیبہ کو دیکہکر یہان کا
مری نظر مین ہر اک گل برنگ خار ہوا

محب کو کیون نہ ملے آپکے بہلا فردوس
کہ جب عدو تہے مستحق نار ہوا

گہر نجات کی اوسکی لیئی ہین گوہر اشک
جو کوئی آپکے فرقت مین اشکبار ہوا

کلام مدحت ابروی پاک مین میرا
سر بتان کے لیئے تیغ آبدار ہوا

خرام پاک کی توصیف ہو گیئے تحریر
کلام اب تیری رفتار مین بہار ہوا

ہی بی نظیر وہ قرآن کا معجزہ بارز
کہ جسکا دعوی تحدی سہی بار بار ہوا

نبی ہی وہ میرا امتیاز جسکا بنیل مین
یہان کی آئی سہی پہلی ہی اشتہار ہوا

بماد ماد ہے اور روح صدق آپکا نام
مگر نہ سمجہا جو کوئی خدائی خوار ہوا

تمام اہل مذاہب مین مذہب سنت
گہر شناس احادیث کا شعار ہوا

مدینہ پہنچیگا مسلم بہی اڑکے مثل غبار
ہوا کے ساتہ اگر یہہ نخیف و زار ہوا

دکہائی شکل احمد گر کرے اتنا میرا کہنا
ہے بہر تو قاسم تقدیر تیرا واہ کیا کہنا

سنوای رہروان خانۂ فخر مسیحا لیئے
ذرا اس جان بلب کا بہی پہنچکر ماجرا کہنا

بنا خاک مدینہ مجکو یارب تب تو مین جانون
کہ برآئی تمنا اور سب میرا ہوا کہنا

چمن میں دیکھلو اوسوقت سے غنچوں کی والت میں
گئے ہیں سیکھہ جب سے آپ سے صل علی کہنا

معطر آپکے گیسو تو ہیں خوشبوی جنت سے
خطا ہے اونکو اے اہل ختن مشک خطا کہنا

فدا جو مسلک سنت پہ ہیں وہ کس سے ڈرتے ہیں
نہیں سنتے کسیکا وہ بھلا کہنا برا کہنا

پہنچکر دفع ہوجاتی ہیں وہان امراض روحانی
مدینہ کو بیابان ہے بجا دار الشفا کہنا

صراط سنت حضرت سے جو مسلک مخالف ہے
خطا ہے صاف اوسکو مذہب شد و ہدا کہنا

کوئی راضی ہو یا ناراض کیا اس سے ہمیں لیکن
یہان تو عشق احمد کا فسانہ جابجا کہنا

اگر ہو کاشش بستان مدینہ تک گزر تیرا
تو تو ہی جاکے حال زار میرا اے صبا کہنا

بلا شک عفو عصیانکا سبب ہے صاف اے مسلم
قصیدہ سید ابرار کا صبح و مسا کہنا

محدد ہو سکے کون آپکے اوصاف بیحد کا
مجھے تو اعتراف عجز ہے وصف محمد کا

عجب معیار دین کہا ہے حق نے عشق احمد کا
کہ جس سے امتحان ہوتا ہے ہر یک نیک و بد کا

ازل سے راز عشق احمدی اس دل پہ لکھا ہے
ملا ہے لوح دل کو مرتبہ لوح زبرجد کا

یہہ عکس چشم حضرت ہے کہ محبوب جہان ابتک
حرم میں ہو رہا ہے دیکھو دیدہ سنگ اسود کا

تحیر ہے کہ دون تشبیہ میں اونکو تو دون کس سے
نظیر و مثل ہے عالم میں کون اون ذات امجد کا

تمنا ہے گی یہ عمر اب یون جاکے طیبہ میں
کہ ہو شب وصل حضرت دنکو ہو نظارہ گنبد کا

ادہر سنت پہ مائل اور اودہر توحید و اصل
خواص اس عاشق احمد میں ہے حرف مشدد کا

خطر آفات عالم سے نہیں ہمکو کہ رکہتا ہے
یہان تو عشق احمد حکم ذو القرنین کی سد کا

اگر ہو منکر سنت کوئی مجہکو بتا دینا
کہ ہون میں مستحق عالم میں اس امرد کے ورد کا

ارادہ ہے کہ لکھون عارض اقدس کی ابد حیت
عطا ہو صفحہ قرطاس یا رب حور کے خد کا

لب لعل مبارک اور خط زیبا کی مدحت ہے
کلیجہ کیون نہ شق ہوسکے یاقوت و زمرد کا

پہلا جو باعث ایجاد عالم ہو نہ وہ کیونکر
دو عالم مین ہو رہیب اجلال حق مسند کا

ہو روشن نور عشق احمدی ہین یہ تمنا ہے
نہین ہے جام جم بن جانا حاصل دل کی مقصد کا

سو حمد خدا کرتا ہی کسکی استمالت پہلے لکن
مگر پہر بہی تو ہی پابند حضرت کی خوشامد کا

کریم ابن الکریم ای دل ہی بتلا بعد بتلا جو
ہو کیا وصف اوسکا مجہسے ادا وصف اسکی آب احمد کا

نہین پر دیکھے فردوس انکھون اگر بار
ہو نظارہ حاصل اوس زمین پاک مرقد کا

کٹے عمر دو روزہ آپ ای اللہ طیبہ مین
الٰہی ہو میسر گرکے گورستان غرقد کا

مجسم نور ایک نور من اللہ جسکی بعثت ہو
کرے کیونکر نہ ظلمت قطع نور اس کی آمد کا

بنا وصاف کیا مین خنجر ابروئی حضرت کا
کہ کوئی نام بہی لیتا نہین تیغ مہند کا

قل ان کنتم الآیہ[1] ہی محمد کی اطاعت پر
ہون عامل کیون نہ مین اس حکم موجب اور رد کا

نہین منکر کو حضرتکی امان یہان بہی تو دنیا پر
نہین کیا منکشف خورد و کلان پر حال مرتد کا

ارے او اہل بدعت جادۂ سنت پہ آجاؤ
برا انجام ہی مرتد اثیم و مرد معتد کا

ہون طالب ذکر حضرت کا یہان کیونکر نہ شوق ہو
مصنف کا سنن کا جامع و معجم کا مسند کا

زمین سے آسمان تک ہے اثر ذکر حضرت
مگر کیا اس سے مستوجب ہے وہ نار مخلد کا

ذرا بہجہ تک تو کوئی بے ادب کو انکی الاو
نچہوڑونگا کبہی کہتا ہی شرع حاکم وہ حد کا

بہری ہی ظلمت نعت نبی یارو عجب کیا ہے
مرا ہر شعر رکھے حکم دیوان مجلد کا

جہان مین جو کوئی ہو مشکل عشق احمد ہے
کسی ناوک فگن کی تا بجشرہ و نہین زد کا

جہہی بہ لطف گریہ ہی کہ یہان سے تا فلک پہنچے
تمد عاشق احمد فغان و آہ کی مد کا

بنیگا اب تو جاکر خادم بیت الحرم مسلم
رہا گو معتقد پہلے بہت ہندی معبد کا

قتل نہ ہو سکے لیے مضمون کو ہی گر باندہتا
بی تامل آپ کی ابرو کو خنجر باندہتا

[1] قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ
کہہ اگر ہو تم دوست رکھتے اللہ کو پس اطاعت کرو تم میری دوست رکھیگا تمکو اللہ

ہوتی تشبیہاً حقارت توبہ توبہ الامان
دیکھتا جو فرقتِ احمد مین میرا اضطراب
بلبلِ نطقِ دو عالم سننکے پڑہتے ہے درود
آپکی بار و قدِ طوبائے جنت کو بھلا
ہجرِ احمد مین جب آتا داغ کہانیکا مزا
تھی گہر سنجی بحرِ وصف کی ادنی یہ بات

زلفِ عالی کو اگر زلفِ معنبر باندھتا
مجھسے کب سیماب کیوں وہ پھڑکے مضطر باندھتا
عارضِ حضرت کو ہون جب مین گلِ تر باندھتا
مین نہ تھا بی امتیاز اتنا صنوبر باندھتا
دیکھکر ہر ایک مجھی طاؤس کا پر باندھتا
کیا بھلا مین آپکے دندان کو گوہر باندھتا
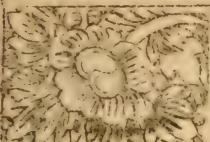
لغت کی ہوتا نہ لایق گرچہ مسلم عمر بھر
کیسا ہی مضمون کوئی بہتر سے بہتر باندھتا

کیا پوچھتی ہو ترک مدینہ کا غم نہ تھا
آنا عرب سے ہند کو ایک تھا وبالِ جان
برگشتہ بخت پھیر کے لایا وہان سے یہان
احباب حضوری احمد سے جیئے تو کیا
روشن نہ رہتا کیون شبِ فرقت مین آپکی
مین اور یہ عشق پاک کا سودا زنقدِ جان
کیا روتا آہ دیدہ بادام کی طرح
پہنچاتا کوئی ہند سے طیبہ کو جذبِ شوق
لکھتا بخیل صفِ سخاوت کو آپ کی
تشبیہ کس آپ کو دیتا کہ زیر چرخ
ہوتا سرِ قلم نہ قلم کیونکہ نعت مین
اس لاغری پہ بھی تو نہ پہنچا عرب کبھی

کہتے تھے لوگ چلنے کو اور مجھ مین دم نہ تھا
کیا راہ مین ایکقدم بھی سو سو قدم نہ تھا
آنیکا عزم ورنہ خدا کی قسم نہ تھا
بے لطف جینا ایسا تو مرنے سے کم نہ تھا
داغ اپنا تھا چراغ شبیہِ درم نہ تھا
اس مفلسی پہ یہ تو کسیکو بھرم نہ تھا
آنکھین تھین لیکن آتش فرقت سے نم نہ تھا
کیا تھا اگر یہ کرتا تو کارِ اہم نہ تھا
اوسکو ملا ازل ہی سے دستِ کرم نہ تھا
بے مثل کوئی آپ سا انکو شیم نہ تھا
سرکش تھا سر کو اپنے جھکاتا قلم نہ تھا
ای وای چشم زخم تجھے گو مجھ مین دم نہ تھا

تسلیم وصف ابروی خمدار پاک مین
وہ کون بت تہا جسکے کہ گردنمین خم نہ تہا
نقل حدیث ہے سر امنکر کو خار دل
ورنہ مرے بیانمین کچہہ آلودہ سہم نہ تہا

غم تو یہ ہے کہ دور ہے مسلم مدینہ سے
ہوتا وہان تو کچہہ بہی یہ رنج والم نہ تہا

نعت مین جو کچہہ ہوا ہے مجہسے بہلا وہ کیا ادا
معترف ہون کب بیان اوصاف حضرت کا ہوا
والپس آیا آہ طیبہ تک پہنچکر ہند مین
بے بسی ہی کیجیے کیا جو کچہہ مقدر تہا ہوا
ہے خطاب خاتم دور رسالت آپ کو
دیکہتا یہ رتبہ حاصل آپ کو کیسا ہوا
کسطرح اوس سے لبونکو آپکے تشبیہ دون
رہنے دو لعل بدخشان سبکا ہی دیکہا ہوا
اُمیت بہی آپکی ایک معجزہ ہے صاحبو
جسکا با علم لدُنّی آج تک دعوے ہوا
پڑہکے بیبل بہی نہ سمجہا رتبۂ احمد کو آہ
گر گیا حق سے بتجے کیا صاحب گرجا ہوا
قد عالی نے جہکائے سرو قامت سیکڑون
کیا ہوا گر رشک سے خم قامت طوبیٰ ہوا
کب وہ سودائی ہے سبکا عقل ہے اوسکی ہی صبا
عشق احمد کا جسے یہان آ نکے سودا ہوا
چادر مہ کو کرونگا فرش مقدم آپکا
صاحبو گر کہکشان کا فرش نا زیبا ہوا
اُشکل العینین ہے اوس چشم عالی کی صفت
رشک سے اوس نرگسین چشمونکو کب بیجا ہوا

واہ مسلم آپ سے ہے عیب سر بے مثل کا
نعت مین کب تجہسے ادا مضمون بے ہمتا ہوا

گر کوئی کیسا ہی یہان حور شمائل ہوگا
ہوگا رد آپکے جس وقت مقابل ہوگا
آپ کا حسن خداداد ہے وہ لاثانی
جسکا تا حشر ہے کوئی نہ مماثل ہوگا
آپ کا وصف مژہ ایسا ہی ہی تیر ہدف
مرغ جان کون اوس تیر کا بسمل ہوگا
ہائے حب دلمین نہین الفت حضرت کو سکہہ
ایسے مردار کا کیا مردہ صفت دل ہوگا
ہوگا تاگور مری مردمک چشم کا نور
گرچہ رخسار مبارک پہ کوئی تل آ گیا ہوگا

عقدۂ زلفِ مبارک کو مین حل کرتا ہون
ذکر ہر ایک کو میرا عقد انامل ہوگا

یہان خوش اتا ہنین جز نغمۂ نعتِ احمد
ہوگا جو شیفتۂ صوت عنادل ہوگا

کیا بدیہی ہے دلا آپ کا اعجازِ قرآن
اِسکو انصاف سے جو دیکھے گا قائل ہوگا

رائگان جائیگی کیا نعت بیانی میری
مرتبہ مجھکو بھی حسان کا حاصل ہوگا

دینِ باطل ہے بیان نعت کا تثلیث پرست
دعوی اُسطرح نہ تثلیث کا باطل ہوگا

نعت مین ہے وہ مجھے سحر بیانی حاصل
دیکھکر جسکو خجل جادوِ بابل ہوگا

یہ میری نعت بیانی ہے بطرزِ سنت
اس سے خوش ہوگا جو توحید مین کامل ہوگا

آپکے ہاتھ سے ظاہر ہوئے صدہا اعجاز
اس سے منکر وہی ہوئیگا کہ جاہل ہوگا

ہون مین کس نحرِ حسینانِ جہان کا وصاف
کیون نہ ہر ایک سخن پر مری مائل ہوگا

نعت مین دشمن حضرت کو کرونگا ساکت
رتبۂ اعجاز سخن کا مجھے حاصل ہوگا

ردِ تثلیث مین حامی ہے مرا روح القدس
دستِ بیعت مرا تارا سب حائل ہوگا

آپکی ابروئے خمدار کا ہے وصفِ جہاد
اوسکا وصاف نہ کیون کفر کا قاتل ہوگا

ہوگا کیا حشر مین مسلم کو عروج اقبال
دست مین آپکا جب پایۂ محمل ہوگا

تونے یہان آنکے اس سودیکا سودا نکیا
نکیا کچھ بھی جو عشق آپکا پیدا نکیا

درد دل بڑھتا گیا ہند مین افسوس نصیب
تونے لیجا کے مدینہ مین مداوا نکیا

وصفِ چشم آپ کا ہم کرتی بیان گلشن مین
لیک شرمندہ تجھے نرگسِ شہلا نہ کیا

کردے آپکی برہان سے ثابت اعجاز
دعوی منکر کی طرح صاحبِ معجز نہ کیا

آپکے موئے معنبر کی سمائی ہے وہ بو
کہ کبھی مشک پسند اہل ختن کا نہ کیا

ہوئے اللہ برا ایسے تو بیداری کا
کھل گئی خواب سے آنکھ آپکو دیکھا نکیا

سب یہ اب سبزۂ جنت کی حقیقت کھلتی
تونے کیون آپکا وصف خطِ زیبا نکیا

آپکا حسن وہ بے مثل ہے سنکر جسکو — ان حسینوں نے کبھی حسن کا دعوی نکیا

اپنی بدطالعی سے طیبہ نہ پہنچا ورنہ — جذب الفت نے میری زور تو کیا کیا نکیا

بخشی لاکھونکو ابھی زندگی روحانی — آپ نے کونسا اعجاز مسیحا نہ کیا

آپ ہی فارقلیط آپ ہی ہین روح الصدق — ہمنے انصاف کبھی اہل کلیسا نہ کیا

ضبط بہتر ہے کہ یہ عشق ادب کا ہے مقام — تمنے اچھا کیا ملے عاشق غوغا نہ کیا

ہائی حسرت کہ بدیدار مبارک مسلم
تمکو قسمت نے کبھی محو تماشا نہ کیا

وہ سبب کاش اگر اب غیب سے سامان کرتا — تو مین طیبہ مین کہین جا کے حرمان کرتا

گر عطا حق ہے مجھے طیبہ کا بیابان کرتا — تو مین کیون ہند مین صد چاک گریبان کرتا

ہوتی تکمیل تصور تو نہ ارمان کرتا — خانۂ دل مین کبھی آپکو مہمان کرتا

مجھکو ہوتی مرض عشق سے واللہ شفا — وصل احمد سے کوئی گر مرا درمان کرتا

لب و دندان ہی آور یہہ تشبیہ ضعیف — شاعر و کیا مین خیال دُر و مرجان کرتا

جیسے طوبیٰ سی قد پاک کو تشبیہ ندی — رہگیا لاکھون میری منت رضوان کرتا

ہائی ناکامی قسمت سے ہاہین ناکام — پاتا طیبہ کو تو یون کاہیکو ارمان کرتا

اوس لب لعل مبارک کا جو ہی عاشق زار — دیکھے واللہ وہ کیا لعل بدخشان کرتا

رہا وحشت مین بہی اوس چشم مبارک کا خیال — دشت مین جاکی نکیون صید غزالان کرتا

باغبان آپکا مضمون تبسم نہ سنا — ورنہ جو دیکھتا تحسین گل خندان کرتا

کیا کہون اپکی یار ولب جان بخش ہین — مجکو ملتا تو فدا چشمۂ حیوان کرتا

صبح اسلام ہے ذکر آپکی پیدائش کا — یہہ بیان مہر صداقت ہی نمایان کرتا

کیا کہون مین کہ شب کفر کے آوارونکو — آپکا ذکر رسالت ہی مسلمان کرتا

شوق نظارۂ رفتار جناب دین مین — فرش رہ دیدہ و دل کیون نہ میری جان کرتا

سخن نعت کا مسلّم ہے صلہ صلِّ علیٰ
کیا عطا اسکے سوا اور سخندان کرتا

وصفِ اُمّیتِ حضرت کا جو عقدہ سمجھا
وہی علمِ لدُنِ پاک کا نکتہ سمجھا

لایا جو آپ پر ایمان وہ کہون کیا سمجھا
آپکی ذات کو اعجاز ہویدا سمجھا

موسیٰ کو موسیٰ تو ہان عیسیٰ کو عیسےٰ سمجھا
آپکا صدقہ سمجھا جسے جو تھا سمجھا

عیسےٰ کو ابنِ خدا عیسیو بے جا سمجھا
کتنے یہ سمجھے کے نشہ مین نہ کچھہ ایسا سمجھا

مین کہون ہستی کہ مین کیا ئی طیبہ سمجھا
جسنے دیکھا اوسے فردوس کا نقشہ سمجھا

روئی اطہر کو ہے گلزارِ جنان سی تشبیہ
تو بُرا کیا ہین قدِ پاک کو طوبیٰ سمجھا

تا بہ خضر آپکو اس بحرِ رسالت کا ہر ایک
بی تکلف بخدا گوہرِ یکتا سمجھا

خالِ رخسارِ مبارک کو جگہہ ہے جبین
کیون نہ اوسکو دلِ عاشق کا سویدا سمجھا

تھی باعجاز جو دندان مبارک مین چمک
فایق اوسکو مین ز وصفِ یدِ بیضا سمجھا

زلفِ مشکبو ہمیں کہان اور مشکِ ختن
دعوی سب اسمین غلط اہلِ ختن کا سمجھا

مژہ پاک کو با تیغ نظر بھہر غزا
غازیون کی طرح واللہ صف آرا سمجھا
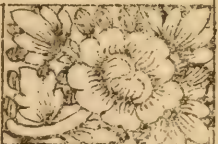
مردہ دل کفر کے لاکھون کئے زندہ مسلم
کیا ہوا آپ کو گر فخرِ مسیحا سمجھا ؛

سیرِ [illegible] نہ پوچھو کہ بھلا کیا دیکھا
جسنے دیکھا اوسے وہان سحر تماشا دیکھا

آگئے جسنے نہ یہان کعبہ و طیبہ دیکھا
اوسے بتلاؤ تو دنیا مین بھلا کیا دیکھا

[illegible] باَنگُشت مبارک ہو اشق
ایسا اعجاز کسینے نہ سُنا یا دیکھا

وہم [illegible] دہنِ پاک چمن مین ہمنے
باغبان منہ تیری غنچونکا ذرا سا دیکھا

[illegible] تو حدیث دہنِ شیرین کا
آبِ حیوان کا اوسی کسیکا یا سا دیکھا

[illegible] حسن و جمال ہو بے
حسن ایسا تو نہ دنیا مین کسیکا دیکھا

پس یہین دیکھہ لیں نقشہ جنت اپنے ۔ جسنے طیبہ کو باخلاص دلی جا دیکھا
تام نامے یہی ہے کیا آپکا مرغوب جہان ۔ جسپہ ہر سمت مین غل علی کا دیکھا
دیکھکر حلیہ پاک آپ کا سکو ہوے ۔ ورنہ یہان کونسا نقشہ حسین تہا دیکھا
شرق سے غرب تلک لاکہون مسلمان ہین آج ۔ سنکر و دین محمد کا نتیجہ دیکھا
رشک سے رہتا ہی جو سینہ جہنا مین داغ ۔ اسنے ہی آپکا ہے نقش کف پا دیکھا

کشتگان شب فرقت کی لیے ای مسلم
آپکے ذکر مین اعجاز مسیحا دیکھا

عاشق و شیدا ہوئین عالم مین اوس سرکار کا ۔ دعمہ جسمین خزالکا ہی نہ کہٹکا خار کا
ہوئین بلبل بوستان سید ابرار کا ۔ مدحت حضرت نتیجہ ہے مری منقار کا
راتدن یہ جو چمن مین دیدہ نرگس ہین وا ۔ شوق رکھتی ہین ازل سی آپکی دیدار کا
بس لٹاکر خاک مین پامال کرتا ہی ہمین ۔ ذکر آتا ہے حدیثون مین جسا دین فگار کا
ناوک خندہ ہی حسن عشا کا جان بخش ابد ۔ صید و بسمل ہوئین یار دا من لب سوفار کا
ہی در شہوار نعت پاک مین میرا کلام ۔ ہی بہائی بی بہا اس گوہر گفتار کا
بس نکل جائی ابھی سب کا کل خوبان کا بل ۔ وصف لکھدون آپکے گر کاکل خمدار کا
نعت حضرت ہی سخن میرا پڑہو سنکر درود ۔ ہی صلہ صل علی کہنا مری اشعار کا
جی مین ہی لکھدون در دندان حضرتکی صفت ۔ طبع سی نقشہ دکہادون ابر گوہر بار کا

بس یہی کافی ہی بہر مغفرت مسلم مدام
راتدن مداح رہنا سید ابرار کا

ابتو کہتا ہے یہی یار و گدائے مصطفا ۔ فضل مولا دی دکہا دولت لئے مصطفا
یہ علو جاہ رکہے کیون نہ جائے مصطفا ۔ قرب جا کر جب شب معراج پائے مصطفا
عرش اعظم جسکو کہتے ہین شب معراج ... ۔ [illegible]

جز درِ مدحت بساط اپنی مین ہے کب اور کچھہ
بس یہی ہے پیشکش اپنا برای مصطفا

افتخار ہر دو عالم ہو جو محبوب خدا
کوئی تو ایسا بتاؤ ماورای مصطفا

چشم ذلت سے کبھی ای سنّیو مت دیکھنا
ہین جو اقلین جہان یہہ بینوای مصطفا

گر رضای حق تمہین ای طالبو مطلوب ہے
تو رہو دن رات جویای رضای مصطفا

جی اوٹھین گے حشر کے دن کشتۂ عصیان تمام
جبکہ وا ہونگے لب معجز نمای مصطفا

ای مہوس خاک مین ڈال اپنی اس اکسیر کو
لے اگر کچھہ ہاتھہ آئی خاکپای مصطفا

اپنا تو سرمایۂ عقبی یہی ہے دوستو
بخشیں حق بھی جاوینگا لیکر ثنای مصطفا

حشر مین جب نفسی نفسی کہتے اوٹھین گے تمام
مصطفی کہتے اوٹھین گے مبتلای مصطفا

مال یہ کیا مال ہے اور کیا حقیقت جان کی ہے
لاکھہ جانین ہی تو کر دیجے فدای مصطفا

ہو نہ جز حضرت کسیکی مجکو الفت ای خدا
بس نہ بہائی کوئی بھی مجکو سوای مصطفا

کیا حقیقت ہے کسی عنا کی صدقہ کیجئے
حبذا صد حبذا وضع و ادای مصطفا

کوئی آہو چشم آنکھون مین سماتا ہی نہین
وہ بسی ہے جبین چشم دلربای مصطفا

کشتۂ دیدار ہی پائین کسی ڈھب زندگی
خواب ہی مین ہو کہین یارب لقای مصطفا

جای مسلم جب کبھی دنیا سے ایمان لیکے جائے
خاتمہ بالخیر ہو اسکا برای مصطفا

کب وہ دن ہوگا کہ یارب مین حرم کو جاونگا
کعبہ دیکھونگا مدینہ کی زیارت پاؤن گا

جا ہی ہو جونگا کشش کر کر مدینہ ایکدن
جذب الفت کا اثر ہر ایک کو دکھلاونگا

کر کے محنت رات دن لکھتا ہون نعت احمدی
سبکو ان اشعار پر صل علی پڑھواؤن گا

لعل لب کی ہو صفت یا ہو درِ دندان کی مدح
اب مین شعرون مین یہ بھی گہر برساؤن گا

عزم توصیف کمر مین پہلے ہی گم عقل ہے
اوس میان پاک کے مضمون کہان سے لاونگا

اب تو بس میری غم عشق ہمیر ہو غذا
اور نعمت اس سے کیا بہتر ہے جسکو کہاؤنگا

ہند مین تو اب نہین لگتا ہی اس وحشی کا دل
جا کے طیبہ مین دل دیوانہ کو بہلاؤن گا

جب فسانہ عشق احمد کا سناؤن گا صحیح
وجد مین لا ایک عالم کو وہین تڑپاؤن گا

گرچہ مسلم ہون تو کر کے عشق احمد ہند سے
اب عرب چلداون گا تکوا ہی تو ترساؤن گا

نعت پڑہتا ہون درود پاک پڑہوا تا ہوا
رہتا ہون اپنے سخن کا مین صلہ پاتا ہوا

دیکہنا مضمون توصیف خرام پاک کو
کیا ہی با ناز و ادا آتا ہے لہراتا ہوا

آپ سی قرآن کا ہی کیا معجزہ بیمثل ہے
جسکو پہرتا ہی ہر ایک دعوی سے دکہلاتا ہوا

ہمنشین تو فرقت احمد کی بیچینی نہ پوچہ
مضطرب پہرتا ہون مین ہر وقت گہبراتا ہوا

غایت وصف حیا مین آپکا کیونکر لکہون
فکر مین مضمون نہین آتا ہی شرماتا ہوا

کاکل خمدار آنحضرت کی کرتا ہون ثنا
جان دیگا سنکے دشمن پیچ و خم کہاتا ہوا

جب کرونگا وصف دندان نبی تشبیہ کو
گوہر غلطان پہریگا اچہلاتا ہوا

مچلے ہی جاتی ہین ہجر مصطفے مین طفل اشک
کب تلک آنکہونمین سے کہون انکو بہلاتا ہوا

معجزہ نار حجاز کا سناؤ تاکہ ہو
سرنگون منکر بہت پہرتا ہی اتراتا ہوا

قبر سے اٹہونگا محشر مین یہہ کہتا ہون امید
شوق احمد کا ترانہ وجد مین گاتا ہوا

نعت لکہو عمر بہر جب تک جیو اسکے سوا
اور کیا مضمون ہے وہ مسلم نہین بہاتا ہوا

## ردیف الباء

وصل ہوتا جو نہین آپکا زنہار نصیب
وصل ہی ہوگا کہین کیا مجہے ای یار نصیب

رہی افسوس جدائی کی شب تار نصیب
ہنوئی شکل مبارک وہ پر انوار نصیب

رشتہ نظم یہ اور یہ در مدحت یارب
اور یہ مین آور یہ مضمون گہربار نصیب

رہی گویا نہ خوشی نعت نبی مین یہ زبان
ہوا ہی نطق ہی اور یہی گفتار نصیب

ہند سے پہر ہے مدینہ کو آپکے پہنچون
ہو یہہ کچہہ بخت معین اور مددگار نصیب

ہی ہر ایک صاحب صحبت سی وہ بیمار صحیح
عشق احمد کا جسے ہو گیا آزار نصیب

عشق مین سنت احمد کے ہون جاسے فدا
دیکہہ کیا ہے مرا ای بدعتی عیار نصیب

مظہر خاص حبیبی تو نے بنایا یارب
ہو زیارت کو وہی آئینہ رخسار نصیب

اب تو جی تنگ ہے اس ہند کی صحرا سے بہت
کر مدینہ کا آپکے مجہے گلزار نصیب

ہین ثمر یہ شجر زیست کی سب اور یہی گل
کہ مجہے گلشن طیبہ کے ہون اثمار نصیب

رحمت و لعنت ہی سب اپنا ہو اللہ شعار
ہون شعایر کیطرح مجہکو یہ اشعار نصیب

عشوہ و غمزہ ہو یا ناز و ادای حضرت
یہی محبوب جہان ہون مجہی دو چار نصیب

تا قیامت نرہے یون نگران کیونکہ مجہے
دید حضرت نہوا نرگس بیمار نصیب

آئی سو طرح سے بن بن کی بہار ای بلبل
نہوئی پر نہوئی آپکے رفتار نصیب

کشتۂ دید ہون سارا ہی زندہ مسلم
خواب ہی مین ہو اگر آپکا دیدار نصیب

ہی اب تو بر سر پرواز مرغ جان احباب
کہین دکہاؤ مدینہ کا بوستان احباب

نسیم فضل مدینہ دکہائیگی مجہکو
اوڑا کے ہند سے وہ ہو نہین ناتوان احباب

کہین یہ جذب محبت اثر دکہائی مرا
مدینہ ہند سی پہنچون کشان کشان احباب

عرب سی پہیر کے لے آیا بخت برگشتہ
وگرنہ ہند کہان مین کہان کہان احباب

مدام نعت مین رطب اللسان جو رہتی ہین
وہی ہین جب صاحب نطق اور ذی لسان احباب

تمام شہر مدینہ ہے مقدم حضرت
گلے ہے وہان کی ہر ایک رشک کہکشان احباب

میان پاک کا مضمون ہی گم ہی عالم سے
کہان سی لاؤ مین گمنام و بی نشان احباب

سوائی ذکر گل نعت کیا کہے کہ نہین
اس عندلیب کو یاد اور داستان احباب

ہر ایک بات مقابلی مین بدر سنت کے
مری نگاہ مین ہی صورت رکتان احباب

مدام نعت مین سالکِ گہر پروتا ہون — زبان ہی آپکی مدحت مین درفشان احباب

رہیگا اب تو یہ سرگرمِ نعت ہی مسلم
ہی تا دہن مین زبان اور تن مین جان احباب

یہ خاکِ دولتِ دنیا ہوا اسکو کیا مرغوب — ہی جسکو آپ کا سرمایۂ لقا مرغوب

شمیمِ گلشنِ طیبہ اُڑا کے لاتی ہے — ہی اسلیئے مجھے یہ مغربی ہوا مرغوب

ہے افتخارِ نظر اور کون عالم مین — بجز جمالِ مقدس ہو مجکو کیا مرغوب

ہے باوجود فراخی یہ ہند تنگ مجھے — وہ ہوگئی ہی مدینہ کی بس فضا مرغوب

یہ چشم کیا تیری صدقے کرون غزالِ ختن — ہی آپکی تو عجب چشمِ دلربا مرغوب

میانِ پاک کے مضمون نے کردیا معدوم — نہوئی کیون مجھے ہیم نامِ ہما مرغوب

نچہوڑ جادۂ سنت کو بدعتی عیاّ — او بوالہوس ہی تجھے اس سے کیا مرغوب

ہو وصف آپکی کس کس ادا کا صلّی علیٰ — ہی کیا ہی نامِ خدا وضع دلربا مرغوب

طفیلِ نعت جنابِ رسولِ دین مسلم
جہا نمین ہوگا سخن تیرا جا بجا مرغوب

مثلِ نرگس ہون چشم وا یارب — اب مدینہ کو پہر دکہا یارب

جاکے طیبہ مین خاک ہوجاؤن — ہے یہی عین التجا یارب

ہسپچو اکسیر خاکِ طیبہ سے — کر مس قلب کو طلا یارب

کر گدائے مدینۂ احمدؐ — ہے یہ درویش کی صدا یارب

دشتِ طیبہ ہو اور یہہ دیوانہ — جب ہی وحشت کا کچھہ مزا یارب

جاکے مسلم بقیع غرقد مین
دفن ہوئے یہی دعا یارب

[illegible]

وصف گر آپکا کرتے نہین گلشن مین تو کیون — ہین دہن بن گئی غنچہ ہمہ تن آپ ہی آپ

کچھہ علاج اسکا نہین آپسے جب ہوگا وصال — بھرینگے آئینگے میری زخم کہن آپ ہی آپ

نعت گوئی نہین محتاج معلم ہرگز — عشق حضرت مین آجاتا ہی فن آپ ہی آپ

باعث قدر یہی نعت ہنی ہے ورنہ — بے بہا کب تہی گہرہای سخن آپ ہی آپ

مجھسے بن آئیگی جب ہوئی مبارک کی ثنا — لونگا بس فتح کئے ملک ختن آپ ہی آپ

جذب عشق آپکا جب کھینچیگا سوی طیبہ
ہوگا مسلم سے وہین ترک وطن آپ ہی آپ

## ردیف التاء

مین ہی وصف آپکا طیبہ مین سناتا ذرات — کاش قسمت سی جو اسطرح کی پاتا ذرات

آپکے گیسوی و رخ کی نہ ثنا کی ورنہ — ایک جا کرکے بہم سبکو دکہاتا ذرات

در شہوار سے اشک اونکی مین بہر کر عید چند — غم ہجر آپکا ہے جنکو رلاتا ذرات

غم ہجر آپ کا یارو نہ مزی کا ہوتا — تو پہر اس غم کو مین کسواسطے کہاتا ذرات

تیغ ابروی مبارک کا تہا عاشق مسلم
جوہر طبع نہ کس طرح دکہاتا ذرات

کیا وہ توصیف و بیان جس سے ہو بدعت ثابت — نعت لکھہ وہ کہ رہی مسلک سنت ثابت

چھوڑ کر سنت احمد کو جو لین بدعت کو — سارے عالم پہ ہی ایسونکی شقاوت ثابت

متبع آپکی سنت کا ہی جو کوئی یہان — اوسکی ہی عشق و محبت مین صداقت ثابت

بارک اللہ ہمین اہل حدیث نبوی — ہے ازل ہی سی تمہاری تو سعادت ثابت

سرنگون کر دیا تثلیث پرستو سب کو — ہوا قران کا وہ اعجاز فصاحت ثابت

منکر و رتبہ اعجاز ہمیشہ دیکھو — جس سے امت مین ہے صدہا کی کرامات ثابت

آپکو حق نے بنایا تہا مجسم اعجاز — تاکہ ہو خلق پہ حق بات کی حجت ثابت

عارض پاک کو مین آپ کی دیتا تشبیہ
سرخی گل مین اگر ہوتی ملاحت ثابت

وصف چشم آپکا سن نرگس بیمار ہی دنگ
کرتی ہی اُسکا یہہ حال اوسکی ہی حیرت ثابت

ہجر احمد مین جو خوش ہون بخیال انجام
اسلیئے ہوتی ہے اس رنج مین راحت ثابت

غل نکر معترض بخشش امت تسلیم
کرکہ قرآن سی ہوتی ہی شفاعت ثابت

بخشدے دور کر اللہ سیہ کاری کو
کرتے افعال ہین میرے میری شامت ثابت

مسلم ایکدن حرم پاک پہنچ جائیگا
سب یہ ہوگا اثر جذبۂ الفت ثابت

پھولا زمین شعر مین ہے گلستان نعت
کیون عندلیب جان نہ پڑہے داستان نعت

کیون سنکے ہو نہ صل وسلم کا غلغلہ
ایک رونق سخن ہی جہان مین بیان نعت

ہو سیر آؤ وصف پیمبر کی گر سنو
دیتا ہون لو بمسلک سنت یہ خوان نعت

ایمان کی نقد سے جو خریدی وہ اسکو لے
ہی لولوی سخن سے لگائی دوکان نعت

دیکہہ اوس حبیب پاک کے اوصاف لاتعد
ایک گنگ ہے زبان بہ تحریر زبان نعت

صبح و مسا سخن کی مین گوہر پروتا ہون
ہر وقت ہی مدام زبان دُرفشان نعت

ہے گنگ باوجود زبان وہ دہن مدام
جسکو نہین نصیب ہوئی ہی زبان نعت

زندہ رہیگا تا بابد یہ سخن میرا
ڈالی گئی کلام مین ہے میری جان نعت

لیتا ہے بوسے میری زبان و دہانکی نطق
ہے جیسے ہوگئی یہ زبان ترجمان نعت

غل مرحبا کا میرے سخن پر ہو کیا عجب
ہے فخر اس کلام کو حاصل نشان نعت

کیا فکر کی جواہر مدحت نکلتے ہین
کہئے نہ طبع کو میری کسطرح کان نعت

گلزار وصف ختم رسالت کا لے مزا
گلچین مدح پاک ہو اے باغبان نعت

ہے سچ تو یون کہ اب ہے جبھی لطف زندگی
مسلم تمام عمر کٹے درمیان نعت

ہی فضا ہی نہ مدینہ کے فضائے جنت
ہے ہوا ہی تو مدینے کی ہوائے جنت

یہی کہتا ہون کہ عزت مین نہ آئی جنت
فضل بڑہکے کوئی طیبہ سے دکہائی جنت

عفو و بخشش ہی گلستان مدینہ کی بہار
کہان اس ارض مقدس کو وہ پائی جنت

اب اگر گلشن طیبہ کی حقیقت ہو عیان
تو ابہی دیکہہ ہر ایک دلسی بہلائی جنت

وصف جب گلشن طیبہ کے سُنا دیتا ہون
بہول واعظ ہی تو جاتا ہی ثنائی جنت

جسکے باعث مع جنت ہی یہ سب کچہہ پیدا
اوسکا گہر چہوڑ کے کیونکر مجہے بہائی جنت

مجہکو فردوس برین ہی یہین بہلے یار
ہی دعا شہر مدینہ کی دکہائے جنت

یہ سب اوصاف بیان اوسکو سُنائی واعظ
جسکو گلزار مدینے سے خوش آئی جنت

فرقت و ہجر مدینے مین جو مر جائی یہان
کیون نہ وہان جاکے وہ میراث مین پائی جنت

تمکو یہان زاہد و بوشاک سنن ہو مختار
گر قیامت مین ہو مطلوب قبائی جنت

رہتا آنکہون مین ہی گلزار مدینہ ہر دم
اپنی نظرون مین یہ کسطرح سمائی جنت

جی مین رہتا ہی اوسی عارض گلگون کا خیال
روز ہوتی ہی مجہے مفت لقائی جنت

زخم دلکو مرے یہ خاک مدینہ بس ہے
مین نہین چاہتا کافور و دوائی جنت

روٹہہ جاؤن ندون تشبیہ مدینہ سے کبہی
بہر تشبیہ اگر لاکہہ منائی جنت

کیا عجب عاشق طیبہ کو بروز محشر
آکرم کر ادہر آواز لگائی جنت

اس تیری نعت کی گلزار سخن کا مسلم
بیش قیمت ہی بہا ان زبہائی جنت

کیون یہ بندہ نہ لکہے نعت کی اشعار بہت
کہ موحد کی پسندیدہ ہی گفتار بہت

صبح دیدار شفیع دوجہان ہو یارب
کہ ستاتی ہی گناہونکی شب تار بہت

چشم اقدس کی کوئی چشم مقابل ہی نہین
دعوی بیہودہ نکر نرگس بیمار بہت

[illegible] آپ علی [illegible] نام خدا
ایسا کون ہی دیکہی ہین طرحدار بہت

یہہ دمِ عشق نبے اور یہ ترکِ سنت
کذب دعوی ہی ترا بدعی عیار بہت

اب توبس مرحمِ سنت ہو میسر مجھکو
تیغِ بدعت سی ہون اللہ دل افگار بہت

لی خبر جلد مجھے ہند سے اللہ نکال
عکسِ دین کی نظر آتی ہین اب آثار بہت

اب وہ گلزار دکہا جو کہ ہے دار السلام
ہند کی مینی لیئے دیکھہ گل و خار بہت

بطفیلِ شہ دین بخش الٰہی اسکو
تیری مخلوق مین مسلم ہی گنہگار بہت

## ردیف الثاء

کیا بتاؤن تمہین احباب کہ ہی کیا باعث
ہے یہ بیتابیٔ دل ہجر نبے کا باعث

مین بہی ہان منزلِ مقصود کو پہنچون یا رب
نکلے قدرت سی تیری بس کوئی ایسا باعث

گیسوئے پاک کو ہی مشک سے تشبیہ خطا
ایسی تشبیہ تو دینا ہی خطا کا باعث

غنچون سی دہنِ پاک کو تشبیہ اسیر
فکر در بادِ صبا ہوتی ہی کیا کیا باعث

غل مچا صلِّ وسلم کا نہ رہ ہجر مین چپ
نالہ کرنیکا نکل آیا یہہ اچھا باعث

کون پہنچائی حرم کو مجھے تجھہ بن یا رب
اس سفر کا ہو تو ہی میری خدایا باعث

کیسے چپ رہتا کہ غیر آپکا لیتا تہا نام
شور کا صلِّ وسلم کے یہی تہا باعث

خیر و شر سب مری تقدیر کا ہی اے مسلم
ہوگا کیا خاک کوئی بندہ کا بندہ باعث

یہی کہتی ہین بحق آکر شیدائے حدیث
نقدِ جان جائی تو ہان جا پہ ملجائی حدیث

نورِ باطن کو ذرا ہی جو دکہائے حدیث
تو ابہی ہوئی ہر ایک محو تماشائی حدیث

کسکو دیکہو مین بجز دلبرِ زیبائی حدیث
ہی مری پیشِ نظر صورتِ رعنائی حدیث

کیا وہ دل جسمین نہین عشق و تمنائی حدیث
ہی وہ سودائی کہ جسکو نہین سودائی حدیث

وہی شیدا ہی بحق جو کہ ہی شنوائی حدیث
وہی بینا ہی کہ ہی محو تماشائی حدیث

شوق ہی دشت نوردی کا جو تجھکو ای دل
تو ہو مجنون کیطرح بادیہ پیمای حدیث

شوق ہی در دندان پیمبر مین مدام
رشتۂ دلمین پروتا ہون گہر ہای حدیث

کہہ تو دو کون ہین دنیا مین وہ بجز اہل اثر
کہ جو امت مین ہوئی ہون چمن آرای حدیث

ہو کدہر او یہان تشنہ لبان سنت
تو ہو یہان ہی کہ ہے جوش پہ دریای حدیث

ہین وہی عندلیب عرفان و طریقت آگاہ
جو کہ ہین عارف قرآن و شناسای حدیث

کیا کلام متبرک ہی یہ سبحان اللہ
واہ کیا نثر سعادت ہی یہ انشای حدیث

کیون نہ خیر و برکت کی ہو گہر افشانی
کہ در افشان ہین بس جنبش لبہای حدیث

کیا کہون ہای کہ لب بند ہوئی جاتے ہین
بہ بیانات لب لعل شکر خای حدیث

اہل بدعت کے ستم سے ہی کہان جای پناہ
اہل سنت کو بجز قلعہ و ملجای حدیث

زندہ ہو جائینگے سب مردہ بدعت واللہ
چارہ سازی پہ جب آئینگے مسیحای حدیث

کیون نہ ہون اہل حدیث آپکی امت کے امام
کہ وہ رکہتے ہین شرف باید طولای حدیث

ہو گیا فضل خدا سے وہ خدیو جنت
ہو گیا جبکہ یہان سایۂ طوبای حدیث

کس سے اب رای کی خس پوش ہین تو تی ہی گزر
دل دکہاتا ہی یہان قصر معلای حدیث

خیرہ انکہین ہین حسن تمہاری ہی لا و ایمان
منکرو تمکو دکہا دین ید بیضای حدیث

دل ہی اوس قول پہ لاحول میری جانب سے
کہ بتائی کوئی جس قول کو ہمتای حدیث

رای کے ٹکڑونسے جانیکی نہین گرسنگی
ہمکو دلوائی خدا نعمت عظمای حدیث

پست ہو جائے یہ بدعی نہ اوٹہای سر کو
دو بتا دیب دکہا اسکو کف پای حدیث

کیون فصاحت مین نہ ہو یہ پس قرآن مجید
کہ یہ اوس افصح عالم سے ہی املای حدیث

جو ل بالا ترا اب نعت مین ہو گا مسلم
کہ ہوا تجھسے ہی وصف قد بالای حدیث

ہم اسی آس پہ پڑہتے ہین گنہگار حدیث
کہ دکہائی ہمین فردوس کا گلزار حدیث

کرتا ہے چون و چرا سننے کو ہر بار حدیث
بے ادب چپکہ تو سمجھ کسکی ہے گفتار حدیث

کوئی چھڑوائے نہ چھوڑو کبھی زنہار حدیث
تا دم مرگ ہے لوگو سب مجھے مختار حدیث

دین و ایمان کو ہم کس طرح ثابت کرتے
چھوڑ جاتے نہ اگر سید ابرار حدیث

جسکے ہر حرف سے ایک نور نبوت ہے عیان
ہے وہ صلّ علیٰ مطلع الانوار حدیث

جسکے گلچین کو کسیطرح کا کھٹکا ہی نہیں
قدر کر قدر وہ ہے گلشن بے خار حدیث

اسکے پڑھنے سے شفا پائے ہیں بیمار شکوک
زخم وسواس کو ہے مرہم زنگار حدیث

ذکر و اذکار ہے کیا اس سے جہاں میں بہتر
لاؤ دن رات سناؤ مجھے ہر بار حدیث

جسکو ہے جملہ مذاہب پہ جہان کی ترجیح
جان لو اسکو وہ ہے مسلک اخیار حدیث

کیا وہ مومن ہے کہ لے قول کسیکا کہیے
ایک مجھے بس ہی اور نہیں درکار حدیث

گرچہ سنی ہے تو ڈر اہل ضلالت سے کبھی
دیتا ہاتوں سے نہ مسلم تو خبردار حدیث

دن بدن دیکھکے رونق یہ گلستان حدیث
بلبل نطق دو عالم ہے ثنا خوان حدیث

عاشق ذکر گل نعت جناب شہ دین
جان دیتا ہے کہ پائے کہیں بستان حدیث

بخدا ظلمت بدعات سے ہوتا اندھیر
نہ چمکتا اگر اے دل مہ تابان حدیث

ہمنے ہی چھوڑ کے ہر مشرب و مذہب سب الحذرا
حب احمد کے لئے پکڑا ہے دامان حدیث

فضل ہے اہل حدیث نبوی کو سب پہ
محسن امت حضرت ہیں یہ حاملان حدیث

علم دین جتنے ہیں دنیا میں سب مردہ ہیں
اونکے اجسام میں جبتک نہ پڑی جان حدیث

بس نہ بھٹکو کہیں اے گرسنہ دین کے آؤ
لو دل و جان سے کہ دیتا ہوں تمہیں خوان حدیث

در اسکے گڑگڑو نسبے کیا گری گدا کی طرح
سیر ہوتی ہیں کہیں آکے مہمان حدیث

غیر حدیث نبوی بدعتی ایک بات ملے
مثل مسلم کہلے اوسپہ ہی اگر شان حدیث

نپوچھو ابتو ہے اپنا تمام کام حدیث
امید ہے کہ کرے ہمکو نیک نام حدیث

رہی ہے ورد زبان ابتو صبح و شام حدیث
درود مجھکو پڑھاتی ہے اور سلام حدیث

دہن سے سنتے ہی میرے معاً درود پڑھو
ہزار صل علی کسکا ہے کلام حدیث

درود تابخدا اسکو مین پڑھاتا ہون
بصدق کرکے تلاوت علی الدوام حدیث

کہ جسکے قول پہ اہل حدیث سے نہ جھگڑ
کہ سب جہان پہ رکھتی ہے احترام حدیث

مدام ہوتی ہین کیا اس سے اہل باطل قتل
عجیب دین مین ہے شمشیر بے نیام حدیث

ہر ایک کلام ہے اس دین مین نامسلّم وحق
ہوا وس کلام مین جبتک نہ انضمام حدیث

ہے کیا دہن بخدا اور زبان وہ صل علی
کہ جس دہان و زبان مین رہی مدام حدیث

کلام پاک کی تشنہ لبون کی اے مسلم
تپش بجھائیگی کوثر کا بنکے جام حدیث

## ردیف الجیم

جوش پر ہے عشق احمد مین دل دیوانہ آج
شوقیہ لکھون غزل ایک صورت [...] آج

تا بعرش اس عاشق احمد کا ہے ایک غلغلہ
رتبۂ معراج رکھتا ہے میرا افسانہ آج

جز لقائے احمدی اے چارہ گر چارہ نہ ڈھونڈھ
کس سے رکتا ہے میرا یہ اشک بے تابانہ آج

دوری گلزار طیبہ مین نہ پوچھو ہمدمو
مجکو آتا ہی نظر باغ عجم ویرانہ آج

محو دیدار جمال احمدی ہو جاؤ نین
دل ہی دل مین وہ بنے دل ایک تصویر خانہ آج

نعت کا ہر لفظ ہوئے الفت حضرت سے گر
طبع وہ نکلے سخن سے طرز مشتاقانہ آج

کیون نہو مسلم بھلا نار جہنم اوسپہ سرد
عشق احمد مین جلا جو صورت پروانہ آج

دہ مل کہ فسق دور ہو جس سے وہ لادے آج
جام مئی طہور کوئی ساقیا دے آج

[...] غفلت و گناہ
ساقی ہے وقت بادہ تو یہ پلا دے آج

ایسا ہی ناتوان ہون عجب کیا کہ باد فضل
سوی مدینہ ہند سی مجکو اڑا دے آج

حسن جمال و وضع پیمبر کا ذکر ہے
کیون سنکے جان نہ ہر صنم دلربا دے آج

بہائی نہ کچھہ بہی سنت و توحید کے سوا
الفت وہ ایک جہان کی آلہی مٹا دے آج

یارب مجھے محبت احمد مین چور کر
صہبائے عشق پاک کا کیفی بنا دے آج

نعت جناب سرور دین ہی میرا کلام
مجکو نہ کیون ہر ایک صلۂ مرحبا دے آج

مسلم اسیطرح مین غزل ایک اور بہی
لکہکر ہر ایک کو طبع کا جوہر دکہا دے آج

ایک جرعہ جام عشق پیمبر سے لا دے آج
ساقی جو ہو سکے تپش دل بجھا دے آج

ہان اس کلام پاک کا وہ ہی صلہ دے آج
اسپر لٹا جو گوہر صل علی دے آج

قلیم ہوی اقدس مشکین کا ذکر ہے
کیون باج اس سخن کو نہ مشک ختا دے آج

دل طوطیائی چشم بناؤن ابہی اگر
کوئی جناب پاک کی لا خاکپا دے آج

پہنچے مدینے عرض ہنین کوئی سلسلہ
تو ہی صفیر بنکے خبر اے صبا دے آج

ہوئے رسائی ہند سے اسدم عرب تلک
اس نارسا کو راہ جو بخت رسا دے آج

محو سرور سنت حضرت رہون مدام
یارب وہ دلکو الفت خیر الورا دے آج

اللہ تیرے بحر ترحم کی کوئی موج
سوی حجاز ہند سے مجھکو بہا دے آج

مسلم تو کعبہ دیکھہ کے پہنچے مدینہ کو
ہر بندہ خدا ابہی ایسی دعا دے آج

## ردیف الحاء

طرز سیماب کہان اور دل مضطر کیطرح
کچھہ نہ پوچھو دل شیدائی پیمبر کی طرح

آہ ای وصل نہ سوزش باطن کو بجھا
دل دہکتا ہی میری سینہ مین اخگر کیطرح

کیا تعجب کہ خیال رخ پر نور مین ہو
شب فرقت بہی میری صبح منور کیطرح

کیون نہون آپکے آگے مہ و خورشید خجل
کہ نہین پائی انہون نے رخ انور کیطرح

عزم توصیف جناب شہ دین ہے جب سے
دل ہے دریاے معانی مین شناور کیطرح

کہنے کی اوس قد موزون کی بیان موزونی
مل گئی خاک مین شمشاد و صنوبر کیطرح

اہل ہیبت کو کیا دم مین خجل ہمنے وہین
کی بیان آپ کی جب زلف معنبر کیطرح

اتنی تک کشتی مین ایک کفارہ ہزارون جبین
سنکے اوس ابروے خمدار کو خنجر کیطرح

داغ عشق نبوی ہے یہ تمنا کہ رہین
میری سینہ مین چمکتے ہوی اختر کیطرح

جب بیان کرتی ہے اوس ساقی کوثر کی ثنا
منہ مین آتا ہے مزہ شربت کوثر کیطرح

عزم وصف فرزندان نبی ہے یارب
نکلین مضمون صدف طبع سے گوہر کیطرح

جب کیا آپ کی تعریف شجاعت کا خیال
دل گیا جانب مضمون دلاور کیطرح

ہم لگا طاقت پرواز عرب سے یارب
ہون پڑا ہند مین بے پر و تیغ کبوتر کیطرح

ہے وہی دعوی عشق نبوی مین صادق
رسم بدعات کو دے چھوڑ جو اکبر کیطرح

جا کے جنت مین نکل آئینگے جینے کیطرح
پایا گر ہمنے اوسی کچھ بھی مدینے کیطرح

حرف حب شہ ابرار کیا ہے کندہ
دلپہ اے ہم نفسو ہمنے نگینے کیطرح

داغ عشق نبوی مین وہ بنا گلدستہ
کہ چمن کو بھی خوش آئی میری سینے کیطرح

سب مزہ تلخ ہے بن زمزم و آب طیبہ
نکلے تا جا کے نہ اون دونون کے پینے کیطرح

زندگی ہجر نبی مین ہے یہ جان پر بہاری
کہ ہر اک دن مجھے کٹتا ہے مہینے کیطرح

دیتا مضمون کی ہے کیا نقد جواہر مجھکو
دل ہمرا نعت نبی مین ہے خزینے کیطرح

ہوئے مرغوب جہان کیون نہ بھلا آب گلاب
رکھتا خوشبو ہی وہ حضرت کے پسینے کیطرح

چھوڑ کر سنت حضرت یہ نہین ہو سکتا
کہ لون بدعت مین کسی مرد کمینے کیطرح

بحر عصیان سے ہو مسلم کو خلاصی یارب

جا لگے ساحل بخشش پہ سفینے کیطرح

نہ چمن ہی کی وہ دیکھے گلستان کیطرح
ہمنے دیکھے جو مدینہ کے بیابان کیطرح

آپ کی تیغ تبسم کا ہے مجروح یہ دل
کیون نہو زخم شگفتہ گل خندان کیطرح

عشق پیچان کیطرح کہاتا ہے دل پیچ پہ پیچ
یاد آتی ہے حبیب اوس کا کل پیچان کیطرح

دید بستان عرب جلد عطا ہو یارب
کہ چلی جان یہان بلبل نالان کیطرح

نظر آئے رخ اقدس کہ ہو جمعیت دل
کہ پریشان ہون بہت زلف پریشان کیطرح

قول حضرت پہ کسی قول کو جو دیگا ترجیح
شکل انسان ہین وہ ابلیس ہے شیطان کیطرح

قدر سمجھیگا وہی سنت حضرت کی ولا
جو کوئی آپکو چاہیگا دل و جان کیطرح

بخدا کہتا ہون ایمان ہے اسکو مانو
حب احمد کو سمجھ جی مین ہے ایمان کیطرح

لاؤن وصف رخ انور کے مضامین جیسے
کرون باطن کو نمایان مہ تابان کیطرح

داغ الفت مرے ہر باد بجھائینگے کبھی
ہونگے محشر مین شگفتہ گل و ریحان کیطرح

ہے تو کس افصح عالم کا ثنا خوان مسلم
کیون فصاحت مین نہ نازین تجھے سحبان کیطرح

## ردیف الخاء

رات دن توصف بلبل نالان مت چیخ
اب لیا جا کے مدینہ کا گلستان مت چیخ

ہجر مین آپکے درماندہ ہجران مت چیخ
وصل ہوتا ہے بس اب قبض ہوی جان مت چیخ

ضبط کر ضبط نہ ایسا ہو ریا آجائے
حب احمد ہے عبادت دل نالان مت چیخ

نغمہ ذکر جناب شہ دین سکے آگے
سنلے مطرب یہی کہتا ہون تجھے ہان مت چیخ

ہے سبب وہی اسباب سفر کا تیرے
رکہہ نظر اوسپہ تو اے بے سر و سامان مت چیخ

عشق حضرت کی ہے انجام مین جمعیت دل
اس پریشانی پہ اپنے تو پریشان مت چیخ

فرزندان ہے نہین آپکی نسبت تجھہ کو
پھر تشبیہہ تو اے گوہر غلطان مت چیخ

ہمنوا سنج ہوئی لغت سرا سے کب تو
چپ ہو اے بلبل بستان خراسان مت چیخ

ذکر سنت سے جو کچھہ ہو تو سنا لے واعظ
اور جو بدعت ہی تو دنیا کی ثنا خوان مت چیخ

فضل معبود پہ رکھہ چشم امید اے مسلم
چپ ہو بیتابیٔ فرقت سے مہ یجان مت چیخ

وہی تسبیح وہی ورد و وظیفہ اے شیخ
مجھکو بتلا کہ بڑھے عشق نبی کا اے شیخ

پائی ہان منزل مقصود مراحل ہوئے طے
دیکھا طیبہ کو اگر دیکھلے کعبہ اے شیخ

کیا کرین ہم کہ جہا مین کوئی مشرب ہمکو
مسلک ظاہر سنت پہ نہ بھایا اے شیخ

ہو معلوم ہر ایک اہل طریقت کا مقام
پایہ پر عارف سنت کا نہ پایا اے شیخ

ہے میرے حقمین یہی ذکر خفی اور جلی
کہ لون سنت کا دل و سینے جا طریقہ اے شیخ

طے ہوئی منزل ناسوت ہو وہ یا ملکوت
راہ سنت نہ لگے ہاتہ تو پھر کیا اے شیخ

ہے یہی تجلیہ و تخلیہ بہتر سب سے
لیکے سنت کو پکڑ جاؤ نہین گوشہ اے شیخ

یہ کچھہ اعمال کثیر اور یہ اک عمر قلیل
آہ سنت کے سوا کچھہ ہو نہین کیا کیا اے شیخ

غیر قرآن و حدیث اور یہ سنتا ہی نہین
اب جو مسلم سے تو چاہے سو کہے جا اے شیخ

دون کی ہمسے نہ لے بلبل شیدا نہ چٹخ
داستان نعت سے بہتر ہو وہ دکھلا نہ چٹخ

عظمت کعبہ سے اے اہل کلیسا نہ چٹخ
چل دکھاؤن تجھے آ خانۂ کعبہ نہ چٹخ

کفر گر جائے تیرے دلسے جو کعبہ دیکھے
گر سخا عدل سے اد صاحب گرجا نہ چٹخ

کیا واللہ بیک قصد قمر چرخ پہ شق
دیکھہ عیسائی یہ اعجاز نبی کا نہ چٹخ

ٹھیر آتا ہے وہ دن آپکے فرمان پر دا
تو تو کیا ہونگے تیرے حضرت عیسا نہ چٹخ

جب کیا نعت نبی مین کبھی ذکر سنت
تو گئے بدعتی ہمسے دہن کیا کیا نہ چٹخ

کون وہ جسکو ہوا رشاد نبی پر تنہ چیخ
ہم نہین سنتے کسیکی یہان بیجا نہ چٹخ

عشق احمد مین ہم اس ہنگ کے دیوانے ہین
دیکھہ جاتا ہی ہمین قیس سا دیوانہ چیخ

جب تلک ہو سکے بدعات کو چہنخا مسلم
اور جو کچھہ بدعتی بولے تو کہے جا نہ چیخ

## ردیف الدال

وردِ زبان رکھو سدا صل علی محمد
صل علی حبیبنا صل علی محمد

نعت نبی کا ہی دلا کرکے چہا نہین غلغلہ
سبکو پڑہا دون برملا صل علی محمد

غنچونکے منہ چمن مین ہوتے ہین ہر جا جبا
کہتی ہے جبکہ آ صبا صل علی محمد

طیبہ ہوا اور یہہ ہو گدا اونکا برای مدعا
صبح و مسا ہو یہ صدا صل علی محمد

دیکھو جناب مصطفے کہتے ہین کیا ہی
پڑہتا ہی جنبہ کبریا صل علی محمد

ہم ہین محمدی بجا ہمکو وظیفہ اور کیا
پڑہیے درود ہو فدا صل علی محمد

مسلم پُر خطا سدا وصف جناب مصطفے
کرکے ہر ایک کو پڑہا صل علی محمد

رکھو یہ پڑہ کے تر زبان صل علی محمد
پڑہتے رہو زمان زمان صل علی محمد

جسم مین جب تلک ہے جان اور دہن مین یہ زبان
کہتے رہو یہ بیگمان صل علی محمد

لاؤن کہان سے وہ دہان اور وہ نطق وہ بیان
جس سے پڑہون مین ایمان صل علی محمد

منہ مین میسر نہین زبان کس سے بہلا کرون بیان
وصفِ رسول انس و جان صل علی محمد

کرنا تو بعد مدح خوان مدحت ختم مرسلان
پہلے یہ پڑہ درود ہان صل علی محمد

نعت کا ہی وہ بوستان سوسن دہ زبان بہی ہان
آگے پڑے بدہ زبان صل علی محمد

ذکر نبی جو جہان سنتا ہو نہین کہان کہان
ہے یہی غل جہان تہان صل علی محمد

وہ جو ہین لوگ ایجوان بلبل باغ جاودان
اونکی یہی ہے داستان صل علی محمد

مسلم خستہ حال و جان عشق نبی نکر نہان

گریہی دم بدم فغان صل علی محمد

کیجے یہہ درد دل لگا صل علی محمد ؐ — پڑہیے درود جا بجا صل علی محمد ؐ

دیکہو جہان مین آپکا نام خدا ہے نام کیا — پڑہتے ہین جسپہ ہو فدا صل علی محمد ؐ

حبذا آپ کی ادا جسپہ ہے ایک جہان فدا — حسن جمال مصطفےٰ صل علی محمد ؐ

شغل درود بہی دلا عفو کا صاف ہے صلہ — کیون نہ پڑہو مین بہر بہلا صل علی محمد ؐ

ہو نمین مریض مصطفےٰ ہوگی مجہی جبہی شفا — پڑہ یہ درود دو دوا صل علی محمد ؐ

ہوگا ظہور عفو کا منہ سے اگر نکل گیا — قبر مین بہی دم لقا صل علی محمد ؐ

مسلم دین یہہ کفر کا چہوڑکے گہر مدینہ جا
پہر یون دکرو دکرا دا صل علی محمد ؐ

## ردیف الدال

بہر نعت نبوی دل کو نہ بہایا کاغذ — تو بیاض ورق مہ کو بنایا کاغذ

باد صرصر تہا رقم آپکا اوصاف و قا — کیا ہوا تجہسے کہ جنبش مین نہ آیا کاغذ

حال زار اپنا مدینہ کو مین لکہتا لیکن — قابل وسعت مضمون ہے نہ پایا کاغذ

وہ جو ایک عمر گناہون سے ہوا تہا تحریر — وہ میری اشک ندامت نے مٹایا کاغذ

والضحیٰ پڑہکی تو کر شکر خدا ای عاصی — دیکہہ کیا عفو کا حضرت نے لکہایا کاغذ

گرہم نعت نبوی باغ مین تہی بلبل نطق — صفحۂ عارض گل لیکے بنایا کاغذ

اُف رے مضمون تب ہجر ہمیں کہ مدام — ہمنے لکہہ لکہکے تصور مین جلایا کاغذ

کیون نہو معتقد بخشش امت کا صفر — اسکو قرآن سے شفاعت کا دکہایا کاغذ

ہے یہ مسلم کی دعا ہو یہہ دیوان مقبول
اسکے حق مین ہو بخشش کا خدایا کاغذ

قابل نعت ہوا بیا تو نہ پایا کاغذ — گرچہ افشان زر و سیم منگایا کاغذ

پردۂ چشم کو قرطاس بنایا ہمنے — لائق نعت جو ہاتہہ اپنے نہ آیا کاغذ

وصفِ دندان ہمیں ہے در افشان کرکے — صورت کاہکشان ہمنے بنایا کاغذ

صفحۂ دل کے سوا نعت کے لکھنے کے لئے — ہمکو دنیا مین کوئی اور نہ بہایا کاغذ

شاخ طوبے اگر اب نعت مین ہو جاتا قلم — تو ابہی دیکہتے خود حور کا بنتا کاغذ

عمر بہر لکھہ نہ سکے نعت کے مضمون شاعر — گرچہ عالم مین ہر اک شئے کو بنایا کاغذ

لیگا جنت کو دکہا نعت کی مسلم تحریر
بخشوائیگا اسے وصف نبی کا کاغذ

کون ترا عامل تقلید بہلا کیا تعویذ — ہے میرے پاس حدیث نبوی کا تعویذ

یہان تو مامون ہون دو عالم ہین بحفظ سنت — ہم نہین جانتے بدعات کا گنڈا تعویذ

جس سے جاتا ہے اور جہل کے تقلید کا جن — علم و تحقیق سے وہ ہمنے ہی پایا تعویذ

ہمکو کیا سبع مثانی کے سوا آتا ہے — یہی اوستاد نے ایک ہمکو بتایا تعویذ

ہر اک آسیب کو بس کرتا ہے قرآن و حدیث — اسسے بڑہ کر تو کوئی ہمنے بنایا تعویذ

ہین مقر ہم بہی نہین منکر تعویذ صحیح — وہ جو ہم تک بہ سند آپ سے آیا تعویذ

خاکسار در طیبہ ہوا الٰہی یہ مریض — دے اسے آپ کا وہ نقش کف پا تعویذ

خواہش نفس ہو تسخیر ترے عشق نبی — دے ہمین شیخ کوئی ایسا فلیتہ تعویذ

جلائے شیشہ مین او ترنفس کا جن اے عامل — ایسا لکھہ نقش بحق اور کوئی سچا تعویذ

مرض خواہش دنیا سے الٰہی چہوٹے
ملے مسلم کو ترے فضل سے ایسا تعویذ

## ردیف الراء

عشق مین آپ کے ہے آہ و فغان اٹہہ پہر — نہین لگتی میری تالو سے زبان اٹہہ پہر

کیا کہون حال دل اپنا کہ نہین پہلو مین — ہو گا طیبہ مین کہ رہتا ہی جہان اٹہہ پہر

شوق دیدار تو دیکھو کہ مدینہ کی طرف
مثل نرگس ہوں برابر نگراں آٹھ پہر

ہو گیا کیا مری آنکھوں سے مدینہ غائب
کہ ہے نظروں میں ایک اندھیر جہاں آٹھ پہر

غل مچاتے ہیں کہ لیں منزل مقصود دیکھیں
شوق طیبہ میں ہیں فریاد کناں آٹھ پہر

صبح سے شام تلک شام سے لیکر تا صبح
ذکر وصف آپکا رہتا ہے یہاں آٹھ پہر

صورتِ ماہی بے آب تڑپتا ہوں پڑا
بے عرب ہند میں ہے چین کہاں آٹھ پہر

لطف گریہ ہے جبھی ہجر نبی میں مسلم
رہیں آنسو تری آنکھوں سے رواں آٹھ پہر

بخشا جاؤں تو ہی کیا رحمت غفار ہے اور
ورنہ کب آہ کوئی مجھسا گنہگار ہے اور

حبِ احمد کا سہارا ہے فقط ایک ورنہ
جز میرے کون وہ دوزخ کا سزاوار ہے اور

درفشانی مری سب نعت میں کہتی ہیں یہ دیکھ
یہ تو کچھ طبع نبی ابر گہربار ہے اور

تجھکو اوس چشم مبارک سے نہیں کچھ نسبت
آپکی چشم تو اے نرگس بیمار ہے اور

ہیچ کہا رشک سے کہتے ہیں نباتِ ہندی
فخرِ عالم کی تو کچھ کا کل خمدار ہے اور

آپکے ذکر میں ہے قند مکرر کا مزا
جب بیان کیجے مزہ دیکھیے ہر بار ہے اور

مبتدع الفت بدعت سے مثالِ مسلم
باز آ باز کہ حبِ شہ ابرار ہے اور

عشقِ محبوب خدا آہ چھپاؤں کیونکر
ضبط میں ولولۂ شوق کو لاؤں کیونکر

محو ہوں بیخود و غش ہو نہیں اسی پر کہ مدام
میں یہ اور عشق نبی آپ میں آؤں کیونکر

فکر ہے تیر گئے گور سے ہاں بہر چراغ
داغ عشقِ نبوی لیکے نہ جاؤں کیونکر

ایک عالم ہے خرامِ نبوی پر قربان
کبک رفتار تیری دھیان میں لاؤں کیونکر

خواب ہی میں نظر آئے کہیں وہ جلوۂ نور
بخت خوابیدہ کو افسوس جگاؤں کیونکر

ہائے اب ہند میں بی زمزم و آب طیبہ
تشنگی و طپشِ دل کو بجھاؤں کیونکر

عشق کامل ہی ہنین ہی تیرا ہی مسلم
اثر اب اسکا دکہاؤن تو دکہاؤن کیونکر

## ردیف الزاء

بہتر جہان مین آپسے پایا ہنین ہنوز
آنکہو ہنین کوئی اپنے سمایا ہنین ہنوز

طرز خرام پاک کہان اے بہار دہر
انداز تیرے ہاتہ وہ آیا ہنین ہنوز

گلشن مین ذکر عارض گلگون پاک کا
خوف خزان سے ہمنے سنایا ہنین ہنوز

کیا مانین خاک ہم تجہے اے گردش فلک
دیوانہ وش عرب مین پہرایا ہنین ہنوز

دیوانۂ جناب رسالت ہون مجہسے آج
ہمسر ہو قیس اوسکا یہ پایا ہنین ہنوز

جان دیتے آج رشک سے آہوی چین مگر
مضمون چشم پاک کا آیا ہنین ہنوز

سو بار تیغ ابروی عالی دکہاکے کیا
ہندی بتونکو ہمنے بہگایا ہنین ہنوز

دردا کہ داغ ہجر نبی کہاکے ہمنے آہ
گلدستہ سینہ اپنا بنایا ہنین ہنوز

اب وصف تیغ ابروے حضرت کرینگے ہم
جوہر تو ہمنے اپنا دکہایا ہنین ہنوز

ہجر نبی مین اشک یہ مسلم ہی تو کیا
دریائے خون تو روکے بہایا ہنین ہنوز

عشق نبی مین حال وہی ہے دلا ہنوز
ہے جوش وہی اور وہی ولولہ ہنوز

لو خواب تک مین بہی نہ دکہایا جمال پاک
اس بات کا ہی بخت سے مجکو گلہ ہنوز

یارب نجات دی کہ یہ عشق نبی بن آئے
دنیائے دونکی ہی میرے سر پر بلا ہنوز

یہ مُنہ ہمارا اور یہ لغت جناب دین
مدحت کا آپکی ہے کسے حوصلہ ہنوز

پہنچا تا ہند سے عرب اک دم مین جو مجہے
رہبر وہ خضر وش ہنین مجکو ملا ہنوز

مومن ہی کیا وہ چہوڑ کے دنیای دونکو جو
الفت مین آپکی ہنوا مبتلا ہنوز

گو دعشق رہے دم حب نہ ہمنے [illegible]
سنت کا پر نصیب ہنین سلسلہ ہنوز

اک نور مثل مہر دے عشق نبی مین آب — ہون آتش فجور مین یارب جلا ہنوز

دکہلاتا سیر حُب نبی سب کو لیکن آہ — کہلا ہے عشق سے نہ کوئی گل کہلا ہنوز

وہ قدر شعر نعت ہے مجکو کہ ایک جہان — بخشش پہ کیون نہین پاسکا ہنوز

دیوانہ وار آہ وصد افسوس اے نصیب
طیبہ کو ہند سے نہ پہرا کبھی چلا ہنوز

صبر و سکون و ضبط کسے ہے یہان ہنوز — ہجر نبی مین ہے وہی آہ و فغان ہنوز

دیکہے ہزار ہا چمن دہر مین مگر — دیکہا نہ آپ سا کوئی غنچہ دہان ہنوز

ایک لو سی لگ رہی ہے مدینہ کی یاد مین — ذکر مدینہ ہے مری ورد زبان ہنوز

گم کردہ سبیل ہین ہجر نبی مین ہون — ملتے طریق وصل کا پایا کہان ہنوز

آنسو کہان تہمے ہین پے پاک جمال پاک — ہے شوق دید مین وہی اشک روان ہنوز

ہجر نبی مین چین کسے یہان کہ رات دن — ہے برق وار روح بدن مین تپان ہنوز

ابروئے رشک قوس قزح ہین وہ آپکے — جن سے خجل ہین سارے یہ ابرو کمان ہنوز

مضمون دود آہ سے فرقت مین آپکی — بنتا ہے شبکو روز نیا آسمان ہنوز

مسلم یہ تیرا عشق ہمیر قدیم ہے
روز ازل سے ہے یہ لگی تجکو ہان ہنوز

## ردیف السین

غیر حب نبوی کیا ہے گنہگار کے پاس — لیکے جاؤنگا یہی ایزد غفار کے پاس

دُرفشان نعت نبی مین ہے یہ کیونکر تم — ہین خداداد گہر طبع گہربار کے پاس

ہم تو کیفی ہین مئے عشق نبی کے ہر دم — چاہئے ہشیار کا کیا کام ہے سرشار کے پاس

کہتے ہین جبین کب آتے ہین بتان ہندی — تحفۂ وصف شہ ابروئے خمدار کے پاس

اس سے تشبیہ دون اس چشم مبارک کو جو — خوبی چشم ہے کیا نرگس بیمار کے پاس

عشق مین آپکے ہے سنگ سنت کا سبب
ہو تو دکھلائی سند بدعتی عیار کے پاس

جان دیتا ہون کہ ملجائی زمین گ بقیع
کہ ہوون دفن مزار شہ ابرار کے پاس

ہند مین تنگ ہے مرغ دل نالان یارب
جلد پہنچا دے عرب کے کسی گلزار کے پاس

حب احمد ذرا ایمان ہے تحریر ہے مسلم
اور کیا نقد ہے تجھ جیسے تہیدر کے پاس

ہین جمع ہم تو ساقی کوثر کے آس پاس
ہم مستشور ہو رہین ساغر کے آس پاس

یارب ہجوم عشق پیمبر کے ماسوا
ہو جمع کچھ نہ اس دل مضطر کے آس پاس

امید ہے کہ ہوگی نجات اپنی روز حشر
محشور ہونگے شافع محشر کے آس پاس

گر دون چمن مین عارض حضرت کا وصف اگر
پہنچا جائیگا اب خزان گل احمر کے آس پاس

فردوس پائی پہلے ہی عقبی سے یہان اگر
مدفون ہوا مزار پیمبر کے آس پاس

یارب وہ دن دکھا کہ حرم کو پہنچکے مین
کرتا پھرون طواف تیری گہر کے آس پاس

لیتے ہین گدائی مدینہ کی کس لیئے
دنیا کے لوگ پہنچتے ہین کیسے زر کے آس پاس

کیا فضل بخت ہی کہ سماعت کا ایک ہجوم
ہے آپکے مدیح و ثناگر کے آس پاس

بدعت نہ لوینگا عاشق سنت ہون مین جو
کیون از دحام عام ہی اکبر کے آس پاس

کیا کہون طالع خوابیدہ کی شامت افسوس
خواب مین بہی ہوئی مجکو زیارت افسوس

نہوا پر ہوا افسوس زیارت قسمت
رہے مفلس نہ لگی ہاتھ یہ دولت افسوس

وصف رخ کرتے بیان لیکہ میسر نہوئی
مصحف روی مبارک کی تلاوت افسوس

ہمنے دنیا مین نہ کچھ آپکے تماشا دیکھا
رہگئے دیدہ نادیدہ حضرت افسوس

کیا ہوا گر ہوئی دشت نوردی عرب
حسرت ای جوش جنون اور ندامت افسوس

کوئی ساعت نہ کٹی عشق مین حضرت کی دلا
ہوئی یا تو نہین یونہین عمر اکارت افسوس

وصل احمد نہوا اور نہین ہے رہا قرب | آہ اے یوم فراق اور شب فرقت افسوس
بحضوری جناب شہ دین ہند مین اب | دن گذرتا ہے ہر ایک مثل قیامت افسوس
عمر کاٹی بہ الم ہند مین طیبہ نہ گیا | بخت لیکر مجھے افسوس رہی قسمت افسوس
کذب دعوی ہی ہیرا مدعی عشق نبی | چھوڑ کر لیتا ہے سنت کو تو بدعت افسوس

دست مسلم نہ گیا تا بگریبان ابتک
آپکے عشق مین ناکامی وحشت افسوس

دیکھا کیا خاک اس عالم کا تماشا افسوس | آپ ہی کو جب ان آنکھونسی ندیکھا افسوس
شکر حب نبوی مین نہ تھی دست چلا | لے چلا حسرت دیدار نبی کا افسوس
غم نکر اب در طیبہ پہ پہنچ جاتا ہے | کوئی دیتا بھی نہین اتنا دلاسا افسوس
مردہ وش کیون نرہی ہان بخدا وہ کہ جسے | نہوا آپ کا دیدار مسیحا افسوس
تجھہ مین اوس چشم مبارک کی نہین ایک بھی بات | کیا سراہون تجھے اے نرگس شہلا افسوس
نہوا عشق نبی مین کوئی لحظہ بیخود | ہین مجھے قیس کے حالات پہ کیا کیا افسوس
نملا آپکے اوصاف کمر کا مضمون | ہوگئی فکر بھی اس فکر مین عنقا افسوس
جان دی شیرین پہ فرہاد نے یونہین بے لطف | عشق مین آپکے مرتا تو نہوتا افسوس

مر کے تو ہوگی زیارت نہ سہی یہان مسلم
گور مین بھی جو نہوتی تو یہ رہتا افسوس

## ردیف الشین

ہون مضطرب کہ کل دل بیکل کو آئے کاش | کوئی تو آہ مجکو مدینہ دکھائے کاش
کیا خوب ہوتا مین کہ چلا جاتا ہند سے | عمر دو روزہ کٹتی مدینے مین ہائے کاش
ہو سیر گاہ آپکی الفت مین دل مرا | یارب وہ داغ عشق نبی گل کھلائے کاش
لاکھون اوٹھائے لطف دنیائے دون کے زخم | اس حب احمدی کا بھی داغ زخم کھائے کاش

مستانہ وار سوئی عرب جاؤن ہند سے
یارب وہ مجکو جوشِ جنون دن دکہائی کاش

اسواسطے ہے یہان مجھی عشق نبی سے ذوق
تا جا کے حشر مین طپش دل بجہائی کاش

عہدہ برا ہون مدحتِ دندان پاک سے
یہ حقہ گہر بہی میرے ہاتہ آئی کاش

دنیا مین اپنا جز غم عشق نبی ہی کون
اچہا ہو تا بگور یہی ساتہ جائی کاش

ہے عزم تیغ ابروی حضرت کی وصف کا
اسد فکر و طبع کا جوہر دکہائی کاش

صد ہا کو قرب مدفنِ حضرت ہوا نصیب
مرکے بقیع کو کہین مسلم بہی پائی کاش

سب چہوڑ بہر عشق پیمبر بہ ہوش باش
کیا ہوگیا تجہے دلِ مضطر بہوش باش

حب خدا و حب پیمبر کے ماسوائے
ہنگامہ کیا بپا ہی یہ دلبر بہوش باش

مغرور مت ہوائے مئے بدعت کے مبتلا
تو اور جام شربتِ کوثر بہوش باش

سرگرم نعت پاک ہو مت عمر کر تباہ
دنیا کی اے مدیح و ثنا گر بہوش باش

خوشبوئی پاک گیسوئی حضرت کے سامنے
عطار کر نہ مدحتِ عنبر بہوش باش

ذکر خدا و عشق پیمبر مین کر بسر
اے نفس بد خبیث ستمگر بہوش باش

حبّ بتان مین اتنی بہی غفلت نہین ہے خوب
لے عشق آپکا دلِ اکبر بہوش باش

وہ ہوشیار ہے اوسکا بہلا ہے کیا مدہوش
شراب عشق پیمبر کا جو ہوا مدہوش

ہون مین بہی کاش کہین صورتِ بلال و اویس
کرے خدا کے لیئے عشق آپکا مدہوش

ہی دم بخود نگران نرگس چمن یکسان
یہ وصف چشم پیمبر نے کر دیا مدہوش

وہ ذکر آپکا عالم مین پر نشاط کرون
کہ سنکے ہو جسے ہر ایک جا بجا مدہوش

ہولا دون حب خدا و رسول مین سبکو
دکہا دون کرکے یہ سبکو کرے خدا مدہوش

وہ کہوؤن ہوش و حواس آپکی محبت مین
کہ قیس تک ہو میری دیکہکر ادا مدہوش

ہزار ہوش یہی ہے کہ ہند کو کر ترک
لگتا جھومتا گرتا مدینہ جا مدہوش

وہ مبتلا ہے ہمیں بصدق ہو مسلم
کہ دیکھ ہو تجھے دنیا کا مبتلا مدہوش

## ردیف الصاد

غیر اخلاص نہیں کر نہ جہاں سے اخلاص
چھوڑ بیہودہ نکالا ہے کہاں سے اخلاص

غیر حق غیر خدا غیر رسول عربی
ظلمت قلب ہے دل اہل جہاں سے اخلاص

ہے یہی دین کا پتا اور یہی ایمان کا نشان
کیجئے آپ کا پیدا دل و جان سے اخلاص

چپ ہوں کیونکہ ہے عشق نبوی میں ہر دم
انس نالہ سے مجھے اور فغان سے اخلاص

دل اب اس الفت خوباں کی حقیقت نہ سمجھ
گرچہ کچھ ہو سکے اوس جان جہاں سے اخلاص

آپ کے عشق میں ہو ظاہر و باطن یکساں
نہ کہ ملے بدعتی ظاہر کا زبان سے اخلاص

عشق لو آپ کا گر غیرت دین ہے مسلم
چھوڑ و مومن ہو تو اب عشق بتاں سے اخلاص

نہوں کیوں آپ مطلوب جہان خاص
نہیں حب فخر خوبان زمان خاص

سنا ہمنے نہ کوئی اور دیکھا
مثال خاتم پیغمبران خاص

دکھاؤں طبع کی گوہر فشانی
کروں دندان حضرت کا بیان خاص

پس حب خدا ہے بہر احمد
محبت کے لئے دل کا مکان خاص

کرینگے الفت حضرت کا سودا
خریدینگے لگا کر نقد جان خاص

سنا کر مدحت ابروی حضرت
دکھاؤں وصف تیغ اصفہان خاص

مدینہ تک خبر دے ہو کے مقبول
یہہ ہے سب اسلئے شور و فغان خاص

نہ لے بدعت خلاف راہ سنت
یہی ہے حب احمد کا نشان خاص

ہے مسلم عاشق حسن پیمبر

نہین یہ ایسے تو بہر بیان خاص

ہے سب مین وہ تو موحدی کا دہن مخصوص
کہ جسکے واسطے ہے نعت کا سخن مخصوص

یہہ دشت نجد تجہی کو مبارک اے مجنون
پئے نورد ہے طیبہ کا یہان تو بن مخصوص

یہان تو خنجر عشق محمدی بس ہے
یہہ مرگ تیشہ تجہی کو تہی کوہکن مخصوص

نہوتے عاشق احمد وہ کیون کہ اذکے لئے
تہی ایک ازل سے یہی الفت کہن مخصوص

نہین لباس کے پابند عاشق احمد
ہے بیخودونکو نہین کوہی پیرہن مخصوص

ہم اپنے فکر کی کیا کیا ہی گل کہلاتے ہین
ہمارے واسطے ہے نعت کا چمن مخصوص

نکال کر ہمین بس ہند سے ہمارے لئے
کر اب الہی مدینہ ہی کو وطن مخصوص

خدا کے واسطے بزم بتان سے چل مسلم
تیرے لئے تو ہے طیبہ کی انجمن مخصوص

## ردیف الضاد

جدہر دیکہو ادہر ہے آپکا فیض
ہے کیا ہی آپ کا نام خدا فیض

شمیم گلشن طیبہ سونگہا دے
اگر یہہ ہو سکے بہجیسے صبا فیض

ہو کوئی خواہ پر ہرگز کسی مین
نہین مطلق برنگ مصطفے فیض

ہوئے دل مردہ لاکہون جس سے زندہ
وہ ہے صد مثل عیسی آپکا فیض

ترقی کیون نہو دین مین کہ اتبک
ہے بعثت آپ کی معجز نما فیض

ہے فیض احمدی ہی یہ کہ جس سے
ہے جاری یہ بدست اتقیا فیض

ہے جی مین گیسوئے حضرت کا لکہہ وصف
عیان کر دو نہین تا اہل خطا فیض

عطائے ایزدی ہین یہ سب اشعار
ہے تجکو نعت کا مسلم عطا فیض

کسکا عاشق ہون کرون کیون نہ مین اتنا اغماض
ہے مجھے آپکی الفت یہ بڑا سا اغماض

ہند مین کر کے بیان وصف جمال احمد
دون ملا خاک مین سب حسن بتان بجا اغماض

مشرب عشق نبی لو کہ ملے حسن ابد
ورنہ اس حسن دو روزہ پہ ہتو کیا اغماض

کیون نہ کہتی تہی یہ ہم گیسوئے حضرت دیکہے
مشک پر اہل ختن تمکو بڑا تہا اغماض

کچہہ تو لائی ہی یہ بوئے چمن طیبہ سے
بنگئی ہی جو صبا آج سراپا اغماض

کردیا کیا دہن پاک کے اوصاف مین رو
اپنے غنچون پہ چمن کو تہا بڑا سا اغماض

فضل ہے انکا انجیل سے ثابت بخدا
کرنہ اے معتقد حضرت عیسے اغماض

کسکی امت ہی یہ گر آپکی امت کو میان
ہوئے اغماض تو ہرگز نہین بیجا اغماض

باز آ دیر سے لی ہے حرم پاک کی راہ
ہوئے مسلم کو نہ کیون اے بت ترسا اغماض

ہے اوسکی فضل و دیانت پہ اعتراض کی
کرتا ہے آپکی جو محبت پہ اعتراض

بے الفت رسول ہے دین مین جو لاف زن
ہے ہمکو اوسکی مذہب و ملت پہ اعتراض

لین عاشق رسول خلاف رسول کب
کیونکر نہ ہو بہلا ہمین بدعت پہ اعتراض

تا حشر گو مخالف حضرت اڑی تو کیا
لیکن ہے اوسکی خرق و کرامت پہ اعتراض

ناران قیام ہند پہ ہین جو عرب کو چہوڑ
سو سو ہین اونکی عقل و فراست پہ اعتراض

بلبل تلک ادائے شہادت قبول
کرنا نہ ماد ماد کی بعثت پہ اعتراض

عیسائی روح صدق عبارت ہے آپ سے
ممکن نہین ہے ایسی ہدایت پہ اعتراض

ہی معجزہ رسول کا میری کہ اب تلک
قرآن پہ ہو سکا نہ فصاحت پہ اعتراض

مسلم تم اور ہند مین جلد و عرب کو بس
ہو گا تمہارے ورنہ سیاست پہ اعتراض

## ردیف الطاء

کیون نہ حمد و نعت کے ہوئی بیانمین ربط و ضبط
ہی ازل ہی سے بڑا اس داستانمین ربط و ضبط

نعت ہی کے واسطے اے جان ذہن موضوع ہے
نعت پڑھ جبتلک رہے ہے نطق و زبانمیں ربط و ضبط

خانۂ دلمیں رہے مہمان عشق احمدی
جبتلک یارب رہے اس جسم و جانمیں ربط و ضبط

ہے بیان وصف ایک عالم میں موزون آپکا
رکھتا ہے ذکر آپکا کون و مکانمیں ربط و ضبط

عاشق سنت ہوئے ہیں جو اہل سنت غیر سے
صاجبو کہتا ہے نہیں مطلق جہانمیں ربط و ضبط

عشق احمد میں شہا نکلے کیون فغان گر سینہ سے آہ
ہے ازل سے ہی پڑا آہ و فغانمیں ربط و ضبط

بے تکلف نعت کی مضمون آتے ہیں چلے
ہے وہ روح القدس و طبع درفشانمیں ربط و ضبط

ذکر وصف افصح عالم ہے اے اہل سخن
کیون نہو ہر ایک بیان مدح خوانمیں ربط و ضبط

عاشق رومی ہمیں ہو گیا ہے اے متو
کس سے اب مسلم رکھے ہندوستانمیں ربط و ضبط

غم عشق آپ کا کرتا ہے غم ایکبار غلط
غم دنیا نہو کیونکر مجھے اے یار غلط

یہ وہ غم ہے کہ نہیں سامنے جسکے کوئی غم
غم ہستی نکرے کیون غم دلدار غلط

رات دن رہتا ہے جسمین رخ انور کا خیال
کیون نہ ہو آپکی فرقت میں شب تار غلط

آپ کا ذکر بھی کیا نام خدا ہے مرغوب
جسکی سو بار بھی پاتے نہیں تکرار غلط

چل مدینہ کو دکھا جذبۂ کامل ورنہ
ہے یہ سب آہ و فغان اے دل افگار غلط

تو کہاں اور یہی عشق نبی کا سرشار
یہ تو دعوی ہے صریحا ترا ہشیار غلط

چشم پر کیف مقدس کا مین لکھکر اب وصف
ہوش کردون تیری ای ساقی سرشار غلط

رات دن رہتا ہے صحرای مدینہ کا خیال
میری آنکھون میں ہے کیفیت گلزار غلط

درفشان طبع صفت نعت مین ہے تب جانون
ورنہ دعوی ہے ترا ابر گہربار غلط

کردی پیشکش نعت ہون یارب مقبول
تھی بساط اپنی میں مضمون بھی دو چار غلط

باز آ توڑ دے ہندی صنمون سے مسلم
کہ نہو الفت و عشق شہ ابرار غلط

حب نبی کہان تمہین پھر ہوتے ہو دم غلط
ہے بدعتیو یہ دعوے تمہارا بہم غلط

یون سنتونکو چھوڑ کے لو بدعتونکو تم
حب نبی ہے یہ تو خدا کی قسم غلط

ہم سنتون پہ دیتے ہین جان بدعتونپہ تم
کرتے یہ کام تم ہو غلط یا کہ ہم غلط

ہردم زبان پہ ذکر مدینہ رہے نکیون
ہوتا ہے اس بیان سے اک گونہ غم غلط

سوز و گداز عشق پیمبر کے سامنے
کیونکر نہ ہو جہان کا درد و الم غلط

رہ اشکبار ہجر پیمبر مین تا نہ ہو
دعوائے شوق دید تیرا چشم نم غلط

وہ انکشاف دل ہے تصور مین آپکے
خوبی مین جسکے آگے بنا جام جم غلط

شک ہے تو دیکھ اوس خم ابروے پاک کو
ہے تیغ اصفہان تیرا دعوائے خم غلط

چلدو یہان سے حضرت مسلم عرب کو آب
دکہلادو کرکے الفت بیت الصنم غلط

## ردیف الظا

کرو مضمون عشق مصطفے احفظ
اسیکا نام ہے نام خدا حفظ

ہوا گر حلیہ خیر الورا سے حفظ
تو یہہ سمجھو کہ سب کچھہ ہوگیا حفظ

بھلا یا عشق احمد کے سوا سب
ہمین مضمون کیا کیا کچھہ نہ تھا حفظ

جو پہنچے گلشن طیبہ تو کہنا
مرا پیغام کرلے آے صبا حفظ

مو ثر ہو سکے پہنچائے مدینہ
کر اے دل اب کوئی ایسی دعا حفظ

سوال گور کا ہے دہیان ہردم
کرون کیونکر نہ حلیہ آپ کا حفظ

حفاظت بن رہین کیونکر نہ محفوظ
ہمین ہے عشق احمد کا بڑا حفظ

مذاق عشق احمد سے خبردار
مرا دیوان کرینگے جابجا حفظ

ہے مسلم حافظ اذکار احمدؐ
کرے ذکر زبان اسکے بلا حفظ

کیجے ایدل سکو عشق مصطفےٰ کا پند و وعظ
اور آتا ہے تجھسے سکے سو کیا پند و وعظ

ہند سے چلدون مدینے کو ہو دل بر داشتہ
واعظو کوئی سنا دو اسطرح کا پند و وعظ

عمر بھر کرتا نہ جز اوصاف سنت اور کچھہ
بدعتی سنتا اگر ای کاش میرا پند و وعظ

الفت حضرت نہ نکلی جسن بیانسے واعظو
مسلک عشاق میں ہے وہ تو بیجا پند و وعظ

عاشق ذکر رسول اللہ کو اے اہل ہند
چاہئے کرنا حدیث مصطفےٰ کا پند و وعظ

کیا ہی دنیا مین پھیلا وہ غیر قرآن و حدیث
اہل سنت کیلئے مین جسنے کرنا پند و وعظ

جب تلک ہے دم مین دم اے عاشق ہوی رسول
مت بکی کر عشق احمد کا کئے جا پند و وعظ

لیتے دل سے عشق کو حضرت کے تم ہی اے ہتو
مثل مسلم گر کوئی تمکو ہی کرتا پند و وعظ

رہے نہ کیونکہ مجھے سیرت نبی ملحوظ
یہی ہے مد نظر اور ہے یہی ملحوظ

ادب کی جا ہے یہہ عشق نبی ہو بے تاب
رہے رعایت آداب ہر گھڑی ملحوظ

عدم سے عشق نبی مجکو یہان پہ لایا ہے
ہو کسطرح نہ مجھے الفت نبی ملحوظ

ہم اپنے عشق مین صادق ہین بدعتی ہمکو
خلاف سنت حضرت نہین کبھی ملحوظ

کسیکے قول کو دین ہم حدیث پر ترجیح
نہین ہمین بخدا یہہ تو کجروی ملحوظ

لحاظ سنت حضرت ہی یہان تو چاہئے تھا
رہے جو رکھتا ہے بدعت کو بدعتی ملحوظ

فدائے ذکر پیمبر جو اہل سنت ہین
ادب حدیث کا رکھتے ہین وہ سبھی ملحوظ

ہے افتخار دو عالم محمدی کہنا
بہت ہے یہ تو مجھے امر واجبی ملحوظ

ہے لطف حب نبی تو جبھی ہنو مسلم
کہ عشق بت نہ رہے نام کو ذری ملحوظ

## ردیف العین

نہین ہے بندہ کو جون الفت خدا ممنوع
یو نہین ہے اوسکو نہین عشق مصطفےٰ ممنوع

کرو کہ ماتم فرقت نہین ہے اسکا منع — پڑہو کہ ہے نہین اس غم کا مرثیہ ممنوع

یہ ضبط عشق نبی خوب ہے مگر یارو — ریا نہو تو نہین شور و ولولہ ممنوع

بجز علاج وصال جناب سرور دین — ہے اس مریض کو ہمدم ہر اک دوا ممنوع

غبار راہ مدینہ لگاؤن آنکہو نمین — برائے چشم نہین ہے یہہ توطوطیا ممنوع

وہ لکہا نعت کی مضمون کہ دیکہیے لیکن — کیا ہے آپنے خود ہی مبالغہ ممنوع

چلونگا مسجد نبوی کو گر سفر مسلم
نہ مین سنونگا کوئی گر بتائیگا ممنوع

عطا ہو طبع کو یارب وہ جودت مشروع — کہ آپکی ہوا دا حسن سے مدحت مشروع

ہو صرف حمد خدا اور خرچ نعت رسول — ملے وہ دل جسے نقد فصاحت مشروع

بنا کے پہر حرم زادِ راحلہ چلدون — ملے کہین سے الہی وہ دولت مشروع

مزا اسکا غم ہے غم عشق احمدی بخدا — ہے لذتو نمین عجبیت تو لذت مشروع

ہے ذکر مصحف عارض کا انکی دن رات — زہی نصیب ہے کیا ہی تلاوت مشروع

کرو فدا دل و جان سنت پیمبر پہ — اسیکا نام ہے یار و محبت مشروع

سفر ہو مسجد نبوی کا گر نصیب تو ہو — مزار پاک کی مجکو زیارت مشروع

فراق ہجر پیمبر مین ہان برائے غذا — سوائے غم کے نہین اور نعمت مشروع

بتون کو چہوڑ کے چلدے حرم کو اے مسلم
دکہادی پہر خدا جوش الفت مشروع

بہلا کیا ہے کسی دلدار کی وضع — ہے جو کچہہ سید ابرار کی وضع

میری بہی انتظار مصطفے مین — ہے چشم نرگس بیمار کی وضع

فدا کرتا ہون وضع مصطفے پر — ہر اک دن صبح دم دو چار کی وضع

فراق مصطفے مین بس نہ پوچہو — ہمارے دیدۂ خونبار کی وضع

ہی کل عالم کے ہشمار ونسے بہتر
جہان مین آپکی سرشار کی وضع

وہ صحرائے مدینہ ہے کہ جسپر
تصدق ہے ہر ایک گلزار کی وضع

ہون جب سی درفشان نعت ہی ایک
مری اور ابر گوہر بار کی وضع

خم ابروئے حضرت سے نہ کیونکر
خجل ہو ہند یو تلوار کی وضع

لیا عشق بتان سے عشق حضرت
ہوئی خوش مسلم دیندار کی وضع

## ردیف الغین

ہان عشق احمدی کا نہ مجھے کیون بہائے داغ
سینہ ہی میرا وضع ہوا ہے برائے داغ

ہون سیرگاہ خلق تعشق مین آپ کے
گلدستہ سینہ میرا الہی بنائے داغ

محبوب داغ آپکے وہ ہین کہ یہان کبھی
بدلون نہ دے کوئی مجھے آخر بجائے داغ

مشغل ہو تیر گئے قیامت کے واسطے
ہجر نبی مین ایسا کوئی ہاتھ آئے داغ

ہمدم یہان آ درہم و دینار کی نہ پوچھ
فرقت مین آپکی نہین کچھ بھی سوائے داغ

داغو نہ داغ کہاتا ہون فرقت مین آپکی
ہجر نبی ہی واسطے میری بنائے داغ

عشق نبی مین سینہ بریان ہوا نہ جو
دنیائے دونکی اوسنے یونہین مفت کہائے داغ

ہے جائے افتخار کہ فرقت مین آپکی
یارو زہے نصیب کہ ہمنے بھی پائے داغ

مسلم ہین اے بتو حرم پاک جائینگے
کی ترک تمسے مفت کی ہمنے کہلائے داغ

ای کاش مجھکو سرو چراغان بنائے داغ
الفت مین آپکی یہ تماشا کہائے داغ

تشبیہ مجھسے ہو پر طاؤس کو درست
ہجر نبی مین وہ گل خوبی کہلائے داغ

اللہ شمع گور نبی داغ سے مصطفی
مرکے بھی قبر مین یہ میری ساتھ جائے داغ

ہو طرح میری کاغذ آتش زدہ کیطرح
اللہ اس بہار سے مجھکو جلائے داغ

گل ہونگے محو سارے چمن ہوگا شرمسار
گر عاشق رسول نے اپنے دکھائے داغ

محتاج جامہ ہم نہین ہجر رسول مین
ہم غمزدونکو ہے یہی کافی قبائی داغ

ہون عاشق رسول ترقی ہے مجکو ٹہیک
لالہ سے بیشمار مرے ہاتھہ آئی داغ

ہجر نبی کے داغونکو جانے نہ دینگے ہم
مہمان مرا بنائینگے دلکو برائی داغ

داغونپہ داغ کہاتے ہین فرقت مین آپکے
ہے دل ہی کو پسند یہہ اتو غذائی داغ

مسلم خدا کے واسطے عشق رسول لے
کیا الفت بتان مین دہرا ہے سوائے داغ

وہ داغ عشق آپکا مجکو بنائے باغ
جز میرے کوئی مجکو جہانمین نہ بہائے باغ

عاشق ہون مین تو عارض گلگون پاک کا
دنیا مین میرا جی نہین لگتا سوائے باغ

ہمدم ہے باغ آپکے داغونکا یے بجا
یہہ باغ وہ نہین کہ بتاؤن بہائے باغ

گلزار سینہ ہے مرا داغون سے آپکے
دنیا کا کیا کوئی مری نظرون مین بہائے باغ

وصف و بیان دشت مدینہ کرون اگر
سنکر ابہی ہر ایک تصدق ہے جائے باغ

حب نبی مین خود ہی یہ دل باغ باغ ہے
عالم مین آرزو نہین مجکو برائے باغ

صحرائے دیر تمکو مبارک رہے بتو
مسلم کو تو حرم کا الٰہی دکھائے باغ

## ردیف الفا

جز خدا ہم نہین کرتے ہین کسیکی تعریف
اور جو کرتے ہین تو کرتے ہین نبی کی تعریف

نوع آدم مین بڑے مجمع اوصاف ہین آپ
ورنہ ہر ایک جگہ یون تو سبہی کی تعریف

کیا ہی شش جہت مین ہے غلغلہ نعت علی
ہر طرف مین ہے رسول عربی کی تعریف

صاحبو ہین یہ جواہر دہن اقدس کے
مین کرون کیون نہ حدیث نبوی کی تعریف

نعت مین جسکو نہین حفظ مراتب بخدا
کب ہے مقبول خدا ایسے غبی کی تعریف

کیون نہ اجلالِ سخن ہوے مجھے حاصل کہ ادا
ہوئی کچھہ مجھہ سے شہ مطلبی کی تعریف

پہنچا تشبیہہ کو تا سبزۂ فردوس مگر
نہوئی مجھہ سے خط مصطفوی کی تعریف

ہو نہ جس نعت مین سنت کی ملاحت کا مزا
اہل بدعت کیطرح وہ تو ہے پھیکی تعریف

فخر آدم ہے جو آدم سے لگا کر ابتک
ہو سکے کس سے اوس عالی نسبی کی تعریف

کرتا ہے نعت نبی ڈرتے ہی ڈرتے مسلم
کہ نہو جائے کہین بے ادبی کی تعریف

آپ کی صفحۂ عالم پہ لکھون گر تعریف
تو بھی تحریر نہو ہے وہ فزونتر تعریف

سب مدیحون سے ہے وہ لکھہ آپکی بڑہکر تعریف
ہو ثنا جسکی فلک پر تو زمین پر تعریف

نعت کا آپ کی تا عالم بالا غل ہے
کچھہ زمین ہی پہ نہین آپکی گھر گھر تعریف

آپ کے مست کی میخانۂ عالم مین تمام
کرتے ہین ساقی و می شیشہ و ساغر تعریف

ابروی پاک ہین ہین جوہر ذاتی سجدا
تیغ ہندی سے کرون کیسے گزر کر تعریف

بدر سے ہوتا ہے گھٹ گھٹکے دو ہفتہ مین ہلال
رشک سے آپکی سنکر مہ انور تعریف

غنچۂ باغ ہے کیا چشمۂ حیوان کیا ہے
لب اقدس کی ہے یار و لب کوثر تعریف

راستی دون اوس قد اقدس کو بھلا مین تشبیہہ
ایسے گیار کہتے ہین شمشاد و صنوبر تعریف

سینہ شق رشک سے ہوتا ہے چمن مین غنچے
سنکے اوس عارض اطہر کی گل تر تعریف

تجہکو وہ اسکے سوا اور وظیفہ کیا ہے
رات دن آپکی کرائے دل مضطر تعریف

حسن عالم کے حسینونکا مٹا دیتا ہے
آپ کی جبکہ سنا دیتا ہے اکبر تعریف

ہے یہی ہان سحد النطق زبان کی تعریف
کہ کرے عمر بھر اوس جان جہان کی تعریف

وصف جب آپکا عالم مین سنا دیتا ہون
خاک ہو جاتی ہے خوبان جہان کی تعریف

آپکے آگے ہے کیا وصف کسی کا مداح
بے ادب چپ ہو نکالی ہی کہان کی تعریف

آپ کا ولولۂ عشق سبھی کو ہے پسند
جابجا ہے میری اس شور و فغاں کی تعریف

غنچہ ساں چپ ہیں کہ اس بحر میں ہے قافیہ تنگ
کیا کروں آپ کی پاکیزہ دہاں کی تعریف

تیغ ابروئے پیمبر کے ہوں اوصاف میں محو
خوش نہیں آتی کسی ابروکماں کی تعریف

ہجر حضرت میں نہیں نوح کے طوفاں سے کم
ہمنشینوں میری اس اشک رواں کی تعریف

کیوں نہ اُس ذات سے ہو فضل مدینے کا عیاں
کہ مکیں سے ہی تو ہوتی ہے مکاں کی تعریف

کیا کہیں دیکھا ہے طیبہ کو جو کچھ دیکھا ہے
ہمدموں ہو نہیں سکتی ہے وہاں کی تعریف

وصف حضرت کا سنا و کہ یہ مسلم ہے تجھے
اسکے آگے نہ کرو حسن بتاں کی تعریف

## ردیف القاف

کھلے ہے اب تو بھی آہ بہت بلائے فراق
ہو وصل سرور عالم کہیں کہ جائے فراق

کہوں گا حشر میں سب وبرے کو سرور دین
گذر رہی ہے جو کچھ مجھ پہ یہاں جفائے فراق

نہیں یہ دولت دیدار پائی سب ہمنے
وصال آپ کا پایا اگر بجائے فراق

مریض ہجر پیمبر ہوں طیبہ پہنچا دو
بجز وصال نہیں اور کچھ دوائے فراق

سُنا ہے گور میں دیدار پاک ہوتا ہے
میں پھر موت کروں کیوں نہ التجائے فراق

رہوں میں طیبہ سے یوں دور ہند میں بیتاب
کچھ اس ستم کا ٹھکانا بھی ہائے ہائے فراق

غم فراق نہیں کچھ بھی ہاں اگر ٹھہرا
وصال آپ کا روز جزا جزائے فراق

اسی سے قربت وصلت ہے اور آپ سے ہجر
قبول ہوگئی شاید کہیں دعائے فراق

وصال میں بھی مثال ہلال پاؤں کہیں
مجھے بھی کاش ٹھکانے کہیں لگائے فراق

نکالکے دیر سے مسلم ہوا ہے شیخ حرم
بھلا بتوں کو نہ کیوں اسکا اب جلائے فراق

ڈھونڈتا پھرتا ہے جنت کو کہاں اے عاشق
چلدے طیبہ کو کہ جنت ہے وہاں اے عاشق

بڑھ کے فردوس سے کیونکر نہو وہ پاک زمین
دفن وہ جسم مطہر ہے جہاں اے عاشق

مال کیا مال ہے جب شہ دین کے آگے
آپ پر سب کیجئے قربان دل و جان اے عاشق

صل علی محمد صل و سلم کا نہ دم لے دم بھر
ہے تیری آہ یہی اور فغان اے عاشق

مصحف روی مبارک کی تلاوت ہی سہی
کر نظارہ اوس رخ انور کا بیان اے عاشق

رہ بعشق نبوی نعت میں ہر دم گویا
ہے تیری حق مین یہی شکر زبان اے عاشق

پہنچون پاس پیری مین طیبہ کو جوانونکی طرح
بخت پیر اپنا اگر اب ہو جوان اے عاشق

آب کوثر ہے یہان زمزم و آب طیبہ
یہی کہتا ہے ہر ایک تشنہ دہان اے عاشق

جبین طالب کو ہوا کرتا ہے مطلوب کے پاس
جلد ہی طیبہ کو جو مسلم ہے تو ہان اے عاشق

رہ حق کا جو سلسلہ ہے عشق
وہ تو عالم مین آپکا ہے عشق

اوس کے آگے کسی کا کیا ہے عشق
آپ کا جسنے لے لیا ہے عشق

نہین سا اے بے خبر خبر تجھکو
یہی عین رہ خدا ہے عشق

نہین آتا پسند کچھ اوس کو
آپ کا جس کو ہو گیا ہے عشق

حال و قال نبی یہ ہین جو فدا
او نہین تو گون کا ہان بجا ہے عشق

اب پہنچتا ہون ہند سے طیبہ
رہنما میرا اب ہوا ہے عشق

اہل ارض و سما ہین سب مشتاق
آپ کا یار و جا بجا ہے عشق

بخشوائے گی الفت احمد
مغفرت کا یہ سلسلہ ہے عشق

ای ہو دور ہو کہ مسلم کو
فخر عالم کا اب لگا ہے عشق

## ردیف الکاف

ہوئے مر کر نہ طیبہ مین اگر خاک
تو ہے یہ زندگی سب خاک در خاک

ارے دیوانہ چل طیبہ کہ یہان پر / عبث یون ہی اڑائی گہر بگہر خاک
اگر پایا نہ دیدار مبارک / تو پہر کیا دیکہا تو نے چشم تر خاک
حدیث جابر و صاف ہے یاد / میری نظرون مین کیا پہرے قمر خاک
نہین ہے عشق احمد مین جو سرسبز / وہ کیا لائے گا نخل دل ثمر خاک
ہے خاک طیبہ ہی اکسیر لیکن / مہوس کو نہین اسپر نظر خاک
مین سمجہون گا اسے اکسیر اعظم / ہوا گر عشق احمد مین جگر خاک
مطابق آپ کی سنت کے کر کام / ارے او بد عتی محنت نکر خاک
فراق حضرت جان جہان مین / اوڑائے کیون نہ یہ شوریدہ سر خاک
بہلا حسن پیمبر کے مقابل / پسند آئے کوئی کیا سیمبر خاک
شمیم گیسوے حضرت سونگہا دے / اوڑا دے مشک کی باد سحر خاک
یہی مرہم ہے اس زخم جگر کو / مدینے کی لگا دے چارہ گر خاک
سوائے کعبہ و طیبہ جو دیکہا / تو اوڑتی ہے جدہر دیکہا اودہر خاک

لو مسلم آگئے عشق نبی مین
یہ دل ڈالی بتون کے عشق پر خاک

آتا ہے نام آپکا جسدم زبان تلک / صل علی کا ہوتا ہے غل آسمان تلک
اعجاز آپ کا شب معراج دیکہنا / پہنچے ہین آپ دم مین کہان سے کہان تلک
مشہور ہون مین عشق جناب رسول مین / قصہ ہے میرا پیر سے لیکر جوان تلک
ہون زار شوق دید مدینے مین اے صبا / پہنچا دے مجہکو تو ہی اوڑا کے وہان تلک
کر وہم دو دو ہرگز اس سے نہ آئے گا / مضمون میان پاک کا وہم و گمان تلک
وہ ناتوان ہون ہجر نبی مین کہ آجتک / پہنچا نہ ہاتہہ دامن تاب و توان تلک
مضمون ملا نہ خنجر ابروے پاک کا / گرچہ پہرے تلاش مین ہم اصفہان تلک

بن جاؤن خاک دشت مدینہ جو بس چلے
جیحون بھری ہوئی ہے تمنا یہان تلک

ذکر جناب پاک سے ایک لحظہ دم نلے
اس دم مین دم ہے اے دل مضطر جہان تلک

ہے عشق پاک آپ کا لئے دل ادب کی جا
نوبت نہ پہنچی ہجر مین آہ و فغان تلک

عشق نبی مین حضرت مسلم نے اے ہنو
کی ترک اب ہر ایک سے ہیر و مغان تلک

پہنچون پئے زیارت عالی مزار تک
پہنچا دے مصطفےٰ کے الٰہی دیار تک

جاؤن گا یہان سے مسجد نبوی کو سر کے بل
مانون گا ایک مین نہ کسیکی ہزار تک

مثل غبار جاؤن مدینے کو اڑکے جاؤن
اے نسیم فضل جو اس خاکسار تک

اب طوطیا ئے چشم بناؤن اگر ملے
چھوڑون نہ کوئے پاک کی گرد و غبار تک

عاشق ہون آپ کے گل عارض کا کیا عجب
پہنچے فسانہ میرا ہر ایک گلعذار تک

وہ آپ ہین کہ یہ دل عاشق تو کیا ہے چیز
قربان کئے جی آپ پہ روئے نگار تک

اعجاز ہے کلام میر النعت پاک مین
حجت رہیگا اعدا پہ دار القرار تک

اے جذب شوق ہند سے مجکو نکال دے
پہنچا مدینے اوس لب سو فاریار تک

سن وصف مجھ سے گیسوئے مشکین پاک کا
مداح سب ہین ملک ختن سے تتار تک

عشق نبی مین حضرت مسلم کو دیکھکر
مسلم ہین گے سب بت زنار دار تک

## ردیف اللام

ہجر نبی مین کیون نہ بڑھے اضطراب دل
ہے جبکہ وصل آپ کا صبر و قرار دل

چشم کشادہ صورت نرگس ہون رات دن
سوئے مدینہ دیکھو میرا انتظار دل

الفت سے اپنی اور پیمبر کی چاہ سے
آباد کر میرا یہ الٰہی دیار دل

اے باد خود انہ طیبہ کو چلدون بلک باد
اسدم ہو جذب شوق اگر شہسوار دل

داغون سے آپ کے یہ شگفتہ رہے مدام
جائے یہ جان ساتھ الٰہی بہار دل

ای چشم آہ ہجر پیمبر مین خوب رو
اس سی زیادہ اور ہے کیا آبیار دل

پہنچادو مجھکو طیبہ کہ اس دلکو ہی عزیز
کوئی نہین جز آپکے یار و نگار دل

عشق نبی لے اتنی ہی غفلت نہین ہے خوب
کر دور دل سی غافلِ دنیا خمار دل

کانٹا سا ایک جی مین کہٹکتا ہے ایدن
ہم سنیون کی واسطے بدعت ہی خار دل

مسلم تہی سوی عشق نبی دیکہا ہی کہچگیے
دکہلا دیا ہتون کو زبس اختیار دل

اِک لخت اوڑہگیا ہے یہان تو جہان سے دل
اٹکا ہے جیسے رشتہ کون دوکان سے دل

یارب مدینے جاکے بغیر از فنا کبھی
جون نقش پا اوٹہے نہ مرا پھر وہان سے دل

کس طرح چپ ہون کہ جدائی مین آپکی
پھرتا نہین ہے نالہ و آہ و فغان سے دل

پر گوش راز عشق پیمبر ہی ہین دو
کہتی ہے بہید دلسے زبان اور زبانسے دل

یہان جو شکار ناوک مژگان پاک ہے
کب ہوگا صید وہ کسی ابرو کمان سے دل

عشق نبی مین جو ہے سنت پری سہون
جون بوالہوس ہر انکرون امتحان سے دل

یہ ناتوان نہ پہنچا عرب ہائی پھر کبھی
شاکی بہت ہے طاقت و تاب و توان سے دل

ہی شوقِ دید عارضِ گلگون پاک کا
خوش کیسے ہو چمن مین مرا ارغوان سے دل

باہر ہے اہل ہستی کی ہستی سی یا نصیبین
مضمون میانِ پاک کا لائی کہان سے دل

ایک دم نہ ٹہرون ہند مین چلدون مدینے اب
اوڑہہ جائی اس طرح کا الہی یہان سے دل

شابان شان حضرت مسلم ہی تہا امر
صد شکر پاک کر لیا عشق بتان سی دل

اس سکونت کی سبہی چہوڑ گئے راحت ایدل
کر مدینے کے لئے قطع مسافت اے دل

دیکہین کب صبح حرم تجہکو نظر آتی ہے
دور کب ہوتی ہے دیکہین تیری شامت ایدل

ہم سے ملے ماہ ستارہ دہن پاک کا وصف
کسکا منہ کسکی زبان کسکی یہ طاقت ایدل

جو سنہ چلیے احادیث مین لٹ جائے یہ ہیر
تو نہین اس کو کوئی ہی ناصیت ایدل

دیکھا عالم کو تو کیا کچھ بھی نہ دیکھا تو نے
آپ کی گر نہوئی تجھکو زیارت ایدل

ہی وہی صاحب ہمت کہ مدینے چلدے
ہند سے کر کے زبس ہمت و جرات ایدل

نقد عالم کو وہ کیون خاک نہ سمجھے کہ جسے
ملگئی آپ کے دیدار کی دولت ایدل

آپ کے موی مبارک کی جو مشتاق ہین یہان
سمجھین کیا مشک ختن کی وہ حقیقت ایدل

وہ بھی کیا لوگ ہین ہوتے ہین جو مدفون بقیع
حشر سے پہلے ہی پا لیتے ہین جنت ایدل

نقد حب شہ ابرار ملا ہے تجھہ کو
مخزن جان مین رکھہ اسکو بحفاظت ایدل

ہم موحد بھی ہین اور متبع سنت بھی
بخشوائیگی ہمین وحدت و سنت ایدل

ہو کلام آپ کا کس طرح نہ ما قل و دل
کہ ہی ذات آپ کی اک کان فصاحت ایدل

لکھتا ہون اسدن اس آسیہ مین آپکی مدح
کہ ہون حشر کے دن قابل مدحت ایدل

پڑہتے جو آپ پہ ہر دم ہین صلوۃ اور سلام
کیون نہ وہ ہوئین بھلا مورد رحمت ایدل

ہند سے جا کے ہو مدفون زمین طیبہ
کسکا یہ بخت بھلا کسکی یہ قسمت ایدل

ہی حدیث نبوی کیا ہی کلام شیرین
جسکی جاتی نہین اک عمر حلاوت ایدل

غم نہ کھا یار لگا دیگا گنہگارون کو
جوش پر آئیگا دریای شفاعت ایدل

چہوڑ کر عشق بتان حضرت مسلم کیطرح
عشق لے آپ کا کر ترک ضلالت ایدل

## ردیف المیم

وہ نہین جو ہون خزان دہر سے برباد ہم
عشق احمد مین ہین بڑہکر سرو سے آزاد ہم

بے مدینے آہ اس دار الحزن مین ہند کے
شاد کہین تجھکو کیونکر اے دل ناشاد ہم

مثل بلبل شور وغل کب عشق احمد مین ہے خوب
کیون نہ تہمین فرض ضبط نالہ و فریاد ہم

عاشق سنت ہین وقت امتحان کہتے ہین کب
اہل بدعت کی طرح سے ہر چہ باداباد ہم

عشق احمد مین ہو عالی رتبہ تم اے اہل عشق
اس خوشی کی تمکو دیتے ہین مبارکباد ہم

عشق احمد کی ہی آزادی ازل سے ہی نصیب
ہمکو ہوتی کیون نہ پھر آزاد مادر زاد ہم

عاشقان سنت حضرت کے یہ اوصاف ہین
غوث ہم اقطاب ہم ابدال ہم اوتاد ہم

ہے بیان قدّ حضرت غیرت سرو بہشت
اوسکو کیا تشبیہ دین سمجھے بہلا شمشاد ہم

وصف اوسی مصحف حضرت کو مصحف کیطرح
رکہتے ہین پہر تلاوت خوب حفظ و یاد ہم

عشق سنت مین ہمارا قطع بدعت کام ہے
اہل بدعت کے لئے ہین صورت جلاد ہم

اب تو اے مسلم جبہی ہے لطف عیش زندگی
یہان سے چلکر خانۂ کعبہ کرین آباد ہم

لکہکے اب حضرت کے اوصاف گل رخسار ہم
رشک و خجلت سے بنا دینگے گلونکو خار ہم

سنکے اوصاف دہان احمد مختار ہم
لینگے عالم سے خطاب کاشف اسرار ہم

کرکے اوصاف دہان سید ابرار ہم
نطق کا اعجاز دکہلادین دم گفتار ہم

ہجر حضرت مین دکہا کے دیدۂ خونبار ہم
ہان خجل کر دینگے رنگ اصفر و گلنار ہم

شوق حضرت مین رہینگے حشر تک بیدار ہم
جاتے ہین دنیا سے لیکر حسرت دیدار ہم

لکہہ سکے والیل و ضحی کی شرح بے تکرار ہم
حسن حضرت کا دکہادین کافر و دیندار ہم

کرکے آنحضرت کی مدح ابروے خمدار ہم
کرتے ہین ثابت عرب کی ہند مین تلوار ہم

کرتے ہین دیکہو تو کیسا ماہ الانور کو خجل
لکہتے ہین اب مدح رخسار پر انوار ہم

درفشان نعت احمد ہو گئے اب عالم مین ہان
کرتے ہین شہر سندہ تجکو ابر گوہربار ہم

حبذا احسن ہمیں جسپہ ہر صبح و مسا
کرتے ہین صدقے حسینان جہان دو چار ہم

پڑہکے نعت پاک لینگے نعت کا سب سے صلہ
یعنی پڑہوائینگے اب صل علی ایکبار ہم

جلسۂ شعر مقدس بہی ہے جلسہ نور کا
نور نعت احمدی کی پڑہتے ہین اشعار ہم

دیکہئے پہنچین گے کب تا ساحل ملک عرب
ہونگے اے امید کب دریائے غم کے پار ہم

کمترین اہلِ طیبہ ہی میں ہو جائیں شمار
دیکہیں کب تک تا صفِ نعلین ہوتا ہی گزر
داغِ عشقِ احمدی گنجینۂ دل میں مدام
جز بیانِ نعت یہاں ہوتا نہیں ہے اور کچہہ
لکہہ کے وصفِ عارضِ گلگون حضرت بندہ ہو
خواب تک میں ہی دکہلایا جمالِ احمدی
عاشقِ گل ہائے سنت میں یہاں تو صاحبو
کرکے وصفِ چشمِ خواب آلودہ حضرت کا بیان
کیفیت اوس چشم پر کیفیتِ عالی کی دیکہہ
چشمِ حضرت اور یہ چشمِ غزالانِ ختن
مرتکب ہے بدعت یہ تو یہاں دنیٰ میں سنت پہ جان

گرچہ وہاں جا کر نہ ٹھہریں لائقِ دربار ہم
دیکہیے پاتے ہیں کب طیبہ میں جا کر بار ہم
رکہتے ہیں گن گن کے مثلِ درہم و دینار ہم
داستان تیری سنیں کیا عندلیبِ زار ہم
جی میں ہے کر دیں ہیں شعر کو گلزار ہم
معتقد کیا ہوں تیری لے طالعِ بیدار ہم
اہلِ بدعت کو نہ کہٹکیں کیوں نہ بنگِ خار ہم
ہوش اڑ اینگے تیرے اور نرگسِ بیمار ہم
پہلے ہی سرشار ہیں اے ساقیٔ سرشار ہم
اپنے دین تشبیہ ایسی تو نہیں بیمار ہم
مبتدع عیار تو ہے پاک ہیں عیار ہم

کیوں نہ بت ر دین کہ عشقِ سید ابرار میں
حضرتِ مسلم سے چلے ہیں توڑ کر زنار ہم

عشقِ نبی میں کہتے ہیں یار و الہی ہم
جمتا نہیں مخالفِ سنت نظر میں ایک
نسبت نہیں ہے آپ کے قد سے یہ کہتے ہیں
تو غنچہ فوق اوس دہنِ پاک سے کہاں
اللہ بخش طاقتِ ہجرت کہ چل بسیں
اللہ پہنچیں زمرۂ اہلِ حدیث میں
سوئے غروب ہے جو مرا خانۂ نگار
سنو جو تو ہے یہ کس دہنِ پاک کا کلام

بے لاگ ہوں گے قطع کریں گے سبہی ہم
یہ بات اپنے جی کی کہیں کیا کسی سے ہم
شمشاد اور صنوبر و سروِ سہی سے ہم
تشبیہ تجہسے دیتے ہیں لیکن ہنسی سے ہم
حیران ہیں ناتوانی و بیطاقتی سے ہم
تنہا پڑے ہیں ہند میں ایک اجنبی سے ہم
رکہتے ہیں ربط اس لئے ہر مغربی سے ہم
کیوں کر کہیں نہ عشقِ حدیثِ نبی سے ہم

مسلم نہ ہون جو عشقِ رسولِ خدا کے بعد
دنیا مین آہ ربط رکہین بدعتی سے ہم

## ردیف النون

حبِ نعتِ شہِ دین کا جسے اقرار نہین
مذہبِ عشق مین کافر ہے وہ دیندار نہین

منہ مین رکہتا ہے سخن طاقتِ گفتار نہین
نہین وصفِ دہنِ سیدِ ابرار نہین

کاکلِ پاک ہی یہ زلفِ سیہ کار نہین
ہی شبِ قدر منور یہ شبِ تار نہین

عاشقِ چشمِ مقدس ہون کچہہ آزار نہین
ترا بیمار ہون اے نرگسِ بیمار نہین

کیا بیان کیجے کہ کچہہ طاقتِ اظہار نہین
لاتعد آپکے اوصاف ہین دو چار نہین

حبِ احمد کے گلستانکی کرو گلچینی
یہ وہ گلشن ہے جہان دغدغۂ خار نہین

یون تو کیا خواب مین بہی آپکو دیکہا جسنے
اوس سا دنیا مین کوئی طالعِ بیدار نہین

میری آنکہون مین وہ گلزارِ عرب پہولا ہے
کہ ان آنکہون مین سماتا کوئی گلزار نہین

ہوئی الفت تو نکرتا تو خلافِ سنت
مبتدع حبِ پیمبر تجہے زنہار نہین

وہ ہی مفلس ہے بڑا سب سے تونگر ہے
آپکی جسکو ملے دولتِ دیدار نہین

اپنا تو مذہب و مشرب ہے حدیثِ نبوی
نام کو مدِ نظر مسلکِ اغیار نہین

سنکے نام آپکا صلِ علی پڑہتے ہین
منکر و اس سے کسیکو بہی تو انکار نہین

ہی بڑا عفو و شفاعت کا سہارا ورنہ
مجہسے بڑہکر کوئی دوزخ کا سزاوار نہین

ای ہتو کیون نکری ترکِ بتان اب مسلم
مسلمِ دین ہی یہ کچہہ صاحبِ زنار نہین

جمتا نظر مین کوئی حسین جہان نہین
حسن آپکا عجیب ہے حسنِ بتان نہین

وصفِ کمر مین آپکی عنقا ہوا بیان
چپ ہو گیا مین ایسا کہ گویا زبان نہین

وقت مین آپکی میری یار و زمین شعر
جز دودِ آہ رکہتی کوئی آسمان نہین

مع حلاہین ابروئی غائی وہ آپ سے
ابتک قسمت میرا نہ پہنچا مدینے تک
اس کشمکش مین بہی یہ تغافل کہ ہو نہین یہان
اب تک جو عزم طیبہ کا ہوتا نہین ہے آہ
ای زور آزمائی فرقت نکر تمام
ہجر نبی ہی کچہہ تو مدد ای ہجوم شوق
قوس قزح کی طرح وہ ابرو ہین آپ کی
عاشق جو آپ کا ہی اوسے بدعتون سے کیا
تو مسلک حدیث پیمبر کہ جسکا حسن
وہ کون اور کیا ہی کسیکا وہ حال و قال
عاشق ہون مین تو نغمہ سرائی حدیث کا
قسمت کہان کہ جلد ون مدینی ہون گو جوان
ہین تو نہین آپکے لب یاقوت سرخ سرخ
حسرت زدہ ہون آپکے دیدار پاک کا
صل علی وہ ہی دہن پاک آپ کا

...ن ... ذرا ہی ... ہو ... ن ...
غیرت کر آہ تجھہ مین اثر ای فغان نہین
کہتے ہین جذب شوق سر امتحان نہین
ہی غفلت گناہ یہ خواب گران نہین
گریہ ہی طاقتین ہین تو مین نیم جان نہین
کیا میری طرح تجھہ مین بہی تاب و توان نہین
جنپر فدا وہ کونسا ابرو کمان نہین
لے سنتین وہ جنمین ذرا بہی زبان نہین
روشن جون آفتاب ہی مطلق نہان نہین
ای منصفو ہو جسمین خطا کا گمان نہین
بلبل پسند مجھکو تیری داستان نہین
مین ہون جوان مگر میری قسمت جوان نہین
ہرگز کوئی بتا تا وہان رنگ پان نہین
نرگس کی طرح میری ہی آنسو روان نہین
ہم پلہ جس کا ایک بہی غنچہ دہان نہین

مسلم محبت شہ دین کو اسی مین کہہ
بہتر مکان دل سی تو کوئی مکان نہین

جلد و سب طیبہ کو عشق سید لولاک مین
جان دی جو کوئی ای عشق چشم پاک مین
دید حضرت گر نہین مد نظر تو پہر بہلا
کچہہ نہ پوچہو سبزۂ جنت کا پاتے ہین مزہ

کیا دہرا ای خاک اس ہندوستان کی خاک مین
نرگس جنت اوگی کیونکر نہ اوس کی خاک مین
وا چمن مین دیدۂ نرگس ہین کسکی تاک مین
عاشق احمد مدنی کے خس و خاشاک مین

سوئے طیبہ گر ہی فون پرواز بہائے مثل مسیح
ہے دعا اللہ اگر اسقدر دم ناک مین

آپ کی فرقت مین ہوچکتے کبھی کے ہم مگر
جان شوق وصل نے رکھی دل غمناک مین

دہل گیا اکدم مین کیا ہی لوٹ ہستی واہ واہ
پاک ہون دنیا سے مین عشق رسول پاک مین

جلبتے ہی ہو عزیز و یہ درود اور یہ سلام
جا پہنچے مین مدینہ قدسیون کی ڈاک مین

اہل عشق احمدی ہین تہے وہی مقبول صید
ہو کے قربان بندہ گئے جو آپکے فتراک مین

کس سے ہو سکتا ہے ہجر بے کنار نعت یار
مین تو کیا یہ دم نہین ہرگز کسی پیراک مین

ہجر حضرت مین جبھی ہے لطف گریہ ہمدم ہو
ہان رہے باقی نہ آنسو دیدۂ نمناک مین

یاد ہجر احمدی ہین کیا کہون گل کیطرح
چاک ہے دل آہ اپنا سینۂ صد چاک مین

مدح حضرت کا نہین تجھے کچہہ نہین پر تذکرہ
غل ہے نعت احمدی کا عالم افلاک مین

دعوی عشق احمدی کا تجھکو اور سنت سے بغض
کب صداقت ہی بہلا تجھہ مدعی سفاک مین

ہین یہ کافر کشتی جو تیغ ابروآپ کے
ایسے خنجر تو نہ نکلین لشکر اتراک مین

نور ایمان سے یہ جب جا ہے مسلم آنکھو
دیکھہ لیتا ہے ہمین آئینۂ ادراک مین

تصور کرکے جب ہم آپکے لب دیکھہ لیتے ہین
تو گویا جام کوثر کو لبالب دیکھہ لیتے ہین

جناب خضر تو وصف نہان پاک کرتے ہین
تمہاری چشمۂ حیوانکو ہم اب دیکھہ لیتے ہین

مدینے کو اگر دیکھو تو دیکھو نور ایمان سے
وگرنہ دیکھنے کو کیا ہوا سب دیکھہ لیتے ہین

ہم اشعار بمدح آپکے کسکو سناتے ہین
مگر اوسکو کہ جسکو آپکے ہوئے ادب دیکھہ لیتے ہین

ہمین پہنچا دے اوسیکو ہر طرف سے جانب طیبہ
دبیران قضا جسکو مقرب دیکھہ لیتے ہین

خطابت گفتگو راز و نیاز عشق احمد سے
نہین کرتے مگر جسکو مخاطب دیکھہ لیتے ہین

جو لین علم تجھکو سنت کی ایسے سادہ لوحونکی
حماقت سفلگی خورد و کلان سب دیکھہ لیتے ہین

مثال طفل یہان سب فلسفی تعلیم پاتے ہین
احادیث نبی کا جسکو مکتب دیکھہ لیتے ہین

بیان لعنت مین دیتے ہین کہ ہم اہل بدعت کو
جہان ہر رد بدعت کیلئے ڈہب دیکھہ لیتے ہین

ذلیل و خوار پہرتے ہین جہان مین منکر سنت
سزا لینے کی زشت شرب دیکھہ لیتے ہین

احادیث نبی پر پیش رفتن ہم جسکو پاتے ہین
اوسے ہم جامۂ انسان مین عقرب دیکھہ لیتے ہین

تقا کا لطف آجاتا ہی مت پوچھو کہ یہ عاشق
کہین پر حلیۂ پاک آپکا جب دیکھہ لیتے ہین

نہین کرتے کبھی اوس سے حدیث پاک کی باتین
یہ مسلم جسکو با جہل مرکب دیکھہ لیتے ہین

نہ کیون سنت پہ سو جان سے فدا ہون
محب مسلک خیر الورے ہون

خیال سیر طیبہ مین نہ پوچھو
مین خود محو تماشہ ہو گیا ہون

شگفتہ کر شمیم اوس گل کی لا کے
بہت پژمردہ دل مین ای صبا ہون

مین کیا احوال دل لکھون مدینے
بحسرت ایک سراپا مدعا ہون

دم وصف سراپائی پیمبر
مین اک حیرت کا پتلا بن گیا ہون

کہون کیا آپ کی ہر وضع موزون
کہے ہے دلربا یا نہ ادا ہون

جو قربان ہوا وسپر مثل مسلم
مین جسپر پڑہ رہا صل علی ہون

تو اور آپ کا یہ ثنا خوان نہین نہین
رہنے دے ریز بلبل بستان نہین نہین

تو اور یہہ بہلا لب جان بخش آپکی
کہتا ہے کیا تو لعل بدخشان نہین نہین

عشق نبی کے زخم شگفتہ کے سامنے
ہم کیا کہین تجہے گل خندان نہین نہین

جلد سے حرم کو چہوڑ کے سب زرق و برق ہند
بس باتین نکر دل نادان نہین نہین

چہوڑو سبہی کو عشق پیمبر کیواسطے
مسلم تم اور الفت خوبان نہین نہین

## ردیف الواو

مقام تحیر اور ناز اب ہو کیونکر بہلا مجکو
زہی قسمت کہ یارو عشق احمد کا ملا مجکو

نہ بہائے ایک گل بہی گلستان ہند سے مجکو
وہ لگجای مدینہ کی بیابان کی ہوا مجکو

شگفتہ غنچہ دل ہو مثال گل اگر اسدم
گلستان مدینہ کو ہی دکہلای ذرا مجکو

قسیم شربت کوثر کی کرتا ہون صفت جسدم
زبان پر آب کوثر کا سا آتا ہے مزا مجکو

بنا دی جام جم اس دل کو ای اللہ یا دیکہو
جمال احمدی اسدم کہ ہی شوق لقا مجکو

مین یارو مبتلای زلف مشکین ہمیر ہون
ہرا ہی کیون نہ ہر زلف دوتا کا مبتلا مجکو

شب تاریک ہجر امین خیال اوس روئی انور کا
کہون کیا جلوہ مہتاب دیتا ہی دکہا مجکو

وہ یکسو ہوکے دل اٹکا ہی یارو عشق احمد مین
کہ ہر معشوق اس دنیا کا لگتا ہی برا مجکو

بوحشت دشت طیبہ تک پہنچایا کبہی اس نے
ملا ہی آہ کیا احباب بخت نارسا مجکو

پہنچ ہوتی نہین ہے آہ گلزار مدینے تک
خبر اوس گل کی کچہہ تو ہی سنا دی ای صبا مجکو

ہون مسلم ای جفا پیشہ ترحم کر ترحم کر
مدینے تک پہنچنی دی الہی ای غم نکہا مجکو

عاشق سنت ہون ترک فعل بدعت کیون نہو
پہر سنت بدعتیون سی مجکو نفرت کیون نہو

نام نامی آپکا ہی اک تسلی بخش روح
ذکر سے اوسکے بہلا ہر جانکو راحت کیون نہو

ذکر واذکار پیمبر کا ہے گلدستہ یہی
بلبل دل کو حدیثون سی محبت کیون نہو

کردیا بے اختیار اپنا اثر دکہلا دیا
آپکی الفت مین ای جوش محبت کیون نہو

رحمۃ للعالمین کی ہم ہین امت صاحبو
سائبان سر پر ہمارے ابر رحمت کیون نہو

ہو سکین اک وصف میان پاک مین نازک خیال
شعر مین اہل سخن میری نزاکت کیون نہو

کردیا ہے وصف گل اندامی حضرت رقم
صفحہ قرطاس مین گل کی سی حمرت کیون نہو

عشق پاک احمد ہمین ہمدم ہو ہر اہل عشق
صاف دل باہم ہر ایک ادر کدورت کیون نہو

صاحب اعجاز کا وصاف ہون میرا کلام
شاعرو کہدو رقم خرق عادت کیون نہو

عشق احمد مین چلا کعبہ کو مسلم اے تو
رشک مین اوسکی بہلا تیر قیامت کیون نہو

نبی کے نام پہ وا ہو درود پڑہا ہو — کہ مستحق تمہین ہو پڑہا ہو درود پڑہا ہو
براہ سنت دین بدعیو درود پڑہا ہو — نراہ بدع وہوا کے چلو درود پڑہا ہو
طریق بدعت بد کو نہ لو درود پڑہا ہو — فدا لئے جادۂ سنت رہو درود پڑہا ہو
خدا کے واسطے بدعات کو پئے سنت — اٹھا کے آپ یہ تم صاحبو درود پڑہا ہو
عمل قبول نہین ہوتا بدعقیدون کا — طریق اہل تسنن کا لو درود پڑہا ہو
بہت ہی بے ادبی ہے کہ بزم بدعت مین — پڑہا ہو درود نہ تم منکرو درود پڑہا ہو
ادب کہو کہ یہی ہے درود کا آداب — کہ دور دور زبدعت رہو درود پڑہا ہو
بڑی صواب ہین یارو درود پڑہنی کیے — کبھی درود سی غافل نہو درود پڑہا ہو
یہی ہے لطف محبت کا عمر بہر دن رات — مدام آپ یہ تم عاشقو درود پڑہا ہو
بڑا ادب ہی شہ دین کے نام نامی کا — جب اسم پاک پیمبر کا لو درود پڑہا ہو
عجیب نام خدا نام ہے پیمبر کا — تبرکاً جسے دل سے کہو درود پڑہا ہو

بیان حسن پیمبر سناتا ہے مسلم
لو کفر چھوڑ کے ہندی ہتو درود پڑہا ہو

## ردیف الہاء

آپکی فرقت مین جان تن مین جلی جاتی ہے آہ — دیکہئے کب صورت وصلت نظر آتی ہے آہ
مثل نرگس ہون کشادہ چشم شوق دید مین — دیکہین کب قسمت جمال پاک کہلاتی ہے آہ
بلبلے ناکامی تاثیر محبت کیا کہون — آپ جاتی ہی طیبہ مجکو پہنچاتی ہے آہ
مثل گل صد پارہ ہوتا ہی وہین فرقت مین دل — جب ترانہ وصل حضرت کا صبا گاتی ہے آہ
جلد پہنچادی مدینہ جذب دل کہلا دے کہین — ای محبت ہند مین کیون مجکو ترساتی ہے آہ

خواب غفلت سے ہو بیدار یکی صورت کسطرح
حرص دنیا دم بدم تلوونکو سہلاتی ہے آہ

صورت حضرت کا آجاتا ہے جب مسلم خیال
بیخودانہ خود بخود دل سے نکل جاتی ہے آہ

مجروحون دل افگارونکو صحت ہے مدینہ
اک مرہم کافور جراحت ہے مدینہ

ایمان کا اک دار امارت ہے مدینہ
اسلام کا دیوان عدالت ہے مدینہ

کیا پوچھتے ہو مہبط جبریل امین ہے
اک مورد صد وحی رسالت ہے مدینہ

ہر طرف وہان نور رسالت ہے نمایان
کیا مطلع انوار نبوت ہے مدینہ

مرحوم نہ کسطرح سے ہون اہل وہانکی
واللہ طفیل آپکے رحمت ہے مدینہ

ان آنکھون سے کیا دیکھتا ہے طالب فردوس
ایمان سے ذرا دیکھ کہ جنت ہے مدینہ

ہوتے ہین ولی سنگڑن وہان جا کے بہانسے
کیا نام خدا شہر کرامت ہے مدینہ

مہجورونکو ہو ذکر مدینہ نہ کیون چین
مسلم دل رنجور کو راحت ہے مدینہ

یہ بے زر و بے پر بہی کہین پائی مدینہ
دکہلائے اثر اپنا تمنائے مدینہ

یہ لطف دکہائے مجھے سودائے مدینہ
ہو آہ کبہی لب پہ کبہی ہائے مدینہ

کہتا ہے یہ سودائی سودائے مدینہ
ہوئے یہ جنون اور ہو صحرائے مدینہ

چھوڑین یہ جہان ہان کوئی دکہلائے مدینہ
مرتے ہین مدینہ ہی پہ شیدائے مدینہ

پہر سوئے عرب توسن قسمت ہے عنان تاب
یہہ بخت رسا پہر ہے مجھے دکہلائے مدینہ

اک دہیان سا دن رات لگا رہتا ہے ہر دم
کیون دل مین نہ یاد آوے بس جائے مدینہ

سینہ یہ تصور مرا گلزار صفت ہو
وہ داغ ہون دوری کے کہ کہلائے مدینہ

دیکہا نہ ہو جنت کا یہان جسنے نمونہ
مین اوس سے یہ کہتا ہون کہ دیکہ آئے مدینہ

اکدم مین ابہی کشتہ دیدار ہون زندہ
ہو جلوہ نما اب جو مسیحائے مدینہ

اوس چشم مبارک کا ہون مشتاق مین کیونکر
بہائی نہ مجہے نرگس شہلائے مدینہ

پہنچا کشش عشق نبی تو ہی مدینے
دکہلا دے اثر الفت مولائے مدینہ

ہے مسکن اقدس شہ لولاک کا مسلم
بتلاؤ تو کیونکر نہ مجہے بہائے مدینہ

## ردیف الباء

ایکدم ہجر حبیب مین نہین تاب مجہے
دے نہ تکلیف زیادہ دل بیتاب مجہے

دل نے ایسا ہی کیا ہجر مین بیتاب مجہے
کشتہ کس طرح نہو دیکہکے سیماب مجہے

ہائے اس کثرت عصیان پہ ندامت کبتک
کردی اے بحر خجالت تو ہی غرقاب مجہے

صیقل قلب ہوا اے عشق نبی بہر خدا
کیا عصیان نے ہے جون تیغ سیہ تاب مجہے

دیگی ایک جہوکے مین پہنچا مجہے باد رحمت
سفر طیبہ کا کیا چاہیئے اسباب مجہے

سجدہ وجد مین ہون سنکے حدیث جابر
اے فلک بہائیگا کیا جلوہ مہتاب مجہے

ہے محبت وہ ہی جو کام آئے پریشانی مین
کیا حرم پہنچ کے یاد آئینگے احباب مجہے

آیا دندان مبارک کا ہے جب دم مضمون
تو سمجہتا ہون ملا یہ دُر نایاب مجہے

عاشق افصح عالم ہون او دیبان جہان
عمدہ سے عمدہ سزاوار ہین القاب مجہے

غل مچاتا ہا چمن دہر مین جون مرغ سحر
مانع آتا ہے پر اس عشق کا آداب مجہے

نہ اڑا ہند مین خاک میرا ای جذبہ شوق
کہین لیجا کے حرم زیر زمین داب مجہے

طالع خفتہ سے بیداری کے کام ای مسلم
کچہہ تو جاگا کہ مدینہ کی ہوئی خواب مجہے

دل کی بر آئے تمنا یات اپنی سب ہینے
گر مین جا پہنچون مدینہ جب کبہی یہ ڈب ہینے

نعت سے ہے نیر اقبال میرا اوج پر
کیون نہ چرخ مدح پر مضمون اکوکب ہینے

جان نثار و جان کر و قربان ہان سنت نہ آج
تاکہ کل جاکے صراط نار پر مرکب ہینے

عاشق سنت ہین وہ بدعت کا منقون ہمنشین
کہہ تو دو انہی عدوی مبتدع سی کب بنے

عاشقو ہجر نبی مین شور و غل بیہودہ کیون
چپ ہو رکہو ادب ملحوظ جو مطلب بنے

بہول جائی قیل و قال فلسفانہ خیر حدیث
فلسفی اگر جو کوئی میرا ہم مکتب بنے

گرچہ بدعت ہی مزی کی چیز لیکن عاشقو
ایسکے سنت کے مقابل کون بدمذہب بنے

ہندسی اٹہون عرب کو دفعۃً دیوانہ وا
جی یہ کہہ کہہ اسطرح کی ایکبارگی یارب بنے

چہوڑ دو سب کچھہ نہ لو ایک ذرہ سنت کے سوا
اہل سنت ہین تمہاری بات مسلم جب بنے

تڑپتا ہون مین شہ فخر دوجہان کے لیئے
علاج آہ کرون کیا سکون جان کے لیئے

یہ لاغری کہ نہ پہونچا مدینے تک گرچہ
ہزار بار قدم طاقت و توان کے لیئے

نہ چپ ہو فرقت احمد مین پر دل نالان
حصول کیا کہ نہ جب ہو اثر فغان کے لیئے

کری جو چارہ گری آپ کی مسیحائی
تو زندگی ہو ابہی مجھسے نیم جان کے لئے

تم عشق پاک مین ثابت قدم رہو عشاق
ہی سب یہ گردش افلاک امتحان کے لئے

سوائے حب نبی زاد راحلہ کیا ہے
یہی ہے نقد گرہ مین فقط وہان کے لیئے

تہمون نہ اشک تم ایک لحظہ یاد حضرت مین
کہ زندگی ہی تمہین ہے دل طپان کے لیئے

کرون نہ کیون لب اعجاز پاک کی توصیف
کہ ہی دوا یہی فرقت کے کشتگان کے لیئے

فدا ہو آپ کی الفت مین ای گنہگارو
کہ ہو وسیلہ کوئی عمر جاودان کے لیئے

ہی شکر نعمت ہر عضو گر جدا تو سمجہہ
ہی نعمت شکر بڑا نعمت زبان کے لئے

پہنچ رہیگا وہ مسلم مدینہ آخر کار
بنا ہے جو کوئی پیوند خاک وہان کے لیئے

نہ عبادت کے مزی ہین نہ ریاضت کے مزے
ہی حرم کعبہ مین کسی قسم کی طاعت کے مزے

سنتون پر وہ عمل کیون نہ کرین وقت فساد
لوٹتے ہین جنہین کل اجر شہادت کے مزے

حشر مین ہمسے گنہگار بہ تخصیصِ رحمت
مشرکو ملینگے فردوس مین جدت کے مزے

دوستو آپکی سنت کو چلاؤ کہ ملین
تمکو فردوس مین حضرت کی معیت کے مزے

اہلِ بدعت کو کہان ہای مذاقِ سنت
کیا کہین اسلئے نہین چھوٹتے بدعت کے مزے

لو احادیثِ پیمبر سے جدا گمراہو
کہ ملین تمکو بھی کچھہ راہِ ہدایت کے مزے

مثلِ حنظل اوسے کڑواہی ترنجِ بدعت
ہوئی حاصل ہین جسے میوۂ سنت کے مزے

گو کہ اب خوش ہین مگر غافلِ عقبیٰ سارے
دیکھین گے گور مین دنیا کی محبت کے مزے

حق حشیم تمکین آپ کا کرتا ہون ادا
رکھتا ہی میرا سخن کان ملاحت کے مزے

ہی نمک پاش عدو مبتدع خانہ خراب
ہین عجب عاشقِ سنت کو جراحت کے مزے

ہو خلاف آپ کا کس طرح کہ تمکو حاصل
نہین ای بوالہوس آپکی الفت کے مزے

کردیا آپ کی وصف سخن پاک نے محو
آگئی افصحِ عالم کی فصاحت کے مزے

جسنے کی آپکی تبلیغ سے رسالت تصدیق
آگئے اہلِ کتاب اوسکو صداقت کے مزے

مین کہان اور یہ فرقت کی الٰہی شبِ تار
ہین میری آہ یہ سب نفس کی شامت کے مزے

دیکھو ایمان ہی گر ایمان ہے تو ای اہلِ نظر
خس و خاشاک مدینہ مین ہین جنت کے مزے

منکر و کر دیا قرآن کے اعجاز نے دنگ
لیتے حیرت مین ہین سب آگئے بلاغت کے مزے

مین ہون اور دشت نور ہی عرب ہو یارب
یہی کرتی ہین ہدایت مجھی وحشت کے مزے

لطف آجائی مدینے مین پہنچکر احباب
ہون مبدل بخوشی گر غم و کربت کے مزے

کیا مزے کا ہے غمِ ہجرِ پیمبر یارو
کہ مجھے آتے ہین اس رنج مین راحت کے مزے

بخشے جائینگے شفاعت کا ملے گا اکرام
جب اڑائنگے گنہگار کرامت کے مزے

اس گنہگاری پہ یہ لطف و مزہ ہر مسلم
یہ مزے جتنے ہین سب اوسکی ہین رحمت کے مزے

ایک جرعہ مئے عشقِ پیمبر ہی پلادے
ساقیٔ ازل تشنہ لبی میری بجھادے

لب بند ہوں غوغا نکروں تا دم آخر … وہ شربت دیدار نبی کوئی پلا دے
صد حیف کیا نام مبارک ہے کہ جسپر … کیونکر نہ مزا غلغلۂ صلّے علیٰ دے
بوئے چمن طیبہ سونگھاتی ہیں لاکر … بتلا دے صبا تو ہی کہ کیا تجکو سزا دے
ہے ذکر جناب شہ دین مصقلۂ دل … کیونکر نہ بھلا ظاہر و باطن کو جلا دے
حب الفت اللہ و نبی الفت دنیا … ساری ہی فراموش کرا اک لخت بھلا دے
وصاف ہوں میں کسکا ذرا سوچو تو یارو … شاباش نہ کیونکر مجھے ہر ایک بھلا دے
ہو جاؤں فنا عشق خدا اور نبی میں … مقبول خدا کوئی تو ایسی ہی دعا دے
ہے ہجر نبی میں سب مجھے غم کہانیسے الفت … غم کیوں نہ مجھے نعمت عظمیٰ کا مزا دے

مشتاق ہیں مسلم کہ اسے بحر و طرح میں
شوقیہ غزل اور بھی ایک ہمکو سنا دے

دل ہوکے شگفتہ ابھی وحشت کو اوڑا دے … گلزار مدینے کو جو اللہ دکھا دے
وہ آرزو و حسرت دل کیوں نہ مٹا دے … جان عشقمیں جو آپکے زیر کف پا دے
کیا نام خدا نام ہے پیمبر کہ ہے جسپہ … جان کر دی فدا ہر کوئی گھربار لٹا دے
شیریں ہے یہ تکرار یہ ذکر آپکا واللہ … کیونکر نہ مجھے قند مکرر کا مزا دے
آتی ہے تو گلزار مدینہ ہی سے لیکن … اوس گل کی خبر ہی تو ذرا ہمکو صبا دے
اب سرمہ کروں دیدہ مشتاق لقا میں … لاکر جو کوئی آپ کی خاک کف پا دے
ہمسر تو نہیں عارض اقدس سے گل تر … تشبیہ تجھے اوس کی کوئی دے بھی تو کیا دے
اوس گیسوی شکیں پیمبر کا ہوں مداح … ہو جس سے خجل جان ہر ایک اہل خطا دے
ایک جام مئے عشق نبی اور یہ عاشق … ساقی ازل خم کا خم ایک بار پلا دے
ارمان نکالوں ابھی سب طیبہ پہنچکر … پہنچا جو وہاں تک مجھے یہ بخت رسا دے

کر ترک نکل بتکدۂ ہند سے جلدی

مسلم حرم پاک کو لے کفر کو ڈہا دے

ہائے ہجر نبی پوچھو نہ کچھہ خیر و خبر کی
حالت ہے دگرگون بہت اس خستہ جگر کی

کیا گیسوئے شبگونِ نبی اور رخ تابان
دکھلاتے ہین تصویر ہم شام و سحر کی

وہ نعت پیمبر کے دکھاؤن دُرِ مضمون
صد صل علی جسپہ پڑے روح گہر کی

پہنچا دے عرب تو ہی مجھے ای کشش عشق
جبرا سکے نہین ساہ کچھہ اس بے پر و پر کی

جز عشق پیمبر نہین کچھہ رہتے خبر ہم
بتلائین خبر لے خبر و تمکو کدہر کی

دیکھا نہ کبھی آہ جمال شہ لولاک
امید بر آئے نہ مرے دیدۂ تر کی

کشتہ ہون مین کس تیغ تبسم کا الٰہی
صورت ہے شگفتہ مرے ہر زخم جگر کی

وہ راہ کہ تھی آمد و رفت آپکی جس مین
یہ جسم مرا خاک ہو اوس راہ گذر کی

پہچون گا کبھی منزل مقصود کو بیشک
جو قبلہ نما دلکو توجہ ہے اودہر کی

نزہت یہ ہین وہ آپکے رخسار مبارک
آگے نہین کچھہ جنکے حقیقت گل تر کی

اب لیتے ہین باغیچۂ جنت کو پہنچکر
ٹہراتے ہین اب مسجد نبوی کے سفر کی

سنی نہین ہونگے کبھی حضرت مسلم
سنت کے سوا آپنے بدعات اگر کی

عشق لے آپکا دنیا مین جو پیدا ہو جائے
عشق سنت کا نہ کیونکر اوسے پیدا ہو جائے

عاشقو کیسے نہ اس گیسوئے اطہر کا خیال
داغ بنکر دل عاشق کا سویدا ہو جائے

آب کوثر کو وہ کیا پیکے یہان ہین سیراب
شربت رویت احمد کا جو پیاسا ہو جائے

جی اوٹھین کشتۂ دیدار بدیدار الٰہی
گر نمایان ابھی اعجاز مسیحا ہو جائے

ہو نہ قسمت مین اگر دفن بقیع غرقد
تو یہ لاشہ مرا خاک در طیبہ ہو جائے

ہے دعا ہو وہ سبب مجھے تکملۂ عشق نبی
کہ ہر اک دیکھہ کے مجھے محو تماشا ہو جائے

عاشق زار ہون سنت کا بترک بدعت
ہو جنون بس یہی مجکو یہی سودا ہو جائے

اتباع آپ کا ہے آپ کی الفت کا اثر
مبتدع کیسے محب بن کے نہ رسوا ہو جائے

دفع یہ عسرت و افلاس مرا ہو کہ نہ ہو
نقد سنت سے مگر پُر مرا کیسہ ہو جائے

کوئی ہو کام نہیں ہمکو کسی سے لیکن
ہو کے ہم مسلک سنت جو ہمارا ہو جائے

ہے محب آپکا مغفور و لیکن یارو
ترک بدعت کا بایان گوارا ہو جائے

ہو عطا اب تو وہی نسخہ سنت جس سے
مرض بدعت جانکاہ کا چارا ہو جائے

اسی ملت میں اسی پیروی سنت میں
ہے دعا خاتمہ بالخیر ہمارا ہو جائے

اس لئے آپ کا مداح بنا ہی مسلم
کہ کچھ اس کو بھی شفاعت کا سہارا ہو جائے

عشق اب تو ہے جناب رسالت مآب سے
کیا کام مجھکو ہستی کے رنج و عذاب سے

کہتا ہوں مت تڑپ دل خانہ خراب سے
نزدیک اب ہوا تو مدینے کے باب سے

اک مطلع لکھوں نعت میں اس آب و تاب سے
بدلیں نہ لوگ جسکو کبھی آفتاب سے

قول اپنا تو یہی ہے ہر اک شیخ و شاب سے
جلد و مدینہ مسکن خانہ خراب سے

طیبہ کو دیکھوں ہو یہی تعبیر اے خدا
کچھ کچھ عرب کے پھر نظر آتے ہیں خواب سے

یہ اشک ہی بہا دیں مدینے کہیں مجھے
ہو ناتوان یہ کہتا ہوں چشم پُر آب سے

ای رند بزم نغمہ سرائی نعت کا
لے لطف باز آ کے تو چنگ و رباب سے

بدلوں کبھی نہ گیسوئے حضرت کے بجائے مشک
بو نہیں پسینہ آپ کا آب گلاب سے

دیتا ہوں جان اپنی مدینے پہ اس لئے
تا پاؤں قرب مدفن عالی جناب سے

عشق نبی میں توسن وحشت ہے وہ گرم
تا مرگ میرا پاؤں نہ نکلے رکاب سے

ہیں ہیچ مں مصیب بندش مضمون نعت میں
کیا کام مجھکو معترض ناصواب سے

ہو وہی خلاف خواہ کسیکے تو ہو مگر
ہے کام ہمکو اب تو سنن اور کتاب سے

خوبی و وضع آپکی وہ ہے کہ آپ پر
ترجیح دوں کسیکو بھلا کس حساب سے

| | |
|---|---|
| سچ ہی بقول جابر شید اجمال و حسن | تہا آپ کا زیادہ کہیں ماہتاب سے |

مسلم ہے وصف اُمیّت اعجاز آپ کا
امت کو فخر آپ کی ہے اس خطاب سے

| | |
|---|---|
| کرکے پیدا عشق یار و سید ابرار سے | چھٹ گئے ہین یہان تو دنیا کے ہر اک آزار سے |
| کیون نہ ہو عالم بھلا محظوظ ان اشعار سے | عشق احمد کا ٹپکتا ہی میری گفتار سے |
| اجنبی کیا جانے ہان اداے حضرت کا حال | سرگذشت اس حال کی پوچھو کسی دلدار سے |
| کیا یہ گل ہین اور گلستان اور کوا باغبان | ان گلونکو دشت طیبہ کے نہ بدلون خار سے |
| پانی پانی ہی قمر پیشانی حضرت کو دیکھہ | ٹکڑے ٹکڑے مہر ہی رخسار پر انوار سے |
| کردیا ہمنے دُرِ دندانِ حضرت سے خجل | مُنہ نہ دکھلائی ہین کہدو دُرِ شہوار سے |
| کرکے وصفِ اشکل العینین حضرت بیگمان | مرحبا کہوائینگے اب نرگس بیمار سے |
| گیسوے مشکین حضرت کی ہی مدحت کیون نہو | بزم خوشبودار ہر یکسر خانۂ عطار سے |
| خواب ہی ہین بخت خوابیدہ دکہاتا آنکو | ہم بہی ہو جاتے مشرف دولت دیدار سے |
| ہجر احمد مین بہایا اشک خون کیا چشم نے | لخت دل برسائینگے اب دیدۂ خونبار سے |

طبلہ

مثل مسلم عشق آنحضرت مین تم بہی ای ہنو
آؤ بہی کہٹکے محبت توڑکے زنار سے

| | |
|---|---|
| جی مین ہے آپ کا وصف قدِ زیبا کیجے | خجلت و رشک سے خم قامت طوبیٰ ت کیجے |
| زلف مشکین پیمبر ہی کا سودا ت کیجے | لیکے ای اہل ختن مشک خطا کیا ت کیجے |
| مرض عشقِ پیمبر کی دوا کیا ت کیجے | لائے نسخہ خاکِ درِ طیبہ ت کیجے |
| رات دن مدحتِ گلزار مدینہ ت کیجے | روضۂ خلد مین رہنے کا ٹہکانا ت کیجے |
| وصف اب آپکے دل غنچہ دہان کا ت کیجے | کچہہ تو گلزار سخن کو بہی شگفتہ ت کیجے |
| مثلِ آئینہ جو باطن کو مصفا ت کیجے | تو مدام آپکو اوس مین بہین دیکہا ت کیجے |

کر کے اب عقدۂ رمز دہن پاک کو حل
موشگافی کا ہنر مندون مین دعوی کیجے

عشق احمد کا وہ سودا و جنون ہے اے اسد
جس کا ہر پیچ کرے ہر طرح پہ سودا کیجے

بزم دنیا مین حدیث نبوی سے بڑھکر
ذکر کیا کیجئے کس بات کا چرچا کیجے

تیغ ابروے مقدس کی صفت کرکے دلا
اہل تلوار کا جوہر کوی پیدا کیجے

اپنے کشتہ کا بدیدار مداوا کرکے
زندگی بخشئے اعجاز مسیحا کیجے

کیا نہین شق قمر معجزہ متواتر
کیون نہ اس حجت قطعی کو ہویدا کیجے

دل کو آرام ہے اور جان کو ہی اس ذکر سے چین
ہمہ ہو آپ کے اوصاف سنا یا کیجے

ختم دیوان تو ہوا نعت کا ہے مسلم
اب کوئی آپ کا تحریر سراپا کیجے

## سراپای مکرم فی نعت نبی محترم

رقم ای دل سراپای پیمبر ہو نہین سکتا
کوئی وصف نبی مین مدح گستر ہو نہین سکتا

ہو جسے وصف حضرت کیا بھلا اوصاف حضرت مین
تو کیا عہدہ برا کوئی سخنور ہو نہین سکتا

یہ مُنہ اور وصف حضرت ہائے بے ادبی و گستاخی
معاذ اللہ معاذ اللہ ہو کیونکر ہو نہین سکتا

نہ کیون سا باتین ہم بنائین ہم منہ لیکے اپنا سا
کہ کچھہ وصف آپ کا ہمسے مقرر ہو نہین سکتا

گلاب و مشک سے دہوئین ہزار اپنا دہن تو بہی
ثنا خوان قسیم حوض کوثر ہو نہین ہو سکتا

تمہارے قد زیبا سے دیدون قد خضر تکو
ملین اب تشبیہ شمشاد و صنوبر ہو نہین سکتا

لوائے عین قد قامت کہونگا آپکے قد کو
جو بولے نعرۂ اللہ اکبر ہو نہین سکتا

نہین ہوئی سیہ سایہ حق فرق عالی پر
جو تم کہتے ہو وہ اے مشک و عنبر ہو نہین سکتا

سحاب رحمت حق جہومر حضرت کے بالونکو
ملین کو دون تشبیہ جیسے ابر ممطر ہو نہین سکتا

ہے پیشانی وہ پیشانی حضرت ای فلک جسکا
مماثل یہ ترا مہر منور ہو نہین سکتا

ہے یون تو تیغ ہی پر آپکی جنس تیغ ابرو کے
دوم کا فرکشی مقتول کافر ہو نہین سکتا

عجب با آبرو ہین آپکی ابرو کی شمشیرین
کہ جنپر کوئی بد باطن مظفر ہو نہین سکتا

نہ کیونکر نقشۂ قوس قزح بن بن بگڑ جائے
کہ اوس ابروئی اقدس کے برابر ہو نہین سکتا

جو محراب عبادت طاق ابرو آپکی ٹہرین
تو بہر بینی سے بہتر او منبر ہو نہین سکتا

نہو تشبیہ جسکی غیر ممکن ہے صفت اوسکی
ہو کیونکر وصف بینی پیمبر ہو نہین سکتا

وہ گوش پاک آن سرور بسمعت گوش گوئین
عطارد جسکا ثانی آسمان پر ہو نہین سکتا

غزالان ختن اور آہوی چین تک تصدق ہین
میرے منہ سے تو وصف چشم اطہر ہو نہین سکتا

کہان یہ نرگس و بادام لو اونکی آنکھین
بہلا ان سے مین اون تشبیہ کیونکر ہو نہین سکتا

چبہین کیونکر نہ مژہ پاک حضرت ہمدر ملحدین
کہ تیر ایسا کوئی ہرگز خلش گر ہو نہین سکتا

نہین مژگان وہ صف آراستہ ہین غازیان دین
کہ جنسے دو بدو آ کوئی اکفر ہو نہین سکتا

بہلا تشبیہ دون کیا آپکے رخسار کو تجہسے
تو اس تشبیہ کے قابل گل تر ہو نہین سکتا

نہ کیون وصف دہن مین غنچہ سا خاموش ہو ہون
کہ کچہہ وصف دہن مجہسے بیان پر ہو نہین سکتا

جو دون تشبیہ پستہ سے تو بس کر طبع کہتی ہے
کہ اوس کام و دہان سے یہ تو بہتر ہو نہین سکتا

دہن کو چشمۂ حیوان کہون لگا آپ کے یار و
جو لب سے نکتہ چین گر حوض کوثر ہو نہین سکتا

نہ دریا سے لاتا جا کے مضمون لب دندان
ولیکن خضر اس عاصی کا رہبر ہو نہین سکتا

لب دندان ختم المرسلین اور یہ در و مرجان
جناب خضر الیاتو مقرر ہو نہین سکتا

ہین کیا شیشہ کے جہالے اور لب گردو نگے تیجا ہے
مقابل آپکے دندان کے اختر ہو نہین سکتا

کہان یاقوت تو اور آپکے لب آپکے لب سے
تو کیا لعل بدخشان بہی برابر ہو نہین سکتا

رعایت ہے دہن کے ظلمت حیوان کہون خط کو
تو بوئے سبزہ فردوس ہمسر ہو نہین سکتا

فدا ہے گردن حور ارم حضرت کی گردن پر
کوئی اوس خوبی گردن کا دلبر ہو نہین سکتا

وہ سینہ آپکا دریائی اسرار الٰہی ہے
کہ جسکا تا فلک کوئی شناور ہو نہین سکتا

شکم وہ آپکا شفاف و صاف آئینہ جسکا
قرین مثل شفافی مین گوہر ہو نہین سکتا

کمر کی وصف مین حضرتکی ہی گم فکر کی جودت
ہر سیہ جو کام ہو ہستی سے باہر ہو نہین سکتا

عجب دست مبارک آپکی فخر سعادت مین
کہ جنکا کوئی ہم پلہ مخیر ہو نہین سکتا

نہ کیون مرجان ہو کمتر پنجۂ دستِ مبارک سے
کہون کیا پنجۂ خور بہی تو ہمسر ہو نہین سکتا

کہون کیا خوبیٔ پا بلکہ وصفِ ناخنِ پا مین
ہلالِ چرخ افضل تا بمحشر ہو نہین سکتا

جنابِ سرورِ عالم کے وہ پائی مقدس ہین
کہ جنکا فرش مقدم بہی کوئی سر ہو نہین سکتا

سراپا نور ہو جو ذات صد صل علی اوسکا
بہلا کیا وصف کیجی وصف اکبر ہو نہین سکتا

## مخمس بر غزل قدسی

ہی بسا جائے تعجب کہ ابوجہلِ غبی
سمجہا افسوس نکیون رتبہ لولاک نبی
وہ نبی جسکے مقابل کہے ہر پیر و صبی
مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کس سے دون حسن مین تشبیہ تجہے شاہِ امم
حسن عالم کا تیری حسن سے واللہ ہے کم
کوئی دیکہا نہ سنا تجہسا حسینِ اعظم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بوالعجبی

فرش سے عرش تلک کون نبی دم مین گیا
اسقدر کون ہوا اقرب حق تیری سوا
قاب قوسین او ادنی ہی تقرب تیرا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

دن بدن حال گناہون سے میرا ہی بدتر
کوئی صورت نہین آتی ہی خلاصی کی نظر
اس لئے عرض کناں ہے دلِ زار و مضطر
چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر
ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

سرافرازی جو ہوئی اہل عرب کی منظور
ساری عالم پہ خداوند کو تا روزِ نشور
یہی باعث ہوا اسے میری نبیٔ پر نور
ذاتِ پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور

زان سبب آمده قرآن بزبانِ عربی

ہوگی جب تشنگی سخت بروزِ عرصات
تب تو گھبرا کے کہے گی یہی سب جنسِ عصات
خارج از حدِ بیان مہلکِ جان پُر آفات
ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات

رحم فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

تیری کتون سی یہی نسبت نہیں اے شاہِ امم
پھر نکیون ورد زبان اسکو کہون ہر دم
مجھکو وہ ہون مین گنہگار و خطا دار اتم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بے ادبی

بخششِ عام کا پاکر تیری عالم انداز
شرق سی غرب تلک دیکھلے ای شاہِ حجاز
سب ہین حاضر تری سرکار مین اے بندہ نواز
بدرِ فیضِ تو استادہ بصد عجز و نیاز

زنگی و رومی و طوسی یمنی و حلبی

ایک فقط گلشنِ طیبہ ہی یہ کیا بلکہ ایک عالم
پر ہے فضل مدینہ ہے یہ تخصیص کلام
تجھسے آباد ہے یہ گلشنِ ایجاد تمام
نخل بستانِ مدینہ ز تو سر سبز مدام

زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

تیری معراج کی بھید ون کا ہے کسکو ادراک
یہہ بھی اعجاز تھا اک تیرا زبس اے شہ پاک
بھید خالق کو یہ خاکی کوئی جانے کیا خاک
شبِ معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

نام نامی ہے ترا نامِ خدا بو العجبی
عرض مسلم ہی یہی اب ہے بلسانِ قدسی
صدقہ مین تجھپہ تصدق ہو مرے امی و ابی
سیدی انت حبیبی و طبیبی قلبی

آمدہ سوی تو قدسی پے درمان طلبی

قصیدہ بلاغت رسیدہ در مناقب حضرت امام ابی حنیفۃ النعمان
بن ثابت الکوفی علیہ الرحمۃ والغفران

ہے کس کی مدح کا خامہ کو آج استقبال
کہ مہر کے بل ہے وان لوح وصف پر الحال

بیاض کاغذ مدحت کو کس کی مدحت سے
یہ فوق ہے کہ بیاض سحر سے دین تمثال

ہے آج مردمک چشم کو مدد کس کی
مداد حرف مدح ہے ایزد متعال

یہ کسکے سرخی شنجرف وصف کی تشبیہ
شفق یہ طبع کو دیتی ہے آج حکم قتال

ہے کون شخص وہ ایدل ہو کچھہ تو بس معلوم
کہ ہو رہا ہے عیان جسکے مدح مین یہ حال

بہلا بتا تو سہی کیا وہ شخص ہے شاید
امام حجت دین بو حنیفہ نیک خصال

کہ جسکے رشد و ہدایت سے آجتک عالم
باعتدال تحقق ہے ایک مالامال

ہے سر غنائے علوم قرآن جو بہ یقین
امام علم فقاہت ہے جو بحسن خیال

قرون خیر و ہدایت سے قرن آخر مین
ہے ایک فقیہ متین جو بہ نیک استدلال

حدیث مین نہ سہی گو یہ فقہ مین جسکو
ہے اصح یہ فضیلت بلا جواب و سوال

کسیکو جسکے زمانہ سے آجتک مطلق
ہنین حصول بجمیع الوجوہ فضل و کمال

جہان نی روشنئے اجتہاد سے جسکے
کرا قتباس اوڑا ئی ہے اجتہاد کی چال

معاصرین سے لے سب نے آجتک جسکو
بحق گنا ہے ز دل مجتہد بالاستقلال

ہوا ورکیا کوئی جب شافعی و شیبانی
کرین مدائح رقم اوسکے غیر قیل او قال

لکہون وہ مطلع ثانی کہ سینۂ حاسد
ہو سنکے جسکو خدنگ حسد سے چون غربال

## مطلع ثانی

مدیح مدحت نعمان کا دیکہہ کر اجلال
عجب نہین کہ ہو بیدین شک سے پامال

وہ فقہ نعمان ادق ہے کہ سارے مجتہدین
شروح آپکے اور آپ متن بالاجمال

ہوئے حضرت نعمان تو تہا یہ اپنا گمان
کہ اجتہاد کے ہوتے نہ حل کبہی اشکال

ہو التزام مناقب کا آپ کے کیون کر
ہین بیشتر صفتین آپکی بغیر مقال

حیا و شرم و مروت لحاظ و پاس وفا
عطا و خلق و کرم آپکے ہین بے تمثال

تحمل و تمکین و وقار آپ کا دیکھہ　عجب نہیں کہ ہون شرمندہ سار کوہ و جبال
لکھون مین آپکا کیا ورع و زہد و تقوے و جہد　کہان یہہ دسترس و طاقت و توان و مجال
بیان عبادت مولا مین آپکا کیا ہو　کہ ہے بیادہ تحیر زبان ناطق لال
یہ ہے عبادت ادنے کہ آپنے تا عمر　پہونچکے کعبہ کو کہتے ہین حج کیا ہر سال
کرون مین آپکے کیا فیض رشد کی توصیف　کہ منعدم ہے لباحس سے آجتک اضلال
یہہ دیکھو آپکا اللہ رے زہد و تقوی دین　کہ عمر بھر نکیا عہدہ قضا کا خیال
ہزارون آپکی تبعیت ہدایت سے　ہوئے ہین صاحب تقوی و اہل فضل و کمال
طریق حق یہ ہوئے چلکے آپکے صدہا　ولی و عارف باللہ و قطب و ابدال
عیان ہے آپکا فضل و کمال ہر ایک پر　ہے کیا اگرچہ نہ قایل ہو کوئی بدافعال
بس اب دعا پہ قصیدہ کو ختم کرتا ہون　بعجز بانکے ثنا آپکی طویل اذیال
رہین زمانہ مین جبتک باوج اہل حدیث　ہو پست زیر فلک تا گروہ اہل ضلال
ہو تا تعین تقلید پیش حق باطل　عدم تعین مذہب یہ تا رہے حق دال
رہے زمانہ مین تا اتباع منصوصات　ہو تا قیاس معارض کا قلع و استیصال
رہ قرون ثلاثہ کو جبتلک ہے رواج　ہو تا جہان سے رہ بدع بد کا دور و بال

الہی ہو یہ دعا بس قبول مسلم کی
رہے یہ آپ کا ہر جا یہ شور فضل و کما[ل]

## قصیدہ مدح حضرت فاضل جلیل مولینا محمد اسمعیل صاحب شہید علیہ رحمۃ اللہ المجید

خوشا نصیب لقب کر بہ یمن بے تقصیر　زہے مقدر طبع صفا ہو کیا تحریر
ہزار چند ابخت سعید ذہن رسا　ہے آفرین صدہا طالعہائے عقل منیر
مبارک اے سخن و نطق و مرحبا اے فہم　ہو مژدہ آمد مضمون شعر بے تنکیر

ہی کیا سعادتِ قسمت کہ ہی بندہا یہ خیال
شہید کون وہ یعنی محمد اسمعیل
ہوا بفضلِ خدا اپنے ہم سے ایسے
ہین اوسکی اور بہی جز اسکی لاتعداد صفات
علیم نحو و صرف واقف فنونِ لغت
خبیر علم بدیع و معانی و منطق
فقیہہ و عالم علم حدیث و علم سیر
کمالِ جامع در ہر کمال و فضل و شرف
شہید و حاجی و غازی مہاجر و حافظ
شفیق صاحب تہذیب و صاحب تالیف
ذکی و صاحب ادراک و صاحب فطنت
فصیح و ابلغ و شیرین مقال و شیرین نطق
بہادر و جری و ذی شہامت و ذی رعب
امین و صادق و صاحب حیا و صاحب شرم
شرف وہ ذلی و قطب اصفیا کرام
مطیع حق و مطاع خلائق حق مین
لکہون وہ مدحت حاضر مین مطلع روشن
بیان ہو کیا تیری اللہ رے فیض کی تاثیر
ہی فیض سے تیری سرسبز ایک جہان کا جہان
ہی ایک سمن تیری عیب کس کی طرح سے دور
کہین نہ کیون تجہے خورشید دین کہ چمکایا

کہ کیجے مدحت عبد شہید بے تقدیر
ہوا جو ذبح رہِ حق مین جا تہ شمشیر
بصدق من وجہہ ہم عفت جو ہو تحریر
تبرکاً یہان کرتا ہون تہوڑی سی تحریر
اصولی و متکلم ادیب بے تقصیر
علیم فنِ ریاضی و ہیئت از تدبیر
رئیس اہل علوم نزول بالتفسیر
کمال حاوی ہر فن عزت و توقیر
کریم خلق و شریف جہانیان کبیر
حلیم و راحم و ذی خلت و خلیق شہیر
فہیم و عاقل و ہوشیار از حواس و فہیر
کمال وصف کا سحر البیان خوش تقریر
بسان حیدر و فاروق ایک شجیع و دلیر
بسانِ اہلِ مروت تقی و زاہد و پیر
مجدد زمن و ہادی صغیر و کبیر
امام و مجتہد و مقتدای جسم غفیر
کہ جسکا مطلع نور سحر بہی ہو نہ نظیر
مطلع
کہ بہر خلق ہے اتبک بر شد و امن کبیر
ہی فیض حق یہ ترا یا کہ کوئی ابر مطیر
کہ دور تین ہی کوئی کیمیا تو یا اکسیر
جہانین دین کو تو نے لسان مہر منیر

بس قرون ثلاثہ ہوئی نہ ایسی تو — کہ جیسی حق کو تیری عہد مین ہوئی تشہیر

قطعہ

تیری تجدد دین کا یہ فیض ہے کہ ہنوز — ہدم ہو بتکدہ باقی ملین مسجدین تعمیر

عجب ہے کیا جرس بتکدہ اذان ہین — دبا کہ نالۂ ناقوس برہمن تکبیر

کہ صاف ہین تیری تجدید دین سے اہل دین — ہنود و گبر و جہود و تمام ذی تکفیر

بس اب دعا پہ قصیدہ کو ختم کرتا ہون — دعا قبول ہو میری بہ بارگاہ قدیر

رہے زمانہ مین اسلام احمدی جبتک — رہی جہان تیرا کل معتقد بلا تکفیر

اور آخرت مین اس اکبر کو ہی جانب حق — ملے صلہ مین تیری مدح کی جزای جسید

## تاریخ تالیف از مؤلف

جیسا دیوان ہوا ہے ویسی ہی — ہوئی تاریخ ہی ہے کیا بے مثل

دیکھ دیوان یہ بہر سال اس پر — کہہ دیا دل نے حبذا بے مثل

## قطعہ تاریخ طبع سابق از نتائج افکار حجت الادبا الامصار والاعصار

## مولوی محمد عبد الجبار صاحب زید مجدہ

الا یا معشر الخلان طیبوا — بمسک قد تضوع فی المشام

وبشر لکم ضیاء فی الغیاهب — وطوبی لکم بنور فی الظلام

وقد هب النسائم فائحات — علی من شم رائحة الکرام

فیا ریح الصبا ابلغ سلامی — علی من ذاق ذائقة السلام

وحدث بان عطر مشامک — بطیب الحب من خیر الانام

الی دیوان حب خذه واقبل — ولا ترکن الی قول اللئام

وحصل منه نورا فی البصارة — وقو القلب من هذا القوام

مصنفه امام فی الفصاحة — لقد برع الاماثل والکرام

جزاه الله خیراً کل یوم — وَاسکن جنةً یومَ القیام

تفکرتُ لعام الطبع جداً — ترقبتُ لہُ رویاً فی المنام

فنادی ہاتف قل شمع فیض — ومصباح ونور للانام

## قطعۂ تاریخ طبع در صنعت تلمیح از مؤلف

ایسا دیوان نعت کم دیکھا — آیا صرا و صاف سے ہے اسکی زبان

روضۂ وصف سرور دین ہے — غیرت سنکرین ہے یہ بیان

## قطعۂ تاریخ از نتائج طبع صادق منشی عاشق علی صاحب المتخلص

## بعاشق سلمہ اللہ الخالق

لطف صفا گلشن اشعار کا — کہہ سکے کیا خامہ عاجز رقم

گل یہ ہے فضل خدا سے مگر — آئی صدا ہے یہ ریاض کرم

## قطعۂ تاریخ طبع من نتائج نکتہ سنج ادق منشی محمد فضل حق صاحب

## المتخلص بہ تمکین سلمہ اللہ المتین

بسکہ ہے یہ کلام مسلم کا — کیوں نہ اہل صفا کو ہو مقبول

اسکی تاریخ طبع اے تمکین — یہی کہہ ہے نعت عشق رسول

## خاتمة الطبع

المنة للہ کہ درین زمان سعادت اوان این دیوان فصاحت و بلاغت نشان در نعت حضرت نبی آخر الزمان علیہ التحیة والسلام از تصنیفات جناب مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب در مطبع انصاری دہلی طبع گردید

# مثنوی تبنویة البصر فی اثبات شق القمر

مصنفہ فاضل اجلّ عالم اکمل مولوی محمد اکبر خانصاحب

تخلص مسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توفیق ازل سے ملے جہان تک — کر حمد کی دہوم تو وہان تک

توحید بیان کر اُسکی یہان تک — تثلیث کا ہوئے گم نشان تک

تنزیہہ خدائے پاک سے پاک — کر اپنے دہن کو اے کفِ خاک

اس درجہ بیان کر اوسکی تنزیہہ — اہل تثلیث کو ہو تنبیہہ

تقدیس بیان کر اوسکی وہ اصل — ہے قبل کے بیان سے جسکو ہو فصل

ہے پاک منزہ وہ خداوند — زن اوسکے نہ کوئی اور فرزند

بے شبہ و مثل ہے ذات باری — ہون کس سے بیان صفاتِ باری

نے اوسکا خدائی مین کوئی ند — بے کفو ہے ذات اوسکی بے ضد

ہے عقل کو اعتراف اسکا — ہے ذات وصفات مین وہ یکتا

ذات اوسکی ہے زندہ اور دائم — بالذات ہے وہ مدام قایم

تقسیم وحصص سے ہے وہ ایک دو کا — اقنوم ثلثہ کر نہ مذکور

گم ہوش ہوا کہ ہر یہتا را — وحدت نہین اوسکی پارا پارا

| | |
|---|---|
| بے شک ہے محال عقل یہہ بابت | کب ہوسکے تین ٹکڑے وہ ذات |
| تثلیث تو جب ہو کفر مت بول | جز وحدت حق دہن کو مت کھول |
| تنزیہہ صفات و ذات وحدت | گر صورت خاتم رسالت |

## نعت حضرت خاتم النبین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ و ذریاتہ اجمعین

| | |
|---|---|
| ہے کون وہ خاتم رسالت | توریت مین رمز جسکی بابت |
| وہ ختم رسالت و نبوت | انجیل نے جسکی دی بشارت |
| وہ کون رسول فخر ادیان | داؤد بشیر جسکا پہچان |
| وہ جسکی خبر دی ارمیا نے | وہ جسکی بشارت اشعیا نے |
| وہ جسکا بماد ماد اشارا | بیبل مین گواہ آشکارا |
| وہ فخر زمان رسول اعلام | وہ فار قلیط جسکا ہے نام |
| منجی جہان ہے جو خوش اسلوب | نے وہ کہ ہوا ستم سے مصلوب |
| وہ شافع حشر سب کا ایلی | نے وہ کہ پکارا ایلی ایلی |
| صلوٰۃ و سلام حق برابر | ہو اُسپہ اور اُسکے ہمدموں پر |

## منقبت اصحاب پاک

| | |
|---|---|
| وہ ہمدم و یار غار اوسکے | وہ مخلص و جان نثار اوسکے |
| تھے نصرت دین مین وہ کہون کیا | ایک رشک حواریین عیسیٰ |
| تھے صاحب معجزات والا | اعجاز دکھایا کفر ٹالا |
| اعجاز تھا اونکے کیا برا مین | تھے مکہ مین یا تھے ایلیا مین |
| سب پہہ کیا فتح کچھ نہ چھوڑا | اعجاز دکھایا کفر توڑا |
| اعجاز محمدی تھے اصحاب | ہون ورنہ جہان یہہ یون ظفریاب |

یعنی اسے خدا کے تین حصہ کرد ... انجیل یوحنا ۱۴ باب ۱۶ آیت ... یسعیاہ ۱۹ باب

سے تھے جامع معجزات حضرت | تھے حجت کائنات حضرت
نبیون نے جو معجزات پائے | اکثر وہ جناب مین ہین آئے
بل اگلون سے فوق اور بالا | تھے آپ کے معجزات والا
الحمد کہ یہہ معجزہ تو دیکھو | ہین ایسے فخر دین کا لوگو
ہے کیا ہی تواتر و یقینی | جسمین نہین جائے نکتہ چینی
جس شب ہوئی آپکو ہے معراج | اور وصل کا زیب سر ہوا تاج
اوس شب تہے ہکین وہ یا تو یہان پر | یا تہے وہین دم مین لامکان پر
یہہ آمد و رفت لحظہ کیا ہے | او منکر دین معجزہ یہہ ہے

## بیان معجزہ شق القمر

کرتا ہون اب ایک معجزہ نقل | گم سنکے ہوئیں جس سے تیری عقل
لکھی ہے یہہ سب جو نعت و تحمید | ہے خاص اسی بیان کی تمہید
سو یہہ ہے وہ معجزہ نبی کا | گم ہوش ہے جس سے فلسفی کا
صلوٰۃ نبی انس و جان پر | انگشت سے جسنے آسمان پر
ایک کرتے ہی دفعتاً اشارا | کر ڈالا قمر وہین دو پارا
قرآن مجید مین ہے یہہ ذکر | فرقان حمید مین ہے یہہ ذکر
قرآن مین سورۂ قمر ہے | اوسمین یہہ بیان سر بسر ہے
لکہتا ہون وہ آیت آشکارا | کرتی ہے جو ماہ کو دوپارا

## اقتربت الساعۃ وانشق القمر

فرمایا ہوئی قریب ساعت | ہے ماہ دو ٹکڑے بالوضاحت
ہے حال قیامت آشکارا | پہلے ہی قمر ہوا دوپارا
مستبعد عقل یہہ کہان ہے | بے شبہ صحیح یہہ بیان ہے

تہے ملک عرب کے جتنے کفار
تہا روز جزا سے اونکو انکار

یہہ حکم وہیان نہ مانتے تہے
مستبعد عقل جانتے تہے

عالم کی فنا کا اونکو انکار
تہا اپنے حمق سے غیر تکرار

کہتے تہے وہ یون حمق کے مارے
ٹوٹیگا نہ ماہ اور ستارے

اجرام فلک مین خرق ای یار
گنتی تہی محال عقل مکار

اسواسطے اون سبہون نے اگر
چاہتا یہہ معجزہ مقرر

کہنے لگے ہو قمر دو پارا
دیکہین تو یہہ معجزہ تہارا

اسواسطے حق نے بس وہین یار
دو ٹکڑے قمر کیا باظہار

دکہلا دیا معجزہ یہہ اونکو
تا عین یقین آخرت ہو

اور جانے ہر ایک حمق کا مارا
جیسے ہوا اب قمر دو پارا

ہونگے یونہین روز حشر پیہم
افلاک یہہ درہم اور برہم

پر حال عجب تہا اشقیا کا
افسوس ہے کون مانتا تہا

جب دیکہا یہہ معجزہ نبی سے
انکار کر اپنے گمرہی سے

کہنے لگا یون ہر ایک کافر
جادوئے قدیم ہے یہ ظاہر

قرآن مین جسطرح وہ غفور
کرتا ہے مقولہ اونکا مذکور

وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر

ہین دیکہتے معجزہ کوئی جب
اعراض ہی کرنے لگتے ہین سب

اور کہتے سحر ہی یہہ سراسر
آیا ہے چلا یونہین برابر

القصہ ہے یہہ بیان قرآنین
سب جانتے ہین اسے جہانین

پر بعض یہان بقول مجروح
کرتے ہین بگڑ کے قول مرجوح

کہتے ہین نہین یہہ معجزہ ہے
اس سورہ مین ذکر حشر کا ہے

ہے ذکر قیامت اس مین مذکور
سورہ ہے یہہ قول اونکا یارو
ہے قول یہہ محض لغو و باطل
حجت ہے یہہ جہل اوسکا اوسپر
لکہتے ہین مفسرین اکثر
یہہ قول مفسرین کا ہے
عباسی و بغوی وجلالین
کشاف مدارک و حسینی
تفسیر جناب عبد قادر
تفسیر کبیر فخر رازی
تفسیرین یونہین تمام واکثر
آراہ یہ چہوڑ مکر و تزویر
ایک جسم غفیر اہل سنت
اور تو بہی تو چشم عقل سے دیکہہ
تو دیکہہ تو یہان سیاق آیت
انشق سے بہلا مراد کیا ہے
کر غور سیاق دیکہہ اسکا
کر صیغہ لفظ مین ذرا غور
ہان معنے سمجہہ کے ہمکو سمجہا
ماضی ہی کا صیغہ اقرب ہے
بے وجہہ موجہہ اوسکے معنے

سنیے وہ کہ جو معجزہ ہے مشہور
دیوار گلی یہ اوسکو مارو
لاریب ہے قایل اسکا جاہل
ہے اوسکی یہہ ایک خطا سراسر
اس دعوے کو ہان میری طرح پر
اس سورہ مین ذکر معجزہ ہے
بیضاوی و فتح اور کمالین
رحمانی وزاہدی یقینی
ہے اوسمین یہی یونہین بس اور ماہر
کرتی ہے یہی بیان طرازی
جا دیکہہ کہ حق ہو تجہہ پہ اظہر
تصدیق ہو میری کر اسمین تقریر
اسباب ہین ہین سب ایک ملت
ہر طرح یہ عقل و نقل سے دیکہہ
تو دیکہہ تو ہان سیاق آیت
کچہہ اور ہے یا کہ معجزہ ہے
یہان بات ہے انشقاق سے کیا
بنتی ہے یہہ بات دیکہہ کس طور
شق ہو چکا ماہ یا کہ ہوگا
انشق ہی یونہین مضارع کب ہے
کرتا ہے مضارع کی تو یعنے

کس درجہ مین واہی اور بے ربط
خبطی تیری عقل ہو گئی خبط

اور دوسرے جان یہہ بہی اظہر
معطوف ہے انشق اقترب پر

اور اقترب ہے خاص ماضی
وہ جسکو کہین سب ہین راضی

پس عطف یہہ چاہتا ہے اس کو
انشق سے مراد ماضی ہی ہو

ہے لائق عطف یعنے یہہ بات
انشق بہی ہو اقترب ہی کی سات

جب بات اصح یہہ تونے مانی
تو ہونگے یہہ معنے اسکے جانی

یعنے ہوئی اب قریب ساعت
شق ہو گیا ماہ بالصراحت

معنے یہہ کہ قیامت آشکارا
جب ہوگی تو ہوگا مہ دوپارا

بعد اسکے جو اِن یَّرَوْا آیۃ سب ہے
ہوتی ہے ثبوت اوس سے کیا شئے

اور کلمہ یعرضوا سے پہچان
اعتراض کو صاف اے میری جان

پھر دیکھہ تو سحر مستمر سے
کیا بات ہے تو ہی صاف کہدے

تصدیق کر اسکو صاحب عقل
اعجاز ہے یہہ تو ثابت النقل

بالجملہ سمجھہ بہ نص قرآن
ثابت ہے یہہ معجزہ میری جان

## بیان اعتراضات منکرین

دو اور بہی اعتراض اسپر
سنتا ہون کہ کرتے ہین اکفر

کہتے ہین یون عقل خام بے غور
بے عقلی سے اپنی آہ اس طور

کچھہ ہی کہو پر نہین یہہ ممکن
شق ہوئے قمر نہین یہہ ممکن

یہہ خرق تمام اور اجرام
ہے محال کہ شق ہوئے دلارام

اور دوسرا اعتراض یہہ ہیچ
کرتے ہین وہ اسطرح سے بیچ

گر ہوتا فلک پہ مہ دوپارا
عالم مین نہوتا آشکارا

جو لکھتے مورخین ایک لخت
تاریخون مین ایسا حادثہ سخت

لیکن نہین یہہ کسی نے لکہا
کس رات کو ماہ شق ہوا تہا

اسطرح سے اعتراض اجہل
کرتے ہین بجہل غیر لاحل

اسواسطے اب جواب اون کا
لکہتا ہون بعون و فضل مولا

## بیان جواب اعتراض اول

بیہودہ ہین اعتراض یہہ سب
رد کرتا ہون ایک ایک کا اب

اول تو حکیم اہل اسلام
رکہتے ہین یہہ اتفاق سب تمام

ممکن ہے کہ ہوئین پارا پارا
یہہ چرخ برین وہر ستارا

برہان قوی کئے ہین قایم
اثبات پہ اہل دین لیئے دایم

جا دیکہہ کتاب مخزن راضی
تا ہوئے نصیب سرفرازی

ہوجائین تیرے شکوک زایل
ہوجائے تو اپنے حیین قایل

یہہ جہل کا تجہسے دور ہوجب
معلوم ہو یہہ محال ممکن

باقی رہے اور اہل حکمت
ہین وہ جو تمام غیر ملت

یہان قول کی اونکی کیا ہی تحقیق
ہوتے ہین وہ مرتد اور زندیق

باین ہمہ پہر وہ اہل حکمت
اس بابت مین کتب ہین ایک نحلت

دو طرح و طریق پر ہین اکثر
کرتا ہون مین اب یہہ سب ظاہر

حکماء فرنگ و انگلشیہ
رکہتے ہین کچہہ اور ہی رویہ

اونمین سے جو لوگ نکتہ چین ہین
فیثاغورث کے خوشہ چین ہین

لکہتے ہین وہ خوب کرکے ثابت
جون ارض کثیف ہین ثوابت

سب کون و فساد مین قابل
یون لکہتے ہین کہولکر وہ عاقل

لاریب و لا کلام اونمین
ہے خرق اور التیام اونمین

اجرام فلک ہین جتنے یہہ سب
ہین قابل خرق ای مؤدب

جب ہو چکا یہہ ثبوت کامل
زائل ہوا اعتراض حاسد
باقی رہے اب وہ چند اقوال
سو بے سروپا ہے نقل اونکی
قول اونکا ہے بے دلیل و باطل
آ اونکے تو قول جہل سے باز
تا دعوے یہہ دلیل اُن کا
القصہ ہے بس ثبوت یہہ بات
ہے باقی جو اعتراض اب ایک
جسوقت یہہ معجزہ ہوا تھا
اوسوقت مین ہر جگہہ مقرر
اور ہو کوئی خواہ جاگتا بہی
یہہ کب تہا جہا مین آشکارا
جو اہل جہان یہہ کرکے مفہوم
یہہ خسف قمر ہے جو کہ مشہور
جب ہوتا ہے خسف یعنے شکو
پہر چاند کا شق کہ دفعتاً تھا
اور پہلے سے انتظار اوسکا
جو اوسکو ہر ایک کرکے معلوم
اور دوسرے یہہ کہ ہر جگہہ پر
ایک وقت مین یعنے ای میری جان

تب سوچ یہ اب او مرد عاقل
ثابت ہوا شق ماہ بے ضد
مشائین ہین ہر و خبلی بدحال
ہے خبط صریح عقل اونکی
اہمل ہے ہر ایک اوسکا قائل
جا دیکہہ لے شرح صدر شیراز
ہو جائے بغیر ڈہیل اُن کا
نے چاند کا پہٹنا از محالات
دیتا ہون جواب اوسکا نیک
تہا وقت وہ خاص نیم شب کا
سو رہتے ہین اہل عالم اکثر
سو اوسکو بہلا تلاش کیا تہی
نہ ہوئیگا آج ہی دو یارا
رہتے نگران بوقت معلوم
رہجاتا ہے کتنون ہی یہ مستور
نہین دیکہتے وہ جاتے ہین سو
اور وقت بہی نیم شب تہا اوسکا
کب شق گہن تہا یار اوسکا
کرواتا مورخین سے مرقوم
نکلا ہی نہو قمر برابر
کیونکر ہو ظہور ماہ یکسان

جسکا تفصیلاً بیان شق القمر کی بحث علمائے اسلام مولانا شاہ رفیع الدین [illegible] رسالہ شق القمر مین تحریر کیا ہے جو چاہے اوسمین دیکہہ لے [illegible] اوسمین [illegible] مشائین [illegible] اور اونکی [illegible] اوسے دیکہو ۱۲

بلئیت سی یہہ ہے ثبوت اظہر
یہہ کیون کہ زمین کی شکل ہے گول
القصہ زمین کے قاعدہ پر
دن ہوتا کہین ہے اور کہین رات
ایک وقت مین یعنے ہر جگہہ پر
پہر کیسے یہہ شق ماہ انور
پر دیکہتے ہان وہان پر
پہر وہ بہی جہی کہ سب پہ یہہ بات
اور ابر و غبار سے بہی سب لاف
پہر اسکے خلاف مین او ہمدم
بااین ہمہ پہر بہت سے نے دیکہا
اطراف و جوانب عرب مین
بل بعض نے ہند مین بہی دیکہا
اب لکہتا ہون سب کو ہو یہہ معلوم
لکہا ہے کہ والئے ملیبار
مومن ہوا بس بلا کہہ توفیق
ہوتا ہے یہہ صاف اس سے ظاہر
لاریب تہی خوب ثابت العقل
اب تجہکو سناؤن اور قصہ
وہ راجہ کہ راجہ بہوج تہا نام
لکہتے ہین یون اس بیان کی توضیح

نہین ایک طلوع ماہ سب پر
ہئیت سے یہہ جانچ لے میرا بول
ساعات مین فرق ہے برابر
عالم مین بہت ہے فرق اوقات
ہوتی نہین رات اسے برابر
ہو جاتا ہر ایک جگہہ برابر
یکسان ہتی زمین جہان جہان پر
کہل جائے کہ شق مہ ہے اس رات
اسوقت مین ہوتا آسمان صاف
کب دیکہہ سکے کوئی ز عالم
جس رات کہ ماہ شق ہوا تہا
ایک دہوم تہی شق مہ کی سب مین
شق ہونا قمر کا بے محابا
تاریخ فرشتہ مین ہے مرقوم
سن قصہ شق ماہ ایک بار
کرا پنے برہمنون سے تحقیق
تہے ہند مین لوگ اوس سے ماہر
اس ملک مین شق ماہ کی نقل
فضلے مین ہے جو کہ صاف لکہا
(نام کتاب)
وہ لایا ہے شق مہ پہ اسلام
تاریخ مین باہزار تنقیح ؛

ہے ہند مین شہر دہار اک شہر
چنبل کے کنارے پر ہے آباد
ایک راجہ تہا راجہ بہوج اوسمین
ظاہر ہوا معجزہ یہہ جبدم
جب دیکہا کہ چاند ہو گیا شق
فی الفور برہمنون کو بلوا
سُن قصہ شق مہ برہمن
لکہا ہے یون پوتہیون کے اندر
انگشت سے چاند اوسکے ہو شق
بس سنتے ہی اسکو والی دہار
اللہ رے شان کبریائی
بوجہل تو گمرہی مین جائے
الحاصل گفتگو او عاقل
کہتے ہین کہ قبر بہوج اے یار
پس اُٹہگیا اعتراض واہی
یوشع کا سن اب تو مجہسے قصّا
یوشع کے لئے سن اے دلارام
قائم رہا بارہ گہنٹے وہان پر
لکہا ہے سنو یہہ بے ضد وکد
دس درجہ ہٹا تہا شمس اے یار
یوشع کا یہہ معجزہ لکہا ہے

ہان صوبۂ مالوہ کے اندر
وہ شہر قدیم کہنہ بنیاد
مشہور جہان مین جسکی باتین
بیٹہا تہا وہ شب کو چہت پہ اوسدم
یہہ دیکہہ کے رہ گیا وہ حق دق
پرسان ہوا حال شق مہ کا
سب بولے ہو ایک زبان و ایک تن
ہو ملک عرب مین ایک پیمبر
ہے یہہ تو پیمبر یقینی و محقق
داخل ہوا دین حق مین اکبار
ہر طرح کی تہکو ہے بڑائی
اور ہند مین بہوج راہ پالے
تہا بہوج بڑا ہی مرد کامل
ہے مرجع خلق جانب دہار
تا ہند پہونچ گئی گواہی
توریت مین اسطرح ہے لکہا
رہا وسط فلک مین شمس تا شام
دو دن کا ہوا وہ دن مقرر
دس درجہ دہا تہا شمس کو رد
پیچہے کی طرف بلا کہہ اظہار
جس مین نہین کچہہ خطا کو جا ہے

سله یشوع ۱۰ باب ۱۲ و ۱۳

انجیل سے ہے یارو وہ جو بوقا
وہ یہہ کہ بوقت قتل عیسےٰ
لکہا ہے کہ شمس بین گہنے
با این ہمہ یہہ تمام قصے
انسے بہی مورخین عالم
جز اہل کتاب انکا ناقل
پہر کسلیئے مانتے ہین اونکو
جو اسکا جواب دین وہ شافی
المختصر اب تو سن او ماہر
اسمین نہین گفتگو کی جا ہے
انصاف سے جسکو کچہہ بہی مس ہے
بے عقل گدہے کو اس سے کیا کام
تکذیب مکذبین ابتر
ہے اہل ذکا کی بات باور
ہم سنتے ہین قول یہہ زبان کب
تہوڑے سے ہین یہ جہانمین سارے
ان سب پہ پڑی ہے ہیبت کرکے
معلوم جہان ہے بے خلل سب
جنجا کرین یہہ ہزار تو کیا
اعجاز ہے شق مہ کا صادق
ہے جتنے یہہ اعتراض ناری

ہے اوسمین ایک حادثہ لکہا
اندہیر جہان مین ہوگیا تہا
تاریک رہا ہے آسمان سے
دنیا مین نہین کسی نے لکہے
ہرگز نہین آشنا و محرم
دنیا مین نہین ہے کوئی عاقل
حق عیسوی جانتے ہین اونکو
ہووے گا وہی ادہر سے کافی
اعجاز ہے شق مہ کا ظاہر
اوسکو کہ جو اہل عقل کا ہے
اوسکے لئے یہہ بیان بس ہے
تکذیب کیا کرے وہ ناکام
ہے یہان پہ مثال گوز اشتر
نے اونکی کہ ہین جو صورت خر
مرغے کی ہوئی سند اذان کب
مرتد ہووے جو شکم کے مارے
کرتے ہین جو امر حق سے انکار
یہہ جتنے ہین آج مبتذل سب
عف عف کو ہے انکے کون سنتا
تکذیب کے رد ہوئے ہر ایک شق
رد ہوگئے ہین بفضل باری

اب لکہتا ہون شق مہ کی توضیح
قرآن سے تو لکہہ چکا ہون اول
باوثاقت و عدل و ضبط و بے غین
باشہرت راویان جید
ایک روز بہم ہو سارے کفار
کہنے لگے اے نبی ممتاز
دکہلا دو یہہ معجزہ مقرر
فرمایا اگر بہلا یونہین ہو
کی عرض کہ ہان رسول رحمان
حضرت نے کیا وہین اشارا
تہی دیر اشارے ہی کی الحق
اس درجہ کے کہ فلق ماہ پہٹکر
کہ حرا کا جبل بسن ہے میری جان
کہا آپ نے جب تو کر مخاطب
ہر چند کہ سب کے تہے مبہوت
بد عہدون نے منہ ہوا اونکا کالا
ہے حال عجیب اشقیا کا
جہٹلاتے ہین کافران جاہل
اور عاد و ثمود کا بہی قصہ
اور یونہین تمام عمر نمرود
تکذیب کلام مین یونہین اور

ہین صحاح سے ایک بلا کہہ تنقیح
لکہتا ہون خبر سے پہر مفصل
لکہتے ہین یون صاحب صحیحین
کیفیت شق ماہ امجد
آئے بحضور شاہ ابرار
دو ٹکڑے کرو قمر باعجاز
شق ہوئے قمر ابہی فلک پر
شک پہر تو نکچہ رہیگا تمکو
دکہلا دیئے لائینگے ہم ایمان
ہر ایک کو جتا کے آشکارا
فی الفور ہوا قمر وہین شق
جگہ اپنی سے ہٹ گئی مقرر
نظر آیا میان فلق اوس آن
اونکو کہ رہو گواہ تم سب
پر اُترا نہ سر سے کفر کا بہوت
جادو ہے قدیم کہکے ٹالا
تکذیب رہا ہے انکا پیشہ
یونہین رہے نوح کے مقابل
عالم مین نہین ہے منکشف کیا
تکذیب خلیل مین ہتا نابود
فرعون رہا ایک عمر بے غور

عیسیٰ کو یہود نے منانا
تکذیب ہی کی نہی نبھانا

ہر چند کہ معجزہ دکھائے
ایمان مگر شقی نہ لائے

آخر کو ہوئے تمام کفار
اللہ کے قہر مین گرفتار

ابتک وہی حال ہے برابر
حق کو نہین مانتے ہین اکفر

حق جادۂ حق انہین دکھائے
اسلام محمدی مین لائے

جتنے ہین جہان مین یہ بد و نیک
ہون دین محمدی پہ ایک ایک

سنکر یہہ دعا کہو سب آمین
مقبول ہو تا بہ نیک آمین

اب وقت اجابت دعا ہے
گر عرض جو دل کا مدعا ہے

وقت اتمام معجزہ ہے
رحمت کا نزول ہو رہا ہے

ہے وقت اب اور کر مناجات
ہر وقت نہین حصول یہ بات

ہے دست دعا مین خیر منت
اک گوشۂ دامن اجابت

مت ٹل کہ محل التجا ہے
تاثیر موافق دعا ہے

وہ مانگ دعا کے خوش ہو خدا ہین
سنکر کہے ہر ایک آمین

## مناجات

الحمد لہادی البرایا
جسنے ہمین دین حق دکھایا

والشکر لواہب العطیات
نعمت کا نہ کھوج جسکے پایا

کیا حمد ہو اوسکی جسنے ہمکو
صد شکر کہ آدمی بنایا

کیا نطق سے اوسنے ہمکو ممتاز
دی عقل کیا نہ چار پایا

ممنون ہے تمام خلق لون تو
پر ہمکو خطاب خاص آیا

دی تاج شرافت اوسنے ہمکو
سر تاج ملائکہ بنایا

اللہ یہہ منصب اولوالعزم
پایا نہ کسی نے جسکا پایا

گر مظہر خاص اپنا ہمکو | آئینۂ ذات خود بنایا
سوچو تو ذرا ہو کون مسلم | کیون تمہین یہان عدم سے لایا
کب خوب ہے غفلت و تجاہل | یہ شیوہ بدہی کسکو بہایا
واللہ یہہ گمرہی نہین خوب | رہ رشد لو بس تمہین سوجہایا
جبار بہی ہے وہ اور قہار | جون نام رحیم اوسکا آیا
توبہ کرو اور کہو یہی بات | غافر ہے تو بخشدے خدایا
گر عشق محمدی مین اب چور | ہے یہی ہجوم شوق چہایا
سنت کے سوا ہو کچہہ نہ محبوب | بس اب تو یہی ہے جسکو بہایا
دے داغ غم محبت دین | جس عشق کا داغ دل نے کہایا
ین آئے تمام ابہی اگرچہ | ہوا ابر کرم کا تیز سے سایا
اللہ یہہ نفس اور شیطان | مین حفظ مین تیری لینے آیا
دے دام سے انکے بس رہائی | بے طرح انہون نے ہے بہایا
اللہ خیال خاتمہ نے | سب ہوش حواس ہے اڑایا

انجام بخیر یا الٰہی
ہون آخر التجا یہہ لایا

گر فضل سے اپنے بس تو مقبول | یہہ منت و التجا خدایا

## قطعہ تاریخ تالیف رسالہ ہذا از مولف عفا اللہ عنہ و عن والدیہ

مین اور یہہ نظم پاک مجہسے | اعجاز رسول کبریا ہے
اس نظم یہ ناز کب ہے بیجا | یہہ نظم تو ناز ہی کی جا ہے
عاجز مین مخالفین مجہہ سے | دم میرا وہ معجزہ نما ہے
تاریخ بغیر فکر اسیر | یون صورت گوہر صفا ہے

# مثنوی موسوم

## به برہان الاعجاز فی ظہور نار الحجاز

بسم الله الرحمن الرحیم

ثنائے حضرت رحمان والله — یہی کافی ہے کہہ الحمد للہ
اسی مین ہے ثنا کا مرحلہ طے — تو جزء الحمد للہ ہو نہ درپے
وہ جامع حمد یہہ قرآن مین آئی — کہ اوسنے اپنے اُمّی کو بتائی

## نعت

وہ اُمّی کون مخبر دین وملت — وہ اُمّی کون اعجاز رسالت
وہ اُمّی صاحب مخدوم جبریل — وہ اُمّی ناسخ توریت وانجیل
وہ اُمّی مفخر ارض وسموات — وہ اُمّی مشرف وعز بریات
وہ اُمّی مظہر ذات خداوند — مقابل جسکے ہر ملحد کا دم بند
وہ اُمّی ماہر علم سماوی — سزا کونین کی ہے جسکو شاہی
وہ اُمّی عالم علم لدن ہے — وہ اُمّی واقف اسرار کن ہے
وہ اُمّی جسکے بعثت اور رسالت — بحق اُمت مقبول رحمت
وہ اُمّی جسکی ذات باکرامت — پے الزام ہر بیدین حجت
وہ اُمّی جسکی اک اک بات اعجاز — وہ اُمّی جس سے عاجز فتنہ پرداز
وہ اُمّی کیا کہون مین اب کہ کیا ہے — دلیل دین حق ہے معجزا ہے
وہ اُمّی جسکی فرخندہ بشارت — رقم توریت مین ہے با وضاحت
وہ اُمّی وصف مین جسکے خود انجیل — مبشر ہے باجمال وتفصیل *

وہ امی کون محبوب الٰہی — محمد جس نے ہے معراج پائی
سلام اوس پر مفخر اہل زمین پر — سدا اوسکی آل اور اصحاب دین پر
جنہون نے ملت حق کو جمایا — جہان سے کفر و باطل کو مٹایا
نہ چھوڑا شرکون کو تابقدر دور — کیا ملک خدا سے شرک کو دور
کوئی مدنظر ملحد نہ چھوڑا — برابر دہریون کے سر کو توڑا
کیا آتش پرستون کو بہت زیر — تمامی اہل باطل پر رہے شیر
گئے صدہا یہودی دین مین شامل — دکہادی جرأت اسلام کامل
کئے کتنے مسلمان اہل تثلیت — ہے اسپر دال مضمون احادیث
عجب اصحاب دین نے کفر توڑا — لیا چین چین کے سرکش کو پچھوڑا
دکہادی قوت اسلام اقدس — لیا کل شام تا بیت المقدس
بہت جا جھنڈہ اسلام گاڑا — کیا جیت کافرون کو اور پچھاڑا
یہہ تہا ایک معجزہ حضرت کا لاریب — اسی کا نام ہے ہان نصرت غیب
کہان ورنہ وہ سلطان و خواقین — کہان یہہ لوگ درویش و مساکین
مگر پیشین گوئی آپ کی یار — جو ہتی واقع ہوا یہہ اوسکا اظہار
ہوا یہہ معجزہ حضرت کا اظہر — ہے گرچہ عقل سے یہہ کام باہر
کہ ایسے بے سر و سامان مساکین — خواقین جہان سے ملک لین چہین
یون ہی ہین معجزہ حضرت کے صدہا — بدیہی ہے تواتر جسکا پیدا
اگر انصاف سے دیکھے معاند — اسی دم ہو مسلمان چھوڑکر ضد
مگر ہے وہ تعصب دلپہ طاری — کہ بن کر ہٹ دہرم بنتا ہے ناری
مین اب ایک معجزہ کرتا ہون بیان لق — جسے سنکر تری حیران ہو عقل
سنو سب اسکو اور ایمان لاؤ — تعصب کو ذرا دل سے مٹاؤ

جہود و گبر و ترسا و نصارا
یہود و ملحد و صاب آشکارا

منافق مرتد و دہری و زندیق
مین کہتا ہون ہر ایک سے یہہ بتحقیق

کہ تم سب بر سر انصاف آؤ
کہ تا اس معجزہ سے راہ پاؤ

رہے ہرگز نہ پھر انکار تمکو
کرے یہہ معجزہ دیندار تمکو

سنو اسلام مین ہین دو کتابین
ہین قطعی اور یقینی جنکی باتین

لکھی ہے اونمین جو کوئی روایت
یقینی ہے وہ بالاجماع امت

بخاری اور مسلم اونکا ہے نام
جنہین سب جانتے ہین خاص اور عام

نمانے اسمین جو کوئی میری بابت
وہ لیوے دیکھہ تدریب و دراسات

کہ کیا لکھا ہے ان دونونکی بابت
باجماع جمیع اہل سنت

ہوا القصہ جب یہہ سبکو معلوم
تو اب وہ معجزہ ہوتا ہے مرقوم

ہے اون دونون کتابونمین یون ارقام
باسناد و صحیح و صدق انجام

جناب بوہریرہ باصداقت
بیان حضرت سے کرتے ہین روایت

کہ ہان اوس سرور دین سے مقرر
ہوئی ہے پیش گوئی اسطرح پر

کہ روز حشر سے پہلے سن ایک آگ
ہو ظاہر ملک عربستان مین بے لاگ

عرب کے ملک مین یعنے سن اکبار
وہ نار شعلہ زن ہوئی نمودار

کہ جسکی روشنی مین مشتبہ لا
ہو روشن گردن شتران بصرا

ہو یعنے اسقدر وہ آگ روشن
کہ جسکی اونٹ کی بصرا مین گردن

عرب سے شام تک القصہ وہ نور
کرے سے کچھہ منور گرچہ ہو دور

ہے بصرا شام مین ایک شہر کا نام
عرب سے دور ترا سے نیک انجام

غرض یہہ ہے کہ وہ آگ ایسے دلارام
کرے روشن عرب سے لیکے تا شام

سو یہہ پیشین گوئی بے کم و کاست
ہوئی ہے من وعن سب اوسکی [illegible]

ف کتاب تدریب الراوی علی تقریب النواوی للامام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ
کتاب دراسات اللبیب امام ابن سندہی رح

کہ جیسا ہجرت کے چھہ سو اور چون ہ
تو بس ماہ جمادی آخر مین وہ نار
عرب مین شہر طیبہ کے برابر
بسان شہر اعظم حیثیت مین
عجب تھی کچھہ عظیم الشان وہ نار
تھی بارہ میل لمبائی مین وہ نار
فزون تر قد آدم سے بلندی
یہہ کیفیت تھی اوسکی زجر و مد کی
غرض لکھتے ہین یون وہ نار اعجاز
پہاڑون کو گلا دیتی تھی وہ آگ
مگر با این ہمہ لکھتے ہین وہ نار
عجب یہہ بات تھی ایک اوسمین پیدا
رہا کرتا تھا یہہ اوس سے اوجالا
مدینے کے تمامی خاص اور عام
لکھا ہے مردم ام القرا نے سب
عرب سے تا بہ شام تک بل اوس سے تھی دور
عجب ایک بات تھی اللہ اکبر
لکھا ہے یون کہ جون روز وہ آگ
ہوئی سن چھہ سو چون ہی مین محرم
تھی اوس آتش کی جب آتش فشانی
لکھا ہے قسطلانی نے یہہ احوال

ہوئی ہین منقضی بعد آپ کے سن
بتاریخ سوم جمعہ کو اے یار
ہوئی اے جان عشا کے وقت اظہر
بہت ہی لمبی چوڑی کیفیت مین
ہو جیسے قلعہ برج و کنگرہ دار
تھے چوڑائی مین اوسکے میل کل چار
لکھی ہے اوسکی با صد ارجمندی
کہ مثل بحر ہو جسمین مارتی تھی
لگاتی تھی برنگ رعد آواز
ہر ایک پتھر جلا دیتی تھی وہ آگ
نکرتی تھی ذرا نقصان اشجار
کہ جس سے قدرت حق تھی ہویدا
کہ تھی شب روشنی مین دن سے بالا
کیا کرتے تھے شب مین کے سب کام
نظر کرتی تھی نور اوسکا دم شب
پہنچتا وقت شب اوس نار کا نور
ہوا تھا منہ یون عالم منور
رہی ہے مشتعل عالم مین یہ لاگ
کہ تھی جسدن رجب کی بست و ہفتم
تو تھا وہ عہد عہد قسطلانی
تمام اس آگ کا ہے قیل و قال

۵۷ دیکھو کتاب جذب القلوب فتح الاعجاز نار الحجاز مولفہ علامہ قسطلانی

سمہودی نے بہی لکہی ہے اسی ڈہب / کتاب ایک اس بیان مین اے مؤدب

خلاصہ کرکے ہے عالم مین مشہور / چمکتا جسمین ہے اوس نار کا نور

میری جان دیکہہ لے تو جذب و لمعات / کہ تا تصدیق ہو تجہہ کو میری بات

بحمد اللہ ہوا یہہ معجزہ ختم / باسناد صحیح اے جان بے خصم

یہہ وہ پیشین گوئی ہے باظہار / ہنین جسمین عدو کو جائے گفتار

ظہور اپنے سے پہلے چار صد سال / ہوا درج بخاری اسکا احوال

یون ہی مسلم مین بہی لکہا گیا ہان / بہت پہلے یہہ ذکر اسکا میری جان

مظنہ تک ہے شک و شبہہ کا دور / او منکر مان مت کہو عقل کا نور

ذرا بہر خدا انصاف مین آ / نکر چون و چرا اسلام ہی لا

دعا کرتا ہون اب مین کہہ تو آمین / کہ تا تہہ آئے تیرے تا نیک آئین

## مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی سبکو راہ راست پر لا / طریقہ احمد مرسل کا بتلا

یہودیت کو اور نصرانیت کو / کرین سب ترک لین حقانیت کو

کوئی تثلیث باطل کو نہ مانے / تجہے ایک بے زن و فرزند جانے

الٰہی حشر مین تیری بدولت / ہون شافع حضرت ختم رسالت

الٰہی جو کوئی اس دین مین آئے / شفاعت احمد مرسل کی وہ پائے

میرا شافع شفیع المذنبین ہو / میرا وہ رحمۃ اللعالمین ہو

دعا مسلم کی یہہ سن لے الٰہی / بحق اقتدار مصطفائی

## تمت

قطعہ تاریخ تالیف از نتائج افکار امام فن مناظرہ اہل کتاب
مولانا سید محمد ابو المنصور صانہ اللہ تعالی عن الدہور

| | | |
|---|---|---|
| ہوئی یہہ شعلہ بازی نظم اچھی | | خدا کی کارسازی نظم اچھی |
| جو پوچھی دل سے تاریخ اسکی منصور | ولہ | کہا نار حجازی نظم اچھی |

| | |
|---|---|
| زہے نار یکہ گلزار حجاز یست | بقول شاہ ابرار حجاز یست |
| چنین تاریخ نظمش گفت منصور | پس این نور یقین نار حجاز یست |

## تاریخ تالیف طبعزاد ناثر بے بدل ناظم بے مثل مقبول سخنداں منشی حبیب الدین صاحب سوزاں کی سلمہ اللہ تعالیٰ

| | |
|---|---|
| جب آئی جنت میں یہہ نظم اکبر | ہوا خوش کیا ہی دل اللہ اکبر |
| کہاں طاقت ہے کلک دو زباں مین | کہاں وسعت ہے تقریر و بیاں مین |
| کہ اوسکا حال کچھہ تحریر کیجے | کہ اوس احوال کو تقریر کیجے |
| کبھی خوش تہا کہ ہے ذکر پیمبر | کبھی خوش تہا کہ ہے تصنیف اکبر |
| غرض اس عشرت و فرحت مین اکبار | کہا دل نے کہ سوزاں دل افگار |
| مجھے اک بات کا مدت سے ہی فکر | کہا مین نے کہ اوس کا جلد کر ذکر |
| کہا غفلت بہلا اتنی ہی کیا ہے | کہ حق نعت محبوب خدا ہے |
| اور اوسمین تو رہے اسطور قائم | خدا کو کیا دکہائیگا منہ آخر |
| کہا مین نے بجا لیکن کہوں کیا | نہین دیتی ہے فرصت فکر دنیا |
| کہا جو ہو سکے مین نے کہا کیا | کہوں تاریخ فرمایا کہ اچھا |
| وہین حبیب تفکر مین گیا سر | ندا آئی یہہ ہے منظوم اکبر |
| کہا پھر بے سر اعراض وانکار | ہوئی کیا مثنوی تازہ تیار |

## قطعہ تاریخ طبع از مؤلف در صنعت توشیح

| | |
|---|---|
| اسے کہتے ہین اعجاز بدیہی | قبیل صدق سے ہے جو باظہار |